ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة

موعظۂ حسنہ

(نصیحت فرجام نامۂ پیام)

یعنی

مجموعۂ مکتوبات مولوی حافظ نذیر احمد خان صاحب بہادر سابق ڈپٹی کلکٹر
وممبر آف دی بورڈ آف ریوینیو حیدرآباد دکن حال پنشن خوار سرکار عالی نظام

جس کو

باجازۂ مولوی بشیر الدین احمد صاحب سوم تعلقہ دار سرکار عالی نظام
مولوی سید محمد عبد الغفور صاحب شہباز نے بہ ترتیب معقول مرتب فرمایا

سنہ ۱۳۲۸ھ

محمد نثار حسین نثار کے اہتمام سے

در پریس [illegible] چھپی

خیالات آزاد

اودھ پنچ کے ناظرین کو مژدہ ہو کہ اُس کے ایک معزز قابل اور مہذب نامہ نگار کے
بعض ظرافت خیز مضامین کا مجموعہ جس مین نئی روشنی کا نامہ و پیام پرانی روشنی کا نامہ و پیام
خمارستان کا ڈنر ۔ ولایت کا شوق ۔ ستایش نیچر ۔ مولانا آزاد کا سفرنامہ ۔ سعادت
فرجام نامہ و پیام ۔ مہذب نامہ و پیام ۔ ڈکشنری کے پیرایے مین کورٹ شپ یعنے
عشق ازدواجی ۔ پالیسی یعنے حکمت عملی ۔ اولڈ پاپا ۔ بی بی ۔ ڈومنی ۔ نائکہ ۔ قرمساق ۔
نوچی وغیرہ کے نہایت دلچسپ اور معلول معنے کمال حسن و خوبی کے ساتھ درج ہین
عن قریب (خیالات آزاد) کے نام سے چھپ کر نکلنے والا ہے ۔ جن صاحبون کو
خریداری منظور ہو حسب نشان ذیل ارسال درخواست یا قیمت بشرح ذیل فرمائین
بعد طبع کتاب مذکور پیش کش کی جائے گی ۔ قیمت مابعد بعد طبع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
قیمت پیشگی قبل طبع ۔ ۸ /

المشتہر سید محمد عبد الغفور شہباز بہاری مہتمم دوبانی پور

مقالات حکمیہ

یہ کتاب مصر کے ایک نہایت باکمال عالم کے اُن فارسی مضامین کا مجموعہ ہے جو
اُنھون نے ہندوستان مین رہ کر بعض رسائل و اخبارات ماہانہ و ہفتہ وار مین
بغرض اشاعت علوم جدیدہ و فنون عقلیہ شائع کئے ۔ علامہ ممدوح کا کمال دیرف
اس سے ظاہر ہے کہ عربی ۔ فارسی ۔ ترکی ۔ فرانسیسی ان چار زبانون مین مہارت
کاملہ رکھتے ہین اور فنون حکمت و فلسفہ و سیاست و تمدن مین علماے اسلام مین
کوئی اُن کا ہم پلہ نہین ہے ۔ اس مجموعے کے مضامین کی فہرست یہ ہے ۔

(۱) فوائد جریدہ یعنے اخبار (۲) تعلیم و تربیت (۳) اسباب حقیقیہ سعادت و
شقاے انسان یعنے بیان اخلاق بطرز جدید (۴) فلسفۂ وحدت جنسیت (قومیت)
وحقیقت اتحاد لغت (۵) فوائد فلسفہ (۶) شرح حال اگوریان باشوکت و شان
یعنے بیان احوال نیچریان ہند بہ پیرایۂ ظرافت حکمت آگین (۷) تفسیر مفسر
تفسیر نیچری (۸) لکچر در تعلیم و تعلم (۹) قصر مسدس الشکل سعادت (۱۰) اسباب
صیانت حقوق (۱۱) فضائل دین اسلام ۔ ترقی خواہان قوم مین سے ہر شخص کے
پاس اس کا ایک نسخہ رہنا ضرور ہے ۔ حقیقت مین نسخۂ اکسیر ہے ۔ قیمت مع محصول ڈاک عہ

المشتہر سید محمد عبد الغفور شہباز بہاری مہتمم دوبانی پور



مولوی نذیر احمد صاحب سے میری ذاتی شناسائی مطلق
نہیں مگر جس تفصیل سے میں اونکو جانتا ہوں اونکے
دوست آشنا اور خیرخواہ اونکے قریب کے رشتہ دار بھی
اتنا ہی جانتے ہونگے - کشف الغطاء [illegible] از دوست
[illegible] - اسکا سبب یہ ہے کہ مجھکو [illegible]
تحصیل تکمیل سے کہ مولوی نذیر احمد یعنی اونکے فرزند ارجمند کا
مولوی محمد بشیر الدین احمد صاحب کے ساتھ اونکی سچی
[illegible] ایک روح دو قالب
تھے - [illegible] اتفاق سے ملاقات ہوتی تھی
تو متصل اور متواتر [illegible] الملاقات
[illegible] ایک
دوسرے [illegible] - یہی سبب ہے مولوی
نذیر احمد صاحب کے تمام تصنیفات کو بالاستیعاب
دیکھا ہے نہ ایک دفعہ بلکہ بار بار - یہی سبب
اکثر [illegible] - جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے
مصنفات مرآۃ العروس وغیرہ [illegible] لفٹننٹ گورنر
ممالک شمالی مغربی جیسے قدر دان گورنمنٹ نے
منظور کیے اور [illegible] ہزار روپیہ انعام کے دیے
ہوں - جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے مصنفات

اس درجہ مقبول خلائق ہوں کہ وار نہیں آنے پاتا
اور ایڈیشن پر ایڈیشن نکلتے چلے آتے ہیں یہانتک کہ
بعض کتابوں کی چالیس ہزار جلدوں سے زیادہ چھپ
چکی ہیں - جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے مصنفات
بھاکا - مرہٹی - گجراتی - بنگالی - کشمیری - اور سب سے
بڑھکر انگریزی میں ترجمہ ہوگئے ہوں - اور جب کہ اونکی
ایک کتاب توبۃ النصوح داخل امتحان سول سروس ہو
وہ کتنا بڑا فخر - یعنی جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کی
اعلی لیاقت اور پاکیزگی تحریر اور راستی خیالات پر جم غفیر
نے اجماع کر لیا ہو تو میں اپنی رائے کا اظہار کرنا
تحصیل حاصل بلکہ ایک طرح کی شوخی سمجھتا ہوں - ممالک
مغربی شمالی - پنجاب - بہار - بنگالہ - تو ایک اعتبار سے
زبان اردو کا وطن ہے - ان ملکوں میں مولوی
نذیر احمد صاحب کے مصنفات کی حقیقی قدر ہو تو تھوڑی ہے
حیدرآباد دکن میں جہاں فارسی دفتر تھا مولوی نذیر احمد
صاحب کی تحریرات کا وہ زور و شور رہا کہ اونکے
روزنامچے اور روبکار اور کیفیتیں اور رپورٹیں اور فیصلے
اور تجویزیں مجامع میں اسطرح پڑھی جاتی تھیں جیسے
مشاعروں میں غزل - سارے دکن میں ایک

نواب سر سالار جنگ مرحوم خود مردمی مجسم اور مردم شناس
تھے - اونکا یہ حال تھا کہ مولوی مہدی علی صاحب کے
نام جو خطوط مولوی نذیر احمد صاحب کے آتے بالالتزام
اونکو بار بار مزے لے لے کر پڑھتے اور حسن تحریر کی داد
دیتے - جب حضور نظام کی مسند نشینی کو ڈیڑھ یا دو
برس باقی رہے تو گورنمنٹ انڈیا نے چاہا کہ رئیس کو
انتظام ملک سے آشنا کیا جاوے - وزیر اور رزیڈنٹ
نے ملکر یہ تجویز کی کہ انتظام ملک پر کچھ رسالے
لکھوا کر حضور کو ملاحظہ کرائے جائیں - مولوی
نذیر احمد صاحب کے سوا ایسے رسالے اور کون
لکھتا - کم و بیش دس رسالے مولوی نذیر احمد صاحب نے
لکھے - ایک دن کا مذکور ہے کہ نواب سر سالار جنگ
میز پر تھے اور آنریبل مسٹر سید محمود اور چند اکابر اور بھی
شریک تھے کہ ایک رسالہ پہونچا - سر سالار جنگ
سے صبر نہ ہو سکا اور عین تناول طعام میں رسالے
کو دیکھنا شروع کیا اور حاضرین کو سنایا اور آخر کار
یہ فرمایا کہ مجھ کو ساری عمر میں اگر رشک ہوا ہے
تو مولوی نذیر احمد کے دماغ پر - پس مولوی
نذیر احمد صاحب کے سرٹیفکیٹوں کا پشتارہ جس میں
کئی لفٹنٹ گورنروں کی چٹھیاں بھی ہیں ایک طرف
اور ہند کے بسمارک سر سالار جنگ کا اتنا فرمانا
ایک طرف - خیر سر سالار جنگ کو تو مولوی
نذیر احمد صاحب کے دماغ پر رشک تھا
مجھکو مولوی نذیر احمد صاحب کی تحریرات سے
عشق ہے - مولوی نذیر احمد صاحب کی کتابیں
ہندو - مسلمان - عیسائی - یہودی - پارسی
ہر قوم اور مذہب کے لوگوں نے پڑھی ہونگی

مگر یہ میرا ہی حصہ تھا کہ مولوی بشیر الدین احمد صاحب
اپنے والد کے خطوط مجھ کو دکھایا کرتے اور
میں اونکو نقل کر لیتا - خطوط میں اکثر خانگی
حالات تھے اور بہت میں مباحثہ علمی جو
مولوی نذیر احمد صاحب بیٹے کو تاکیداً لکھ لکھکر
بھیجتے تھے - انکے خلاف وہ سقراط کے بعد
جو کچھ بچا وہ یہ کتاب ہے جو پیش کش ناظرین
کیجاتی ہے - اسکے چھپوانے سے لوگوں
کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ ایک لائق باپ
اپنے اکلوتے بیٹے کو کس طرح کی تعلیم
کا تہیہ کرتا ہے - شفقت تو اس درجے کی
ہے کہ سوتے جاگتے - سفر میں حضر میں
فرصت میں اشتغال میں - ہر حال میں بیٹے کا
تصور نصب العین ہے گویا دنیا عبارۃ ہے
اسی ایک وجود سے - مگر تعلیم میں بھی اس بلا
کا اہتمام ہے کہ علم ایک لقمہ ہو تو کھلا دیں
یا تعویذ ہو تو گھول کر پلا دیں - میں ناظرین
کتاب کو مولوی نذیر احمد صاحب کا نمونہ
دکھلا کر اولاً نفس تعلیم اور ثانیاً اس
خاص طرح کی تعلیم کی طرف متوجہ کرنا چاہتا
ہوں جس کا نادر مثال مقتضی ہے مقصد
اصلی تو یہ ہے اور اگر کوئی طرز تحریر اور طریقہ
ادا سے مطالب سے استفادہ کرے تو [illegible] فقط

نمبر ۱۱ - تالتلا بازار اسٹریٹ - کلکتہ
تاریخ غرہ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء روز شنبہ

محمد عبد الغفور شہباز بہاری



نور چشم ہاد عمرہ و آتاہ اللہ نصیبا وافرا وجعلنا منکا ثرا
من العلوم الجدیدۃ المفیدۃ - خدا کا شکر ہے مین اچھا
ہون - وہی وحشت تنہائی - وہی دل برداشتگی -
تمھاری چٹھی ریڈ صاحب کے پاس پہونچی - مین نے
دیکھی نہین مگر ریڈ صاحب سے سنا - ریڈ صاحب نے
پھر میری بدلی کی رپورٹ کی ہے - مجھ سے پوچھا
کہ تجھ کو کیا منظور ہے - مین نے جواب دیا
بندوبست سے ملول - ضلع شرقی سے تنفر -
خزانے سے بار ہے - ریڈ صاحب نے دو برس
کی رخصت لی - اونکی بہن مارچ مین جائین گی
اور وہ خود جولائی یا اگست مین - غالب ہے کہ
اس سے پہلے میری بدلی ہو جائے گی - جہان کہین
فی علم اللہ میرے حق مین اصلح ہو خداوند تعالی
اوسکے اسباب مہیا کرے - مین نے علی گڈھ کا
تذکرہ کیا ہے ان بعد آگرے کا - بدلی کی وجہ سے
ریڈ صاحب نے کہا کہ رخصت کا لینا ملتوی رکھو
اگر علی گڈھ ملا جاتا ہو تو رخصت کی خواہش عبث -
تم نے صرف و نحو فارسی مین پڑھا ہ فارسی مین
و نہین تو گذارش نہین گذارش چاہیے -

خدا کا شکر ہے کہ مین بدھ کے دن ۵ - جنوری کو

مغرب سے پہلے اپنے مقام پر پہونچ گیا - بکس مین
کہار پالکی اور بہتیش راے کے مکان پر دونون
گھوڑے اور حاجی ہدایت اللہ کا ہاتھی اور پیپنان
مین دوسرا ہاتھی غرض ہر طرح کی پوری ڈاک
موجود تھی - جب لوگون کو معلوم ہوا کہ بیوی صاحب
تشریف نہین لائین اور تم بھی وہین رہ گئے تو
عملے اور نوکر اور پیادے اور نوکر سب کے سب
افسردہ خاطر ہوے - تم سے لوگ بہت مانوس تھے
اور تمھارے ساتھ نہ رہنے سے لشکر سونا معلوم
ہوتا ہے - جب غیرون کا یہ حال ہو تو میرے دل
کی کیفیت کا خدا کو علم ہے - مین نے نہایت مجبور
ہو کر تمکو جدا کیا ہے - اس واسطے کہ وقت نکلا جاتا
تھا اور تمھاری انگریزی بدون مدرسے کے درست
نہین ہو سکتی تھی - خداوند کریم تمھارا حافظ اور نگہبان
ہے - بشیر خدا کے لیے اب پورا پورا شوق کرو
دو تین برس کی محنت ہے - بڑا مرحلہ انٹرنس کا
ہے - اگر تم اسمین کامیاب ہوے تو یہ کامیابی اگلے
امتحانون مین تمھاری مددگار ہو گی - علم تو سب
طرح کے ہین اور طالب علم کو لازم ہے کہ سب کی
طرف برابر توجہ کرے لیکن سب پر مقدم ادب

یعنی زبان دانی کمال زبان دانی یہ ہے کہ تمکو اہل زبان کی سی قدرۃ حاصل ہو - اوسکی تدبیر یہ ہے کہ زبان دانون کی عبارتین یاد ہون جس طرح خیال اور مضمون کو جس پیرایے مین اہل زبان نے ادا کیا ہے اوسکی تقلید اور اوسکی نقل کرنی چاہیے - غرض زبان دانی کے لیے یادداشت شرط ہے - محاورات اور مثال و حکایات اور لغت اور صلون کا استعمال جنکو تم پریپوزیشن کہتے ہو سب پیش نظر رہین - جس تحقیق سے تم مجھ سے عربی پڑھتے تھے کہ ہر ہر لفظ کا مادہ اور ماخذ اور صیغہ اور ترکیب کوئی بات چھوٹنے نہین پاتی تھی یہی تحقیق فارسی اور انگریزی کل زبانون مین ہے - جب کسی کتاب کا سبق لے کر بیٹھو خود لفظ لفظ پر نظر کرتے جاؤ - جب اس انضباط سے دو چار کتابین نکلین اچھی خاصی استعداد ہو جائے گی - عربی طالب العلمی مین ادب عربی کے متعلق مجھکو شاید متنبی - سبعہ معلقہ - تاریخ یمینی اور مقامات حریری کے منتخب مقالے اور دیوان حماسہ کے اکثر مقامات اور قرآن کی بہت سورتین یاد تھین خلاصہ یہ ہے کہ ہر زبان مین اہل زبان کی بولی سند ہے - جسکو جتنا یاد اوسی قدر علم ادب مین اوسکی استعداد - سوا ے زبان دانی دوسرا کوئی علم نہین جسمین آدمی ساری عمر مشغول رہے اسی سبب سے ادب کی بڑی قدر ہے - اگر ادب اچھا ہے تو دوسرے علوم مین اگر کچھ خامی بھی ہو تو ممتحن درگذر کرتے ہین - پارسال ہائی کورٹ کے امتحان مین ایک بنگالی اول رہا - اگرچہ اوسکے قانونی جواب سنا ہے کہ بہت عمدہ نہ تھے مگر وہ تقریباً تحریراً انگریزی کا بڑا ادیب تھا - زبان دانی کی استعداد بیشک کتابون کے ذریعے سے حاصل ہوتی مگر اہل زبان سے گفتگو کرنا بھی ایک عمدہ ذریعہ ہے - اسی واسطے مین نے تمکو پادری صاحب کے ہان مین چھوڑا ہے - جہانتک ہو سکے ٹوٹی پھوٹی غلط صحیح ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنی چاہیے تمھارے جماعت مین شاید اکثر کو انگریزی بولنے کی مہارت نہ ہو تو تم اونچی کلاس کے لڑکون سے تعارف پیدا کرو اور ہر روز تین گھنٹے چار گھنٹے انگریزی مین بات چیت کرو تاکہ جھجک اور رکاوٹ رفع ہو - تمھارے ماسٹر ہندوستانی یا انگریز جیسے ہون ہرگز اون سے اردو مین ایک لفظ مت کہو - لیس صاحب کی میم سے بتجدید تعارف کرلو غرض جو ذریعہ انگریزی گفتگو کا ہو حاصل کرو - انگریزی بول چال کے اعتبار سے اول یورپین لیڈی پھر یورپین جنٹلمین - پھر یوریشین لیڈی - پھر یوریشین جنٹلمین - پھر سب کے آخر مین آنریری کی بھرتی ایرے غیرے پنچ کلیان بنگالی بابو اور تمام انگریزی دان نیٹو - بشیر - انگریزی گفتگو کی ضرورۃ اس درجے کی ہو کہ مین اپنے مطلب کو ظاہر کرنے کے لیے الفاظ نہین پاتا - تم سمجھ گئے ہوگے کہ تمھارے کالج مین داخل ہونے سے مقصود اصلی یہی ہے کہ تم انگریزی سیکھو - اگر تمکو انگریزی مین گفتگو کرنا اور اوس کا بے تکلف لکھنا آجاے تو تم گویا نتیجہ کو پہنچ گئے - آئندہ سال تک کا امتحان دو یا نہ دو سکتے ہو - انگریزی مسودہ ہر روز لکھنا چاہیے - مجھکو ہمیشہ انگریزی مین خط لکھو اور دیکھو کہ ناز کی بات نہین ہے کچھ بھی نہ ہو

یا کسی اونچی کلاس کے لڑکے یا کسی متعارف سے
اوسکو درست کرالیا کرو- ایک کتاب انگریزی
کمپوزیشن کی بنالو جسمین اپنا کمپوزیشن تاریخ وار
لکھکر اوسمین سرخی سے اصلاح لے لیا کرو اور
اصلاح کو بہ نظر غور دیکھا کرو یاد رکھو کہ پھر ویسی غلطی
نہ ہو- مین نے سنا ہے کہ تمہارے مدرسے مین
ساگر چند ماسٹر ہین اور وہ انگریزی کے بڑے
ادیب ہین اونسے تعارف پیدا کرو- ادب اور
انکسار کافی ذریعہ لوگون سے تعارف پیدا کرنے کا
ہے- اگرچہ تم ابھی اجنبی ہو لیکن جب لوگ
دیکھین گے کہ تم پڑھنے کا شوق رکھتے ہو تو
تمہارے اچھے ہوگئے ہین اور اوستادون کا
ادب تمکو ملحوظ رہتا ہے کسی سے لڑتے بھڑتے
جھگڑتے نہین اور نالائق لڑکون سے الگ
تھلگ رہتے ہو تو ماسٹر لوگ خودبخود تم پر مہربانی
کرنے لگین گے- تمکو شروع سے اخیر تک کوئی
سکنڈ لینگویج اختیار کرنی پڑے گی- یعنی
انگریزی کے علاوہ دوسری زبان عربی-
سنسکرت- یا فارسی- سو فارسی کلاسیکل نہین
ہے- ناچار عربی لینی ہوگی اور تمکو عربی مین
اتنا درک ہے کہ تھوڑی توجہ جاری رکھو تو کافی
ہے ورنہ چند روز مین جو کچھ پڑھا ہے سب
جاتا رہیگا- عربی ہمارا شعار قومی ہے-
میرے نزدیک ہر مسلمان پر عربی کا سیکھنا
فرض ہے اگر تمہاری کلاس مین فارسی کا کورس
ہے وہ بھی کام کی چیز ہے کیونکہ تم فارسی
مطلق نہین جانتے- اوسکو بھی پڑھو لیکن عربی
سے غفلت مت کرو- بڑی عمدہ چیز ہے اور
اوسکا پڑھنا بہت ہی نافع ہے- فارسی کورس
کو بھی بہ نظر تحقیق پڑھنا ہوگا- ہر ہر لفظ مین
بال کی کھال نکال لیا کرو مادہ اور صیغہ اور ترکیب
اور معنی اور مطلب- روز کا کام روز کرنا ضرور
ہے- جو سبق پڑھا اچھی طرح اوسکو سمجھ کر قابو
مین کر لیا- غافل لڑکے سبق جمع کرتے جاتے
ہین اور امتحان کے زمانے مین انبار مصیبت
ہوجاتا ہے- ایک نقشہ اس طرح کا بنالو
اور اوسکو خوش خط لکھکر اپنی میز کے سامنے لگا دو
اس سے تمکو معلوم رہیگا کہ کس وقت کیا کرنا ہے

دن کا نام	پہلا گھنٹہ	دوسرا گھنٹہ	تیسرا گھنٹہ
شنبہ	۰	اوقلیدس	فارسی
یکشنبہ	جبر ومقابلہ	۰	ادب انگریزی

مدرسے کے خالی گھنٹے اور فرصت کے اوقات
انگریزی گفتگو مین صرف کرو- تفریح کی تفریح
اور فائدے کا فائدہ- اسی طرح اپنے باہر کے
اوقات منضبط کرلو کہ فلان وقت یہ کام کرین
گے اور جب اپنے کل اوقات منضبط کرچکو مجھکو
بھی اطلاع دو- اس مین اسکا بڑا خیال رکھو کہ
طبیعت پر اتنا بوجھ مت ڈالو کہ گھبرا جائے-
جب تک خوش دلی ہے سب کام اچھا ہوتا
ہے- بے دلی پیدا ہوئی اور کام بگڑا- مولوی
میر نصیر الدین صاحب کے ذریعے سے خوب

خواجہ شہاب الدین صاحب اور پوتے مولوی خواجہ شمس الدین
صاحب کے بیٹے ہین اور ایف۔ اے کا امتحان دے
چکے ہین۔ اونسے ملنا تمکو ضرور فائدہ دیگا۔
اسی طرح تعارف بڑھاتے جاؤ لیکن بد لوگون سے
ایک بد وضعی تمام لیاقت اور تمام آبرو کو ضائع کر دیتی
ہے۔ عادۃ کا اختیار نہ کرنا آسان ہے۔ مگر اختیار
کرنے کے بعد چھوڑنا مشکل بلکہ محال ہو جاتا ہے۔ اپنی
حالت ظاہری کو اپنی وقعت کے مطابق رکھو۔
میرا روپیہ جہانتک تمھاری آسایش مین صرف ہو
انشاء اللہ مجھکو دریغ نہین۔ اگر تمکو نام و نمود کا
آدمی کرے تو میرا روپیہ اچھے کام لگا۔ مجھکو
ایسے خرچ مین ہمیشہ خوشی ہے۔ تم اپنی والدہ
سے بے تکلف خرچ لو لیکن اگر اونکے پاس نہو
تو مجھسے مانگنے مین تامل مت کرو۔ تمھارا اسباب
لیکر بیٹھا ہون اور اوسکی روانگی کی فکر مین ہون
مین نے گاڑی کرا بھیجی ہے۔ کل باقی اسباب
آجائے گا۔ تمھاری سب چیزین بکس کے پیسون
باندھون انشاء اللہ بکس بھیجون گا اور کوشش
کرون گا کہ تمکو اسباب جلد ملے۔ لیشر۔ کتابین
تمھارے پاس بہت ہین مگر سب پڑھنے کو نہین
اگر ان کتابون پر نظر محققانہ ہو تو آدمی عالم ہو جائے۔
اب انشاء اللہ تم توجہ کرو اور مجھکو نا امیدی کی مصیبت
مین مت ڈالو۔ اوقلیدس کے دعوے یاد
کر چلو۔ رفتہ رفتہ خیال پر چڑھ جائے گا کہ فلان
مقالے کی فلان شکل کا کیا دعوی ہے۔ دوسرا
مقالہ اگر تم چھوڑ دوگے بھول جائے گا۔ اور اب
اوقلیدس کو بعد کتاب سمجھنا چاہیے۔ جب دو

مقالے اس طور سمجھ لوگے اتنی استعداد ہو جائیگی کہ
باقی کتاب خود نکال لوگے۔ اوقلیدس کے نئے
دعوے بہت ضرور ہین۔ ہمیشہ امتحان مین کوئی
نہ کوئی نیا دعوی ضرور ہوتا ہے۔ اسکو پیش نظر
رکھو کہ تم کو اسی سال دوسری کلاس مین ترقی لیکے
جانا ہے اور امتحان سالانہ دوسری کلاس مین دینا ہے اور سرکاری
کا کورس ابھی سے رفتہ رفتہ اپنے بس مین
لانا چاہیے۔ تم مجھسے وقتاً فوقتاً ہر بابت اور
ہر مسئلہ پوچھتے رہو۔ جہانتک ممکن ہوگا مین نہایت
سے تمکو سمجھاؤن گا۔ لیشر۔ اگر تم علیگڑھ جاتے
تو تمکو شاید بڑی وحشت ہوتی لیکن اگر معلوم ہو
تم دہلی مین فائدہ علمی حاصل نہین کر سکتے تو پھر
دیکھا جائے گا۔ اب تمکو اپنا انتظام خود کرنا پڑیگا
اسکو سمجھ لو کہ لوگون پر ہمارے حقوق کچھ نہین اور ایسے
نفوس قدسی جو دوسرون کے لیے وجہ منفعت ہوتے ہین
کم ہین۔ پس اگر کوئی بے اعتنائی کرے تو افسردہ
خاطر نہ ہونا چاہیے۔ خوشامد اور ملن ساری سے اپنا
کام نکالنا ہوگا۔ تمھارے پاس گرامر ہے اسکو
یاد کر چلو۔ فارسی کورس ختم کر دیکھ چلو۔ غرض
وقت سے جہانتک ممکن ہے فائدہ اوٹھاؤ۔
اپنے حالات جزو کل سے ہمیشہ مطلع رکھو۔ والدعا
۵ جنوری سنہ ١٩٠٢ع مقام تحصیل نگرا۔

جس وقت سے مین آیا تمھارا اسباب جمع کرنے
کی فکر مین تھا چنانچہ اسوقت اسباب صندوق
مین بند کر کے اوپر سے ٹاٹ منڈھ کر بکس روانہ
کرتا ہون۔ وہانسے ریل پر روانہ ہو جائے گا

اس ایک تنہا ورق مین اتنی کتابین ہین کہ اگر
آدمی نظر تحقیق سے ان پر عبور حاصل کرے تو عالم
ہوجائے مگر کہہ چھوڑنے کو تو کتاب اور ترجمہ برابر ہے
کشف الحجاب تکمیل اسفار گا۔ مقدم جماعۃ کی
پڑھائی ہے اوسکے یاد کرنے سے جو وقت بچے
اوسمین دوسرا کام کرنا چاہیئے - اس قدر بوجھ اپنے
اوپر مت بڑھاؤ کہ جماعت مین پیچھے رہو کیون
کہ ہم سبقون مین برا رہنا بڑی بے غیرتی کی بات
ہے - بڑا انتظام اس کا ہے کہ انگریزی بول چال
اور عبارۃ انگریزی کے لکھنے مین یعنی انگریزی
کمپوزیشن مین ترقی کرو - سو امید ہے کہ اس کے
لیے تمنے تدبیر مناسب کرلی ہوگی - اگر وقت کو
انتظام سے صرف کرو اور معمول باندھکر کام وقت
پر کرتے رہو تو بافراغت جماعت کی پڑھائی بھی
خوبی یاد کرلوگے اور پھر بھی اتنا وقت بچیگا
کہ اوسمین انگریزی کو پڑھاؤ عربی پڑھو اور اونچے
کلاس مین جانے کا حوصلہ کرو - لغت صراح کی شرح
یعنی (کی) میرے نزدیک فائدہ مند
چیز ہے خرید کر لینا بشرطیکہ ہر سبق کی شرح دیکھو
اور سمجھو - مین تمکو عام اجازۃ دیتا ہون کہ
تحصیل علم واستعداد مین صرف زر کا مطلق خیال
مت کرو - اُس خرچ کو خوشی سے ادا کرونگا -
صفائی سے رہو مگر زینت جو تمہید بدوضعی و
آوارگی ہو خبردار مت اختیار کرو - اس گئے گزرے
وقت مین بھی دہلی مین سب کچھ ہے - ذرا شوق
اور طلب صادق دے - یہ ایک مشہور بات ہے
کہ آدمی جس شہر مین رہے وہان نا طبیب اور

کوتوال سے دوستی پیدا کرے - تم بھی اس کا خیال
کرو فقط چھوٹی سی تشفی ہو مطابق عمدہ اچھی مقام تفصیل لکھدو

ابھی وقت تمہارا خط مقام سکندرآباد رخاص مین
پہونچا - مین آج حسین پور کو جاتا ہون - تم
اپنے خطوط مین بھی بہت لکھتے رہو تفصیل نگار -
کیونکہ مین کسی انتظام مین چپ نہین رہ سکتا -
اسمین شک نہین کہ ابھی تمہارا دل نہین لگتا ہوگا
اور فی الواقع مدرسے کے انتظام کو کوئی شائق آدمی
کبھی پسند نہین کرسکتا لیکن مین نے تمسے
بار بار کہا ہے اور پھر کہتا ہون کہ تم مدرسے
مین صرف اتنے واسطے داخل ہوئے کہ انگریزی
زبان مین ترقی کرو - اگر تم مدرسے کی پڑھائی پر
بس کروگے تو بالکل وقت ضائع جائیگا -
تم باہر اپنا انتظام کرلو - اپنے سے بہتر ماسٹر ہو یا
طالب العلم اوس سے مدد لو - ہر خورد وار سے منت
اور خوشامد سے دنیا کا کام چلتا ہے - اب تمکو
معلوم ہوگا کہ دنیا مین بہت تھوڑے آدمی
ہین جنکو تم اپنا دلی خیرخواہ کہہ سکو - جو بے انتظامی
دہلی کالج مین ہے وہی اور ویسی ہی دنیا کے
سب کالجون مین ہے - اور مین جانتا ہون
کہ علیگڑھ کالج بھی اس سے صاف نہین ہوگا
پڑھائی کم تعطیلین زیادہ - استاد نامہربان
ہم سبق شیطان - تم نے مجھکو ابھی تک
اطلاع نہین دی کہ تم نے کس سے جدید اور
مفید تعارف پیدا کیا اور اپنے رات دن کے
اوقات کا کیا انتظام قرار دیا - باہر کی تحصیل

جاری کرو کہ تمہارا دل لگے - ایک دن کا بیکار
رہنا طالب علم کے حق میں زہر ہے پھر دل کچھ ایسا
اچاٹ ہو جاتا ہے کہ مہینوں طبیعت قابو میں
نہیں آتی سکوت سے - پھرنے سیر بازار - اور
تماشا سے عجائب خانہ وغیرہ کو اپنے اوپر حرام قطعی
کر لو ورنہ تم کو آخر کار بہت افسوس کرنا پڑے گا - میں
امید کرتا ہوں کہ اس خط کے پہونچنے تک تمہارا
صندوق بھی پہونچ جائے گا - اور سب اسباب
تمہارا درست ہو جائے گا اور باہر کے سبق مقرر
کر لوگے اور وقت بٹ جائے گا تو کوئی وجہ
گھبرانے کی نہ ہوگی - میں جانتا نہیں کہ تم کا کام
پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو لوگوں کے ہجوم میں
گھسو - ہم غریب آدمیوں کو شاہزادوں سے
کیا نسبت - اور ہمیشہ دیکھا ہے کہ لوگ دوڑ کے
دیکھا کر کسی صاحب کو شاہزادہ فرض کرکے
خوش ہو لیتے ہیں - اور بالفرض اگر واقعی شاہزادہ
کو بھی دیکھا تو اس سے فائدہ کیا حاصل ہوا -
میرا حال یہ ہے کہ ایک لحظہ طبیعت نہیں لگتی
لکھنے پڑھنے کو جی نہیں چاہتا اکیلا اداس بیٹھا
رہتا ہوں اور حیرت میں ہوں کہ کس طرح کی زندگی
کٹے گی اور کب تک بسر ہوگی - خدا کے لیے
بیٹا اس حال پر رحم کرو یعنی جس غرض سے
میں نے اس مصیبت کو اپنے اوپر گوارا کیا
اوس مطلب کو فوت مت کرو پڑھو اور محنت کرو
اور دنیا میں نام و نمود پیدا کرو - یہ ایک مشہور
بات ہے کہ آدمی جس شہر میں رہے وہاں کے
طبیب اور کوتوال سے دوستی پیدا کرے تم بھی

اس کا خیال رکھو - ۱۱ جنوری ۱۸۷۶ء

ٹھیک سنک کی چٹھی جو میں نے تمہارے پاس
بھیجی تھی اوسکو نکال کر دیکھو اور محاورات کو
یاد رکھو - مجھ کو بھی کچھ ٹوٹی پھوٹی انگریزی آتی
ہے اسی تدبیر سے آتی ہے اخبار اور چٹھی اور
کتابوں میں جو مضمون دیکھتا اوسکے محاورات
اور طرز ادا کو خیال کر لیتا اور یہی عمدہ تدبیر زبان دانی
کی ہے - زبان کا جاننا اسی پر موقوف ہے کہ
اہل زبان کی تحریر و تقریر کی تقلید کی جائے
یہی حال ہر زبان کا ہے کچھ انگریزی پر موقوف
نہیں لیکن انگریزی کے واسطے اس قدر سہولت
ہے کہ اوسکے اہل زبان یعنی انگریز ہم کلامی
کے لئے مل سکتے ہیں بخلاف عربی کے
تم مجھ کو انگریزی میں خط لکھا کرو مگر بالالتزام
اسمیں کسی سے اصلاح لے کر بھیجا کرو کوئی
تناسب بات راز کی ہو تو اوسکو البتہ عبارة
اصطلاحی سے خارج رکھو - میں نے تم سے
پہلے بھی کہا تھا کہ عربی عبارة کی شرح بھی کبھی کبھی
لکھ بھیجا کرو تاکہ مجھ کو معلوم ہو کہ تم کیسے ہو
مجھ کو امید ہے کہ تم نے شاگردوں کے لئے انتظام
مناسب کر لیا ہوگا - لیکن یہ بات میں تمہارے
ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ جس شغل میں تم ہو
یعنی طالب علم وہ ایک بہت بڑا مشکل کام ہے
اور روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جاتا ہے - ایسے مشکل
کام میں کامیابی حاصل کرنے کی یہی ایک تدبیر ہے کہ
آدمی صبر و استقلال کے ساتھ توکلاً علی اللہ محنت

سا سا نہ ہو جاتی رکھے۔ یا درہے ایک شرط
ضروری ہے مشروط جس سے تم آرام سے پڑھا کرتے
تھے فیصل ہو گیا۔ تم کو معلوم ہے کہ وہ کیسی ہے اور کی
زور آور آدمی ہے اور کہا تھا [illegible] اور جیسا گھوڑا اور
کس قدر بے فکری رکھتا تھا جب تم پڑھتے آدھی کا
ہر حال رکھو واسطے [illegible] رکھنے سے [illegible]
سے پڑھتے اور تم پڑھتے اور [illegible] دیتے [illegible]
سنا ہے کہ [illegible] کا اس قدر سخت ہے
ہو کہ [illegible] اس سے ثابت
کہ [illegible] ایک مرتبہ [illegible] ہو گا
[illegible] فیصلہ [illegible]
[illegible] ہوتی ہو تو [illegible] صاف کہ [illegible]
[illegible] سواری کا [illegible] ان [illegible]
[illegible] آسا [illegible]
[illegible] کرنا [illegible] نہین۔ تم [illegible]
[illegible] انشاء اللہ [illegible]
[illegible] تم [illegible] صرف ایک
[illegible] کہ وہ [illegible]
[illegible]
نازل کرے۔ [illegible] تمکو [illegible]
[illegible] ان کی [illegible] ضروری
[illegible] اس [illegible] توجہ [illegible]
[illegible] تم [illegible]
[illegible] تم صرف [illegible]
[illegible] کرتے ہو [illegible] سب [illegible]
[illegible] ضروری [illegible]

ہرچند انگریزی تلفظ کی تصحیح پر تمکو جو د توجہ ہوگی
اور اسمین شک نہین کہ جس قدر تم نے مجھ سے
پڑھا ہے وہ قابل اطمینان نہین لیکن تم ہی نے
مجھ سے یہ بھی کہا ہے کہ تلفظ مین چندان اختلافات
نہین نکلتے تاہم جب تک سبق ہوا جب تک
تمہارے ماسٹر گفتگو کرین اونکے الفاظ اور کل
غور کے ساتھ سنتے رہو اور خوب خیال رکھو کہ
کس لفظ کو کیونکر ادا کیا۔ انگریزی مین ایکسنٹ
بھی ایک بہت ضروری چیز ہے جسکی طرف
ابھی تک تم نے مطلق توجہ نہین کی۔ اس کے
معنی ہین زور دینا اور ڈالنا مثلاً انٹیلیجی ایک
لفظ ہے اس مین آر پر زور ہے اوسی کو
پکار کر اور مخاطب کو سنا کر اور زور دے کر بولنا
ہوتا ہے اسی طرح کل الفاظ مرکب مین کسی نہ کسی
حرف پر ایکسنٹ ضرور ہوتا ہے۔ مخارج حروف
مین شاید چندان دشواری نہین صرف ٹی کی
ٹی۔ اس۔ آر۔ چار حرف قابل لحاظ ہین
یعنی۔ جب کاف کی آواز دیتا ہے تو اوسمین
ہاے ہوز کا اشمام کرتے ہین یعنی اس طرح
بولتے ہین کہ ہ کی بو پائی جاے کنٹری کو
کہتے ہین کھنٹری۔ لیکن وہ ہ مخفی
ہوتی ہے اگر صاف ہ لگائی جاے تو
غلط۔ یاد رکھو کہ کے۔ اور پی۔ مین فقط
اسی اشمام کا فرق ہے۔ کے۔ مین ہ کا
اشمام نادر ہے۔ ٹی۔ کا حال اشمام ہاے ہوز
مین ٹی کا سا ہے۔ تاہم کو شامل لیکن [illegible]
بلکہ وہی ہاے خفیف لگا کر۔ اس۔ یا تو بھی [illegible]

(ر) کی طرح بولا جاتا ہے جیسے - دوائر - اور کبھی
(س) لیکن انگریزی (س) کو ہم طرح بکلے نہیں
کہ ش کی بو پائی جاتی ہے بلکہ ش اس جو ز
بولا جاتا ہے وہ بھی اس اشمام ش سے
خالی نہیں ہوتا - افسوس ہے کہ میں اس بات کو
تحریر میں ادا نہیں کر سکتا لیکن میری
کوشش ہے کہ تم کو صاف س سے نہیں بلکہ
بلکہ ش سے ملا دیتے ہیں - تم بطور خود اس
لحاظ کر لو - آر کا عجب حال ہے وہ شروع میں
ڈبلیو کے قریب ہے - ایک مرتبہ انگریزی شاعر
میں پرنس آف ویلز کی نسبت لکھا تھا کہ الفاظ
راٹل اونکی زبان سے وائل نکلتا ہے - جو
آر بیچ میں یا اخیر میں ہو تو صرف ایک حرکت
ظاہر کی جاتی ہے اور بس مثلاً فسٹ کو انگریز
فرسٹ نہیں کہتے بلکہ بولے مونہہ سے فسٹ
ان اشمام ہائے ہوز میں - پی - اور کیو - کو
بھی شامل کرنا چاہیے پرنس کو انگریز پرنس
نہیں کہتے اور کوارل کو کھوارل - ٹی کو
بیچ انگریز سختی کے ساتھ ادا نہیں کرتے بلکہ
اوسکو ت کے قریب قریب رکھتے ہیں اور
شاید اس میں بھی ہائے ہوز کا اشمام کرتے ہوں
اس وجہ سے دال کے قریب معلوم ہوتی ہے -
ٹی ایچ ایک عجیب حرف ہے وہ ذ اور
ت کے بیچ میں ہے - وہی میں جو ضابطہ
ہے اس پر لحاظ رکھو اوسکو ہو خطرہ اور ت
کی مدد سے ادا کرتے ہیں ہندوستانی ڈبلیو
اور وی میں فرق نہیں کرتے یہ فاحش

غلطی ہے - اس کو خوب توجہ سے پڑھ سکو
سمجھنا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم چاہو تو
مجھ سے بذریعہ تحریر کسی قدر فائدہ حاصل
کر سکتے ہو - تمہارے خطوط جنمیں غلطی کا امکان
ہوں میں اونکو بہت خوشی سے پڑھوں گا

الفاظ کے اعتبار سے تو تمہاری انگریزی آسانی
سے پسند ہوتی کہ تم کو چند برس کی عمر سے فارسی
میں انگریزی شروع کرائی گئی ہوتی - مشہور
بات ہے اور ٹھیک ہے کہ بڑے ہو کر
زبان موٹی پڑ جاتی ہے اور آسانی کے ساتھ
مخارج حروف پر نہیں لوٹتی - غرض تصحیح الفاظ
انگریزی کا مقتضی یہی تھا کہ تم کو شروع [illegible]
میں داخل کیا جاتا کہ وہ وقت تھا [illegible]
کیرکٹر (چال چلن) کے فارمیشن (تشکیل)
کا یعنی تمہارے دل میں آیندہ کے چال چلن کی
بنیاد ڈالی جا رہی تھی اور ہر پہلو کی نگہداشت
بالکل غفلت کی جاتی ہے - بس میں نے تمکو
اپنے پاس رکھکر تمہاری انگریزی کو بگڑنے دیا
مگر تمہارے کیرکٹر (چال چلن) کو
سنبھالا - اگر مجھکو تمہاری انگریزی پر وثوق ہوتا
تو میں تمکو تاہم کسی [illegible] کی صحبت کا سے
بھی نہ دیکھنے دیتا - پھر کیا رونا ہے انگریزی کا
کلام درست نہیں ہوا [illegible] ہوں - [illegible]
تو بہتری ہے اور کیرکٹر (چال چلن) [illegible] نہیں
میں تمہارے چال چلن کی طرف سے
ہمیشہ خائف ہوں اگر تم سے اوسکو بگڑنے دیا

جیسے کہ مسائل او پڑیالان مدرسے میں بہ کثرت ہیں
تو یاد رکھو انگریزی سیکھنا کیا اگر خدا نخواستہ انگریز
بھی ہو جاؤ تو دنیا میں کامیابی بہت کی نہیں کی

تمہارے خط نے جو بعد الاصلاح ملفوف ہے مجھ کو
سخت رنج پہونچایا ہے میں نے تم کو انگریزی کی
طمع سے جدا کیا سو میں دیکھتا ہوں کہ انگریزی
و عربی دونوں جانا چاہتی ہیں - عربی تو یقیناً
جا چکی - رہی انگریزی سو میں پاتا ہوں کہ جو
مادہ غلطیاں تمہاری چٹھی میں ہیں کہ تنزل استعداد
اس سے ظاہر ہے تمہاری انگریزی ایسی ہو چلی
چاہئے کہ میں اوس میں کوئی غلطی گرفت نہ کر سکوں
اس واسطے کہ میں انگریزی دان نہیں ہوں نہ
مجھ کو انگریزی کا شوق نہ خدا کے فضل سے انگریزی
کی ضرورت لیکن جب ایسی فاش غلطیاں دیکھوں
تو کیونکر صبر کروں - تمہارا یہی حال رہا تو میری
برسوں کی محنت دہلی میں ضائع کر دو گے میں نے
بہت بار بار کہا کہ خطوط کی اصلاح ضرور ہے کسی
دکھا لیا کرو اور جو اصلاح دے اوسکو خیال رکھو -
تم نے ایسی خود رائی اختیار کی ہے کہ تمکو میرے
کہنے کی مطلق پروا نہیں ہوتی - اگر یہی انگریزی
ہے جو تم نے لکھی تو لعنت بر ایں ہیچ - میں نے
صرف موٹی موٹی غلطیاں گرفت کیں اگر عبارت
کی عمدگی اور محاورات پر نظر کرتا تو ایک حرف
باقی نہ رہتا - بے شک تمہارے ایسے خطوط
سے مجھ کو اندازہ ملا کہ میرے آگے تم کیا کرتے ہو
تمکو دہلی میں مطلق نہیں ملتے تو کیا اب استنے

ہر جیسے شہر میں کوئی اتنا نہیں کہ تمکو انگریزی میں
اصلاح دے دیا کرے - مگر تم سمجھتے ہو کہ علی گڈھ
ہے اور تمہارا باپ وہاں کا ہیڈ حاکم ہے - اگر تمہارا
یہی حال ہے تو دہلی میں رہنا تمہارے حق میں زبون
ہے - میں اس کالج سے باز آیا - بلا سے انگریزی
میرے یہاں عمدہ نہیں عربی تو ہے - خط اصلاحی کے
حسب عادت مجانہ سے مت پڑھو بلکہ بغور آج
مجھ سے پھر کوئی منوہر کا تذکرہ کرتا تھا مشن سکول
اعظم گڈھ سے شاید کلاس دو لڑکے امتحان انٹرنس
دینے گئے تھے - لٹریچر میں بہت اچھے تھے
اس واسطے کہ پادری صاحب نے لٹریچر پر بڑا
زور دیا تھا مگر سائنس یعنی علوم ریاضی ہندوستانی
ماسٹروں کے سپرد تھے اون میں منوہر وغیرہ بڑے
نکلے اور ناکام رہے - اس میں شک نہیں کہ اگرچہ
انسان کی طبیعت خاص فن سے زیادہ مناسبت
رکھتی ہے لیکن امتحان پاس کرنے کو ضرور ہے
کہ جس قدر چیزیں مشروط ہیں سب میں جواب
شافی دیا جاوے - بشیر تم ابھی سے ہر چیز پر
توجہ رکھو اگرچہ کوئی خاص چیز خلاف طبیعت ہو لیکن
امتحان کی ضرورت سے چار و ناچار سب چیزوں
کو دیکھنا چاہئے اس واسطے کہ جب مجموعہ کل نمبروں
کا ایک حد معین تک پہونچتا ہے تب آدمی
پاس ہوتا ہے - ۱۸ فروری سنہ ۱۸۸۶ع

یہ چٹھی تمہاری پہلی چٹھی سے بہتر ہے - اس میں بھی
تم نے چند باتیں نہیں لی اور لکھنے کے بعد نظر ثانی
تک نہیں کی - اب معلوم ہوتا ہے کہ تم کچھ حساب

کے یاد کرنے پر متوجہ ہوئے سب زبان دانی
کی یہی تدبیر ہے۔ تم صلون اور روابط مین [illegible]
غلطی کرتے ہو۔ اردو مین کہتے ہین (مین نے
اوس سے کہا) عربی مین۔ قلتُ لہٗ (انگریزی
مین) آئی ٹولڈ ہم۔ یا آئی سیڈ ٹو ہم۔ دیکھو کتنے
اختلافات ہین۔ روابط پر بہت خیال کرو کہ کس
فعل کے ساتھ ٹو یا آف یا فرام یا فار یا کیا
صلہ لاتے ہین۔ یاد کرنے کو واقع مین
نظم عمدہ چیز ہے لیکن یاد بھی ایسی کہ جب کسی نے
کسی لفظ پر ٹو کا جھٹ سند پڑھ دی۔ روابط [illegible]
ہین مگر قریب بہت لیکن خیال رکھو گے تو
رفتہ رفتہ ذہن پر چڑھ جاتین گے۔ گرامر تمھارا ابھی
خام ہے۔ چاہیے مدرسے مین تاکید ہو یا نہ ہو
اسکو درست کرو ورنہ بے گرامر زبان کا آنا معلوم
اپنے تئین ہیر پھیر سے اور پر قیاس مت کرو۔
برخوردار من مین نے اتنا بھی بے مدد استاد
کیا تو بہت کیا۔ اور سو بات کی ایک بات تو
جاتی ہے۔ مجھکو ایسا [illegible] ہے کہ سفارش کرون
لیکن اگر آج کوئی مجھکو یقین کرا دے کہ
بی اے کا درجہ حاصل کرنے سے میری تنخواہ
چھ سو ہو جائے گی تو خیر ابھی امتحان دینے
کو موجود ہو جاؤن۔ دہلی مین تمھارے لکھنے کا
سامان درست نہین۔ ہندوستانی روشنائی
سے انگریزی کو ٹر خاتے ہو خط بگڑتا ہے۔
خوش خطی بھی عجیب ہنر ہے۔ خواہ نخواہ اچھا
خط دل کو بھلا لگتا ہے۔ اگر کالج مین خط کو
درست نہ کر سکو تو خیر پڑنے دینا بھی عقل کی بات

نہین۔ [illegible] سے [illegible] کر یا [illegible] کلکتہ [illegible] تو
[illegible] بھی اچھی ہو گی [illegible] شہر [illegible]
تم نے [illegible] [illegible] سے
انگریزی [illegible] جہان دیکھنے [illegible] تمیز اور [illegible]
[illegible] کہ سکو ہین اور نہ دوسرے کی سمجھ مین
[illegible] انگریزی کی اصلاح کے لیے [illegible]
تاکید کیا ہون کہ تمھاری [illegible]
ہو گی اور خط لکھنے کے بہانے ایک [illegible]
نکل جائے گا۔ تم مجھے خط لکھنے کا [illegible]
یاد ہو سکتے ہین دو خط ایک انگریزی [illegible]
خوش خط نظر ثانی کیا ہوا اور دوسرا عربی
بشرطیکہ تمھارا ہی کیا ہوا [illegible]
زیادہ فائدہ ہوتا ہے یا یہان میرے پاس
زیادہ فائدہ تھا۔ فقط

یہ چٹھی بھی اچھی ہے مگر مین نے [illegible]
اصلاح دی۔ [illegible] ایک [illegible]
مہربان حال تھے اور اوائل مین میری چٹھیون
مین اصلاح دیا کرتے تھے اب تک اونکی
اصلاحی چٹھی میرے پاس ہے۔ [illegible]
کے سکرٹری اور [illegible] صاحب [illegible]
لو صاحب کی نصیحت تھی کہ چھوٹے چھوٹے جملے
اور ایسے لفظ جو کثیر الاستعمال ہین اور جملے
مختصر مین اونکی الفاظ فضول نہ ہو لکھا کرو
دیکھو [illegible] لفظ مین [illegible]
کیسے فضول ہین کہ [illegible]
ہے۔ اصلاح [illegible] مولوی شہاب الدین [illegible]

پاس جہلم کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ اصلاح رود دریر ہوتی
چاہیے کہ جواب لکھتا جا۔ اسکی وجہ یہ ہے بالفعل تو
[illegible] کے لیے تم [illegible] کوئی
[illegible] نہیں تجویز کرتے مجھکو شہاب الدین
کا [illegible] میں تامل ہے شاید [illegible]
[illegible] فلان [illegible]
بہت سمجھوانے کے واسطے [illegible] لیکن خدا کے لیے
عربی [illegible] ہے۔ اگر تم کو زیادہ فرصت
[illegible] شیرازی [illegible] کو کہنا ہے عربی
باقی ہے [illegible] کرتے ہو سکے تو چند
[illegible] ایک ذخیرہ ہو جاوے گا۔ [illegible]
[illegible] نہیں تو [illegible] ایک [illegible] دن اور
[illegible] نہیں تو [illegible] مفتاح الادب
[illegible] کہ ابھی [illegible] ورنہ دو کتابیں
[illegible] آنے والی نہیں [illegible] بخش ۔
وعلیکم السلام ۔ الحمد للہ علی ذلک ۔ مجھکو
امید ہے کہ تم خوش [illegible] کے ساتھ ہو گئے اور
آگے [illegible] دوستوں میں بشیر علم حاصل کریں
تو میرا ایک ایسا احسان تجھ پر کرو گے جس کی
تلافی سوائے شکرگزاری [illegible] پاس کچھ نہیں
علم شعر [illegible] اگر [illegible] بشیر کو فارسی
پڑھا دو تو وہ بھی خالی از منفعت نہیں لیکن بشیر
کے عادات و اخلاق کی زیادہ نگرانی کرو کیونکہ
دنیا اور دین دونوں کی درستی عادات کی درستی
پر موقوف ہے ۔ والسلام ۔

[illegible] صاحب کو سلام [illegible] معلوم ہو [illegible]

میں ایک [illegible] صاحب [illegible] کا موقوف ہے
[illegible] اسکو میں نے سرخی
سے قلم زد کر دیا ہے [illegible] عبارۃ فارسی میں
ہے لیکن وہ فارسی ایسی ہے کہ تم اوس کو
بآسانی سمجھو گے۔ صاحب [illegible] صاحب دونوں
کو اب [illegible] منظور ہے تم نے بات کو کھٹائی
میں ڈال رکھا ہے۔ اگر تمکو دل میں ابھی جگہ ملتی ہے
دیکھیوں کہ [illegible] ورنہ باہر تو ... کی بات بھی
مجھکو بہت ناپسند ہے۔ اب تم سے کوئی امر مخفی
نہیں ہو رہا ۔ [illegible] عادۃ و غیرہ جتنے امور
قابل لحاظ ہیں سب تمکو معلوم ہیں۔ بس صلاح
مشورہ کر کے یکسو کر دیا جاوے مگر [illegible]
رہنا چاہیے اختیار خدا ہے لیکن بظاہر اب
کوئی امید اس ضلع میں [illegible] کی نہیں معلوم
ہوتی بہت [illegible] آخر صاحب زادہ
بلند اقبال نے عربی کو بالائے طاق رکھ دیا
میری دو برس کی محنت پر پانی پھرنا چاہتا ہے
کیا اگر آدھ گھنٹہ یا پون گھنٹہ ہر روز یا ہفتے
میں دو بار یا تعطیل کے دن بشیر عربی پر صرف
کرے تو کچھ مشکل ہے۔ اگر تم کا منظور ہو تو سو
حیلے اور ہزار بہانے [illegible] کالج میں پڑھتا
تھا اور [illegible] فرصتیں تھیں مگر باہر کا سبق ناغہ
نہ ہونے دیا ۔ [illegible] ایسا انتظام کرو کہ میاں بشیر
پڑھنے میں کوتاہی نہ کرنے پائیں ۔ [illegible]

[illegible]
[illegible]

سبق ہو جائین تو کیا کہنا ہے۔ بس اسیقدر سمجھو مین نے
دو گھنٹے کی محنت مین تمھارے خط کو درست کیا
مہربانی کرکے اوسکا کوئی نقطہ چھوڑ مت دینا۔ جس لفظ
کی تم سند نہ پاؤ یا تسکین نہ ہو اوس کو مولوی خانبہادر
شیخ ضیاء الدین یا میر نصیر الدین صاحب سے حل کر لو۔
بات بات مین حجت مگر معقول شرط طالب العلمی ہے
یہی تحقیق ہر زبان اور ہر فن مین پیش نظر رہے تو
بشیر اس طرح برابر ایک یا دو برس کا پڑھنا کافی ہے
بشیر صاف لکھو کہ تم اپنی جماعت مین اول نمبر
کے لڑکے گنے جاتے ہو یا کسی مضمون مین کوئی
لڑکا تم سے بھی اول ہے۔ تو محنت کرکے
اوسکے برابر ہو جاؤ۔ کھیلتے کھیلتے سبحان بخش سے
ذرا سی فارسی بھی کبھی کبھی دیکھ لیا کرو۔ آخر ایک چیز
ہے۔ ۳۔ مارچ سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

خط فارسی تمھارا پہونچا۔ مین تمکو خود چند بار
فارسی کی طرف متوجہ کر چکا ہون۔ اس مین کیا
شک ہے کہ اردو سے فارسی بدرجہا بہتر ہے
اتنی بات سمجھ لو کہ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ یہ
سب دوسرے ملکون کی زبانین ہین۔ ہم کو
من حیث المعاشرۃ ابھی اردو کے علاوہ کوئی
دوسری زبان درکار نہین لیکن اردو ابھی حالت
طفلی مین ہے۔ ابھی کل ڈھائی تین سو برس
اس کو پیدا ہوئے گزرے ہونگے۔ میر تقی
اور سودا کے اشعار مین بھی بہت سے الفاظ
عجیب پائے جاتے ہین جو اب متروک و
مہجور ہین جیسے جاگہ بجائے جگہ سی بجائے
ہے۔ آئیان بجائے آتین وغیرہ شروع
ہوا کیا۔ کیونکہ اردو مین اسکی شہرت ہے
تھے کہ ابتدائی اردو کا ایک جملہ بھی سمجھ مین نہین
آتا ہے۔ ولی اردو یعنی ریختہ گو ولی دکنی اوس کے
اشعار سنو تو ہنستے ہنستے لوٹ جاؤ لیکن یوماً فیوماً
اردو کی تہذیب ہوتی گئی یہانتک کہ میر تقی نے
ایسا ریختہ کہا کہ فارسی کو مات کیا۔ سودا اون
کا ہمعصر تھا۔ ان کے بعد ناسخ۔ و آتش۔ کا زمانہ
ہوا تو ان کی بولی اور بھی صاف ہے۔ اب
آخر مین شیخ ابراہیم۔ ذوق۔ اور دہلی اور
انیس لکھنوی نے تو اردو کو خوب ہی وقعت دی
انگریز بھی کبھی کبھی توجہ کرتے ہین کہ اردو کو ترقی
ہو مگر یہ سیکڑون برس کے کام ہین۔ غرضکہ
اردو مین افسوس ہے کہ علم نہین اور بولی کا
بھی وہ لطف نہین جو عربی فارسی مین ہے
بشیر۔ عربی کا جب تم کو مزہ ملیگا تو سچ باور
کرو آدمی پر وجد کی کیفیت طاری ہو ہو جاتی
ہے۔ مفتی صدر الدین خان مرحوم کو مین نے
دیکھا کہ با این وقار مجمع امتحان مین انگریزون کے
روبرو گانے لگتے تھے۔ علم اور لیاقت زبان
کی جستجو مین ہم دوسری زبانون کے محتاج
ہین اور یہ وجہ داعی ہے کہ نری اردو سے
کام نہین چلتا اور چار و ناچار دوسری زبان
سیکھنی پڑتی ہے۔ اب دوسری زبان کونسی
اختیار کی جائے جس کے ذریعے سے علم حاصل ہو
اور بولی کا مزہ ملے سو بہر صورت زبان انگریزی
ہے۔ کلام الملوک ملوک الکلام۔ انگریزون کی

جستجو انگلینڈ کی تلاش اور محنت اس درجے
کی ہے کہ کسی قوم نے اس صفت مین ان کی
ہمسری نہین کی اب انگریزی کا یہ حال ہے کہ
گنجینہ علوم ہے - یونانی - اور عربی اور عبرانی
اور سنسکرت اور لیٹن وغیرہ مین جو ذخیرے
تھے انگریزون نے سب اپنی زبان مین جمع
کر لیے اب یہ عجیب بات دیکھی جاتی ہے کہ اصلی زبان
مین اون علوم کا پتہ نہین مثلاً جبر و مقابلہ فی
الاصل عربی مین تھا اوسکا نام الجبرا اس کا
گواہ ہے - انگریزی مین کوڑیون جبر و مقابلے
ہین - عربی مین مجھکو تو آج تک کوئی رسالہ
دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا اور غالب ہے کہ
مصر و روم مین بھی ہون گے تو اب انگریزی
کتابون کے ترجمے ہون گے - اصلی کتابین
معدوم اور مفقود - اس سے قطع نظر انگریزی
زبان حکام وقت ہے - اگر اس مین علوم نہ بھی
ہوتے تو اس کا زبان حکام ہونا کافی تھا -
کیونکہ اس صورت مین وہ ذریعہ رسائی ہے
غرض جس پہلو سے دیکھا جاتا ہے سب سے
مقدم انگریزی - اس کے بعد عربی اس لیے
کہ وہ کلاسیکل ہے - فصاحت اور بلاغت
اس مین کوٹ کوٹ کر بھری ہے - اور
سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ عربی شعار
اسلام ہے - میرے نزدیک جو مسلمان
عربی نہین جانتا وہ نام کا مسلمان ہے -
سب کے بعد فارسی وہ بھی اس وجہ سے کہ ہماری
اردو مین فارسی کی ترکیبین بہت ہین اور فارسی
کے بدون تکمیل اردو ممکن نہین - حاصل کلام
فارسی کو اتنا دیکھو کہ اصل مطلب فوت نہ ہو -
یہ کون کہے کہ فارسی کچھ نہین - علم شی بہ از جہل
شی - اگر کسی کو موقع ملے تو اوسکو سنسکرت اور
ترکی اور پشتو اور چینی زبانون کا سیکھنا
تضییع وقت سے بہتر ہے - تم تکمیل انگریزی
پر اپنی تمام ہمت صرف کرو - فارسی کو لہو و لعب
کے عوض رکھو - لیکن فارسی مین ہزارون
الفاظ عربی کے ہین اونکو نظر انداز مت کرو
تحقیق عجیب چیز ہے - جو کرو تحقیق کے ساتھ
کرو - اصلاح کے متعلق یہ بات ہے کہ مبتدی کی
مثل اوس لڑکے کے ہے جو چلنا سیکھتا ہو
اور اصلاح دہندہ اوسکو چلنا سکھاتا ہے -
ہم لوگ بچون کو اونگلی پکڑا دیتے ہین لیکن
چلنے کا سارا بوجھ لڑکے پر ڈالتے - مگر فرض
کرو کہ بجاے اونگلی پکڑا دینے کے ہم لڑکے
کو بٹھا دین اور خود دوڑے دوڑے پھرین
تو اس سے لڑکے کو کیا فائدہ ہوگا - اصلاح
دہندہ اگر خود ساری عبارت لکھ دے تو اس سے
مبتدی کو کچھ نفع نہین - بڑی اصلاح شوق
ہے - جس کو لگی ہوتی ہے تو آدمی وہ نکالتا
ہے جو استاد کو نہ سوجھے - ... کہان
ہین اور چوری الہ آباد مین ہوئی پہول پور
مین - مین نے اس غرض سے پوچھا کہ شاید
مین کچھ مدد کر سکون - اگرچہ اصلی مدد خدا کی
چاہیے لیکن قرابت مندی اسی دن کے
لیے ہوتی ہے - سالی اور بہن لفظ دو ہین

اور بھی ہو [illegible] سکے مجھ پر بھی حقوق ہیں اور
مجھ کو آپکی مصیبت سے رنج ہوتا ہے [illegible] خدا
پورا کرے اور آپ آسکیں [illegible] تو طبیعت [illegible]
آپ بلند شہر میں وہاں رہا [illegible] اور مجھ کو
نصیحت ملے ۔ علی گڑھ کا امتحان کیونکر ہو سکیگا
کہ تمہارا [illegible] خوش [illegible] ہوتے [illegible]
لیے تمہیں ترقی [illegible] اندر [illegible] تعلیم [illegible]
اور ان کو [illegible] میں [illegible]
[illegible] محنت [illegible]
میں علی گڑھ [illegible] کیا [illegible] تھا [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
اگر تم ایک یا پانچ برس [illegible]
بات نہیں ۔ پھر انشاء اللہ ساری [illegible] اس محنت
کا فائدہ اوٹھا [illegible] سکے [illegible] سالانہ
[illegible] اس کو [illegible] اور تمہیں
میری محنت کا حال [illegible] پوچھو کہ
مجھ کو [illegible] تھا ۔ [illegible] ایک
[illegible] خدا نے مجھ کو [illegible] اور [illegible]
تو فقیری کے عذاب سے بچا [illegible] تم بھی
[illegible] حالت کو [illegible] والد [illegible]
کیا کرو [illegible] اور کالج [illegible] گیا
ہوں تو اس وجہ سے کہ کوئی اختیاری تدبیر
باقی نہیں [illegible] اس [illegible] میں بھی [illegible]
کتاب [illegible] جوان ہے ۔ بار بار امتحان
[illegible] کا [illegible] لیکن [illegible] برس کی
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible] تم کرو ۔

اگر [illegible] سکتا [illegible] ۔ انگریزی کا تلفظ
ابھی فارسی خوانوں سے نہیں کیا ۔ [illegible]
تلفظ ہوں اور [illegible] اصلاح [illegible]
والا کوئی آدمی با استعداد ہو اور ہر وقت ایک
[illegible] ہے [illegible] انگریزی [illegible]
اور انگریزی کی کیا تخصیص ہے ہر علم [illegible]
کا یہی حال ہے ۔ لفظ اوس اور اُس
کی بابت میں تم کو لکھنے والا تھا [illegible]
[illegible] تو اوس بالواو
کیوں [illegible] اور اوس ہو تو اس کی [illegible]
ایسا کیوں نہیں ۔ اسی طرح اوٹھانا وغیرہ
[illegible] ایک [illegible] واو لکھنے کا
رواج پا گیا ہے ۔ تم چاہو [illegible] کی
تقلید کرو یا پابند [illegible] ہو کر [illegible] واو کا
التزام رکھو [illegible]

ایک [illegible] لفظ [illegible]
تمہاری طرح سے کان میں [illegible] ہے کہ [illegible]
سارے سارے دن کان پڑی آواز نہیں
پڑتی اس کو اس بات کا یقین کرانا
مشکل ہے کہ دنیا میں لوگ [illegible]
رہا [illegible] ہیں [illegible] تم [illegible]
تحصیل علم کا شوق نہ [illegible]
حالات [illegible] ہونا چاہیے [illegible]
ہوں کہ ہوتا [illegible] کیا [illegible] تم کو [illegible]
[illegible] جانتا [illegible] تم [illegible]
[illegible] تم کو [illegible] لکھتا ہوں ۔

شرم وحیا شرط ادب و تہذیب شعار انسانیت ہے لیکن
شرم تین قسم کی ہے شرعی، عقلی، عرفی۔ شادی
بیاہ کے بارے میں جو شرم لوگ کیا کرتے ہیں وہ
نہ شرعی ہے نہ عقلی بلکہ محض عرفی یعنی اودھم
دنیا کی پابندی ہے۔ تم کپڑا اور کتاب اور کھانا
یہاں تک کہ ٹوپی اور جوتی یعنی چھوٹی چھوٹی
ضرورتوں میں ہمیشہ اپنی ذاتی رائے کامل آزادی
اور بے باکی کے ساتھ ظاہر کیا کرتے ہو۔ پس
کوئی وجہ نہیں کہ ایسے امر اہم کی نسبت جس پر
تمہارے دین و دنیا کا بناؤ بگاڑ منحصر ہے
تم سے رائے نہ طلب کی جاوے۔ تم شاید یہ خیال
کرو گے کہ یہ معاملہ مشکل ہے اور مجھ میں ایسے
امور عظیمہ کی نسبت رائے دینے کی قابلیت
نہیں۔ سچ ہے۔ رائے طلب کرنے سے
مطلب یہ نہیں ہے کہ خواہ نخواہ تمہاری
رائے پر عمل بھی کیا جاوے بلکہ صرف اتنی
غرض ہے کہ تمہاری طبیعت کا رجحان اور میلان
دریافت ہو۔ میں تمہارے بیاہ کی نسبت مستعجل
ہوں۔ . . . کے یہاں جو تذکرہ ہوا تھا
تم کو معلوم ہے ان کو بھی انکار نہیں۔ اور جب
اصل سخن میں اتفاق ہے تو چھوٹے اختلافات
مہر وغیرہ رفع ہو جائیں گے۔ دہلی میں جہاں
اس کی گفت و شنود ہو وہاں کے حالات
تم کو بہ آسانی معلوم ہو سکتے ہیں۔ پس تم اپنی
رائے بھی ظاہر کرو کہ تم کو کیا منظور ہے اور کس
جگہ تعلق پیدا کرنا پسند ہے۔ برخوردار یہ شرم کی
بات نہیں ہے۔ انسان کی خلقت اسی طرح کی ہے
کہ مرد اور عورت میں اختلاط ہو اور آگے نسل چلے۔
تم خیال کرو کہ اگر بے شرمی کی بات ہوتی تو میں
کیوں پوچھتا۔ میرا یہ اصرار پوچھنا اس کی دلیل
ہے کہ تم کو اپنی رائے ظاہر کرنے میں مضائقہ
نہیں کرنا چاہئے۔ اگر تم کو لوگوں کا خیال ہے
تو اپنی رائے کو اعلان کے ساتھ مت ظاہر کرو۔
اپنی ماں کے کان میں کہہ دو یا اپنی بہنوں سے
بیان کرو یا مجھ کو لکھ بھیجو یا لکھوا بھیجو۔ . . .
صاحب کے خطوط برابر چلے آتے ہیں۔
ایک پرچہ میں ان کا معمولی لفظ یہی ہے
آپ ہی کے تمہارے بیٹے کو بھیجتا ہوں۔ اس
پرچے سے بھی ان کی گرویدگی ظاہر ہوگی۔
بیٹی والا اس سے زیادہ کیا کرے گا۔ تم
لوگوں نے بے چارے کو تذبذب میں ڈال
رکھا ہے۔ بات کو ایک سو کر چکو۔ یعنی سنو۔
دوسری پرچہ پہ اعتراض کرو۔ تم کو دنیا میں ایسا
گھر نہیں ملے گا اور اس منت و زاری کے ساتھ
اور اگر ملے تو بسم چشم ما روشن دل ما شاد۔۔۔ صاحب
مجھ کو ہر خط میں ملامت لکھتے ہیں کہ تو نے
میاں بشیر کو ناحق چھوڑا۔ مجھ سے بہتر ان کو
پڑھانے والا نہیں ملے گا۔ میں ہمیشہ ان کو
سمجھاتا ہوں کہ انگریزی میں میاں بشیر کا بڑا
فائدہ اور ہمارے ہیں۔ سو بشیر مجھ کو شرمندہ
مت کرنا۔ نتھے نواب اور فیروزی کے
لئے خواجہ صاحب نے بڑی سرگرمی کے
ساتھ اہتمام کیا ہے۔ عبداللہ اور منور
دونوں کو نوکر رکھ لیا ہے۔ حق یہ ہے کہ بیچارے

کرتا ہے - اور اس وقت تک تعلیم
جاری ہو رہی ہے - سچ کہا ہے جو یا کرے
کی - یعنی علم اُس کا جو محنت کرے - انگریزی
بولنے کا کیا حال ہے - تم کو خود بھی تو حال
و سابق مین تفرقہ محسوس ہوتا ہوگا - احمد علی
تھرڈ کلاس مین ہے - رحبندر مشن سکول
مین پڑھتا ہے - غرض ہر طرف اور ہر جگہ
لوگ کچھ کر رہے ہین - فکر ہر کس بقدر ہمت
اوست - اِس ضلع سے علی گڈھ مین بھی بہت
لڑکے گئے ہین اور چلے جاتے ہین علی گڈھ
کی کیا تخصیص ہے شوق ہو تو وہان تک
اکسفرڈ اور اڈنبرا کی یونیورسٹی کا حکم
رکھتے ہین - ۸ - مارچ سنہ ۱۸۷۶ء عیسوی

تمھارے خط کو جس مین تم نے ... صاحب
کے خاندان کی نسبت اپنی پسندیدگی ظاہر
کی ہے مین نے بہت خوشی سے پڑھا -
شاباش آزادی اور معقول پسندی اسی کا
نام ہے - مجھ کو بھی تمھاری راے سے
اتفاق ہے - اور بات ابھی لگا رکھی ہے
اور جون کہ یقینا ... صاحب کو تم سا
آدمی مل نہین سکتا ہم کو حیلہ کرنے کی
کوئی وجہ نہین - جب تک ہماری طرف سے
جواب صاف نہ ہو وہ لڑکی کہین نہین جا
سکتی - لیکن ایسے معاملات مین چاہیے اطراف
و جوانب پر نظر کر لی ہوتی ہے ... صاحب
کے گھر کا دستور کچھ عجیب طرح کا ہے - تو

برس ہوے کہ زن و شو مین کچھ تعلق نہین -
اس کا اثر انکی اولاد پر بہت ہی بُرا ہو رہا ہے
اُن کو نہین دکھایا جاتا کہ تعلق زن و شوی
کیا ہے اور اس تعلق سے کیسے کیسے حقوق
ایک کے دوسرے پر ثابت ہوتے ہین انکی
طرز ماند و بود ہماری طرز ماند و بود سے اس قدر
مختلف ہے کہ جو اُن کے یہان بہتر ہے
اُس کو ہم لوگ عیب سمجھتے ہین - یہی بے تعلقی
اگر خدانہ خواستہ ہمارے یہان ہو تو گھر
ایک دم نہ چلے - ضرور ہے کہ مفارقت ہو جائے
پھر صورت کا بچارا غضب ہے - اُن کو نہ صرف
اپنی صورتون پر ناز ہے بلکہ دنیا کو بد صورت
سمجھتے اور بد صورتون سے نفرت قلبی رکھتے
ہین - جب مزاج کی یہ کیفیت ہو تو واقع مین
ایک دن کا نباہ نظر نہین آتا - مہر وہ ایک
کوڑی نہین گھٹا نہین سکے - اور ... صاحب
بیچارے تو تحقیق مصارف شادی کی فکر
مین تھے وہ بھی پیش رفت نہ گئی - مہر سے
اُن کو بحث نہ تھی - اور سچ یہ ہے کہ ہمارے
انتظام خانہ داری پہلے ہمارے آباو کے
درست ہو نہین سکتے - گورمنٹ کو کیا
دخل - تاریخ - آتش بازی - اور دنیا بھر
کی تفضیح ممکن نہین کہ نہ ہو جس طرح
مولوی ... کا خاندان حقیقت مین کسی سے
واقف نہین ... صاحب کا خاندان
نہین جانتا کہ پردہ کیا چیز ہے اور یہان
تک مجھ کو بیگم صاحب کا حال معلوم ہے وہ

بیٹی کو جدا نہین کرین گے - گو اس وقت
مونہہ سے کہین لیکن جب پالکی ڈیوڑھی پر
لگا دیجائے گی تب حقیقت کھلے گی - بیشک
زن وشو مین اتحاد ہو تو ماباپ کا کچھ زور نہین
لیکن تخالف صورۃ - تخالف مزاج - تخالف
عادات کے ہوتے اُس اتحاد کا ہونا موہوم
پھر جس کی مثال ایسی ہے جیسے تمہارہ کھانا
جس نے نہین کھایا اُس کا جی للچاتا ہے اور
جو روز کھاتے وہ اُس کی مطلق قدر نہین
کرتے مین نے ... کو نہین دیکھا مگر سنا ہے
کہ ابھی وہ شہر مین اپنا جواب نہین رکھتین -
لیکن ... صاحب کا برتاؤ اُن کے ساتھ
کیا ہے - دہلی مین بیشک اکثر جگہ سنا
ہے - لیکن خدا کی قسم ایک ہمارے گھر کی
عورتین ہین کہ ہر طرح کی سعادتمندی اُن مین ہے
پاک دامنی - دین داری - ہنر خانہ داری -
شوہرون کی اطاعت گزاری - نیک سلیقہ
کفایت شعاری کیا ہے جو ان مین نہین -
مجھ مین اور تمہاری ماں مین کبھی بگاڑ ہوتا لیکن
اُس مین کچھ میرا قصور اور کچھ انکی غلط فہمی -
مطلب یہ ہے کہ دہلی مین بھی جستجو کیا ہے
شاید کوئی اچھی لڑکی مل جائے تو مین سمجھتا
ہون کہ وہ تم کو زیادہ آسایش پہونچائے
گی - بعض عورتون کے حالات پر نظر کرکے
مت ڈرو - دہلی مین ہزارون خاندان ہین
اگر زن وشو مین موافقت نہ ہو تو دنیا کا انتظام
کیونکر چلے - مجھ کو صرف تمہارا انشا سے خاطر
معلوم کرنا تھا سو ہوا - تم اس بات کو اپنے ذہن
مین مت رکھو - مجھ کو اور اپنی ماں کو اس کا فکر
و انتظام کرنے دو -

اجی حضرۃ انگریزی میرسے نثر ہیک گرتی
چلی جاتی ہے - کچھ تم کو اس کی پروا ہے یا
نہین - فارسی ہو چکی - عربی نری الف لیلہ
سے کیا ہوتا ہے - ... سے فی لسی البیان
کس لیے بنواتین جن کو کان برداشت نہین
کر سکتے - عورتون کے زیورون مین ہاتھ
پاؤن گلے کے زیور پسندیدہ ہین - زینت
ہے زحمت - اور کان ناک مین سوراخ کرنا ایک
زمانہ جاہلیت کی رسم ہے کہ چلی جاتی ہے
یہان بشیر امسال کچھ گرمی زیادہ سخت
پڑتی - کوئی ہلکی سی تدبیر کیا کرو - پانی مین
تھوڑا کیوڑہ نری تفریح کا باعث ہے
ان اطراف مین آب وہوا اچھی نہین چیچک
تپ بلکہ ہیضہ بھی ہے - غازیپور - فیض آباد
مین زیادہ شورش سنی جاتی ہے - اعتدال
کے ساتھ آسایش جسمانی کا حاصل کرنا
ضروریات سے ہے خصوصاً گرمی اور
برسات کے دو موسم ردی ہوتے ہین
احتیاط رکھنی چاہیے - ۱۳ - اپریل ۱۸۷۶ء

خط جس مین اطلاع ولادۃ مندرج ہے پہونچا
مجھ کو لڑکیون کے بارے مین کیا سمجھاتی ہو
ہو - مجھ کو تو مطلق اولاد سے افسردہ دلی ہے

تم جیو اور بڑا تم کو صالح دنا ہو ۔ با اقبال
کرے پھولو پھلو ۔ مجھ کو وہ سے ابتدا درکار
نہین ۔ ۔ ۔ ۔ اور ۔ ۔ ۔ اپنے گھرون مین آباد
ہون ۔ ان کو خوشی ہو ۔ مجھ کو بیٹیون کی
تمنا نہین ۔ تمھارے آنکھون دیکھتے
ظہیر نصیر جمیلہ ۔ وہ دو توام لڑکے
اور ایک دھیاک کتنے ہوے اور ہر کشی ع
اس کس کا نج کیجیے اگر اس کو رد کیئے ۔
فرقہ نسوان عموما اور ہندوستانیون کی
عورتین خصوصا کیسی تباہ حال ہین ۔ کیا
تم ۔ ۔ ۔ کی مصیبت پر نظر نہین کرتے ۔ پھر
بھلا کوئی عاقل لڑکیون کے ہونے پر خوش
ہو سکتا ہے ۔ وہ جو ہے قرآنی ہے
اذا بشر احدہم بالانثی ظل وجہہ
مسودا وہو کظیم ایمسکہ علی
ہون ام یدسہ فی التراب
کشی کے لئے تھا جس کا عرب مین رواج
تھا ۔ کما قال اللہ تعالی واذا الموؤدۃ
سئلت بای ذنب قتلت ۔ جب مجھ کو
اور تم سب کو اس کی حیاۃ و ممات کی طرف
اطمینان نہین تو ایسے مہمان چند روزہ کی
نسبت خوشی و ناخوشی کا کیا محل ہے ۔
کہ ملک ینادی کل یوم لدوا للموت
وابنوا للخراب ۔ خداوند کریم نے اپنے
فضل سے مجھ پر بسط رزق بہت کیا ہے
اور مین بہت بہت اس کی نعمت کا شکر گزار
ہون ۔ اگر دس لڑکیان ہون تو مجھ پر ذرا

بار نہین ۔ مگر ہون اور صاحب نصیب ہون
نہ یہ کہ کم بخت جب قوۃ تکلم پیدا کرین اور
دلون کو فریفتہ کرنے لگین تو کسی ارادہ سے بچو کر
آغوش لحد مین جا کر سوئین یا جئین تو ۔ ۔ ۔ کی
سی اسوہ الحیوۃ جئین ۔ انما اشکو بثی
وحزنی الی اللہ ۔ بڑی مبارکباد یہ ہے کہ
تمھاری والدہ نے جان بری حاصل کی ۔
اب ان پر تاکید کرو کہ یہ کم بخت دولہ کیا
ہو گی ۔ سمجھ تو اپنے تن بدن کو لگا تین ۔
نام تجویز کرتے مجھ کو تامل ہوتا ہے ۔ یہ
کم بخت جلد جلد مرتے اور میرا نام بھی خراب
کرتے ۔ مجھ کو ابو الحامد اور محمودہ کا کم بخت قلق
ہے ۔ کیسے پیارے نام تھے ۔ اس لڑکی
کی کیا تخصیص تھی ۔ خدا کے فضل سے میرے
یہان سب بار و چین مبارک قائم تھین ۔ اس
لڑکی کی آمد کے ساتھ مجھ کو علم ہیئت کی کتاب
پر پانسو روپیہ انعام ملا جس کی مطلق توقع
نہ تھی ۔ اول تو مین اس کتاب پر چار سو
پا چکا تھا ۔ پھر یہ مال تھا وتن صاحب کا
کہ انکی وفاۃ کی وجہ سے لاوارث ہو گیا
اور بڑا خدشہ یہ تھا کہ ہمارے بالفعل
کے لفٹنٹ گورنر بہادر انعام کے مخالف
ہین اور جب سے زمام حکومت ان کے ہاتھ
مین ہے شاید ہی ایک انعام دیا ہے وہ
بھی انعام کے نام سے نہین بلکہ کاپی رائٹ
یعنی حق تصنیف خرید کیا ہے لیکن مجھ کو
روپئے سے مطلب ہے ۔ چاہے انعام ہو

یا حق الرحمٰن کا وعدہ - جی چاہتا ہے کہ جی انعام
مقارن ولادۃ واقع ہوا ہے - پیچ دون تک
روپیہ اعظم گڈھ مین ملے گا انشاء اللہ اول ہی مین
بھیجون گا - اسی بالشو مین ہاتھ پاؤن کا
زیور پورا کیا جاسکے اور غالب ہے کہ کافی
بلکہ کافی سے زیادہ ہو - بشیر مین تمہارے
امتحان کے نتیجے کا منتظر ہون - نہ صرف
نتیجے کا بلکہ اس کا بھی کہ تم سے جواب
دینے مین کیسی کیسی غلطیان سرزد ہوئین
اکثر فہم سوال مین غلطی ہوتی ہے - بڑی
بات تو یہ ہے کہ عبارۃ سوال کو غور سے دیکھ کر
سمجھا جاسکے کہ مستفسر کیا پوچھتا ہے پھر بسا
اوقات لوگ اظہار قابلیت کی نظر سے
فضول باتین لکھتے چلے جاتے ہین "
ابسنٹ دی موریوٹاک دی مور یوایر -
تمہارا یہ پہلا امتحان ہے - ابھی سے اپنے
تئین سنبھالو - تم مجھ کو بیٹون اور بیٹیون
کیطرف متوجہ کرتے ہو اور مجھ کو ہر دم و ہر لحظہ
تمہارے خیال سے فرصت نہین - تم
ماشاء اللہ نقد ہو اور یہ نسیہ نیتی قرض
اور کیا تم نے نہین سنا - کہ نقد را بہ
نسیہ گذاشتن کار خردمندان نیست -
لڑکیان آنور کی بھری ہین جن سے
سوا تکلیف کے کچھ توقع نہین -
مجھکو خوف ہے کہ یہ روح جدید العہد
کچھ نہ کچھ تمہارا وقت ضرور صرف کرائے گی
تم اس کے ساتھ کھیلو مگر بہت تھوڑی دیر

گرامر انگریزی و عربی سے تم نے قطع نظر
کر رکھا ہے اور مین ہمیشہ اس کی فصیحۃ
تم سے ڈانٹا کرتا رہا ہون - کوئی استاد انگریزی
دان صاحب استعداد بصلاح انگریزی کے
واسطے اب تک تجویز نہین ہوا - یہ تمہاری
ملون ساری کا حال ہے - والدعا -
۱۸ - اپریل ۱۸۷۶ء عیسوی روز شنبہ

مین پرسون سے گھوسی مین ہون - سرراہ
اعظم گڈھ اور مین مجھ کو تمہارا خط ملا - مین
تمہارے اس خط کے پڑھنے سے مطلق
خوش نہین ہوا - مین شروع سے کہتا تھا کہ بشیر
مستقل کا بکار ہے کہ جو یوماً فیوماً پڑھے
اس کو ضبط کرتا جائے اور ہر وقت امتحان
کے لیے آمادہ رہے - نہ یہ کہ جو پڑھا بلی
کے ... کیطرح تو پ دیا - اب یہ عذر
کہ مجھ کو امتحان کی خبر صرف دو دن پہلے ہوئی
عذر بدتر از گناہ ہے - تم کو اس کا بھی استحقاق
نہین کہ دو منٹ پہلے تم کو خبر ہو - پوسٹ
پی ریڈی ایٹ اے مومنٹس نوٹس
تم دو دن کو غنیمت نہین سمجھتے - پھر جواب
جو مین دیکھتا ہون ہرگز ہرگز پوسٹ گیری کے
لائق نہین - تمہاری یادداشت ایسی ہے
جیسے کوئی بھولا ہوا خواب بیان کرے -
مثلاً ممتحن پوچھتا ہے کہ لم کیا عمل کرتا ہے
تم جواب دیتے ہو "آخر سے حرف علت
ساقط کر دیتا ہے اور آخر مین ساکن کرتا ہے

پھر اصل جواب یہ ہے ۔ لم کا اصلی عمل یہ ہے
اسکان الآخر ہے اس کا ثانیہ یقینی طور سے
ہوتا ہے ۔ اگر آخر میں ق اعرابی ہے
تو حذف نون بھی اسکان الآخر ہے ۔ اور
اگر آخر میں حرف علت ہے تو حذف حرف
علت ہی اسکان الآخر سمجھا جائے گا ۔ ورنہ
حذف حرکۂ حرف آخر سے اسکان الآخر
ہوگا ۔ کہاں یہ جواب اور کہاں تمہارے جواب
تمہارے انگریزی کے جوابوں سے بھی
بے جوڑ اور عجب بتلا رہے ہیں ۔ یہ نہیں
کہ مستفسر کی بات پر خوب غور کیے اور
اطراف و جوانب پر اچھی طرح نظر ڈال کر
ایک تلا ہوا جواب دیا جائے ۔ مجھ کو تم نے
سمجھ لیا ہے کہ اس کی عادت بکنے کی
ہے ۔ خدا خود تمہارے دل میں ڈالے کہ
اگر ایک امتحان بگڑا تو خیر اگلے امتحانوں کے
لئے بھی آمادگی اور کہ ہر سوال کا نمبر کامل
حاصل ہو ۔ بڑا گر یہ ہے کہ جو پڑھو تحقیق سے
پڑھو اور یاد رکھو خصوصاً اگر امر کہ یہ جس قدر
ضرور ہے اسی قدر تم اس سے بے پروائی
رکھتے ہو ۔ ایک بڑا خوف یہ ہے کہ لاکھ کہ
نظر ثانی کرنے کی تمہاری عادت نہیں ۔
ہم لوگ تو اپنے جوابوں کے مسودے لے آتے
تھے اور ان کو کتابوں سے لا کر ملا لیتے تھے ۔
بھلا خیر اگر ضیق وقت کی وجہ سے مسودہ
نہ کر سکو تاہم جواب کو مکرر بہ غور دیکھنا ضرور
ہے ۔ میں تم کو کسی قدر مستعد بھی سمجھتا ہوں

کیونکہ یہ تمہارا پہلا امتحان تھا ۔ یقین ہے کہ
ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے آئندہ امتحان عمدہ ہوں
گے ۔ یہ شرط کہ پہلا امتحان کچھ برا ہونا یا کسی ہم جماعت
کے گھٹ کر رہنا تمہارا ہے ۔ تو وہ ایک موجب
بے تشویش ہی ہو سکتا ہے ۔ کبھی پھر اگر تو یہ حال تھا
کہ امتحان بگڑ گیا ۔ تو مدتوں مجھ کو ملال رہتا تھا ۔
نفس یہ حال وہی یہ حال سبب کیا
کہ کوئی ہم سے اچھا ہو ۔ ضرور یہ ہمارا قصور
ہمت ہے ۔ اور اگر ایک دفعہ کوئی بازی
لے گیا تو دوبارہ کیوں لیجائے ۔ لا یلدغ
المؤمن من جحر واحد مرتین سچ کہا ہے
عند الامتحان یکرم الرجل او یہان
معزز وہ ہیں جن کو امتحان میں کامیابی
نصیب ہے ۔ دہلی میں تمہارے تضییع
وقت کے بہت سامان ہیں مگر پڑھنے
لکھنے میں تمہاری نزد کچھ نہیں اور وجہ اس
مستغنی ہونے کی یہ ہے کہ تم کو سلیقہ نہیں ۔
۴ ۔ مئی سنہ ۱۸۷۶ء یوم سہ شنبہ

مجھ کو ابھی تک تمہارے اسی خط کا
جھگڑا لگا ہے جس میں تم نے حال امتحان
لکھا تھا اور جھگڑا کیوں نہ لگے میں جانتے
کے حال پر نظر کرتا ہوں پھر اپنی طرف
دیکھتا ہوں کہ ان میں سے تنہا ور ہوا
ضعف قوی مجھ کو محسوس ہونے لگا
تمہاری بدشوقی اور بداستعدادی کا یہ
حال کہ پہلی سطر میں مرجع واحد ۔ اور

غلطیاں کم اور ایاک میں ک - اور لیالیہ
میں ۃ تین طرح کی ضمیرین - شاید میں نے
کبھی تم سے خط لکھوایا ہے اور اس میں زادت
معالیہ و بورک فی ایامہ ولیالیہ آیا تھا - تم نے
ضمیرین میں وہ غلط بحث کیا کہ خیال کرنے سے
ایذا ہوتی ہے - ہنوز دلی دور عربی دانی کا کیا
مذکور - ابجد تک درست نہین - اب دوسری
سطر پہ چلو تو آداسے - میں الف ممدودہ کیا تھی
آدار ایک وزن مصدر مجرد ہے جیسے لقاؤ
شنار - ادار الفریضہ - ادار الدین - ادار الیہ
باحسان - فعال کا فاعال کیون ہونے لگا -
عربی آتی ہوا ور قواعد مستحفظ تو معلوم ہو کہ لوگ کیسی کیسی
غلطیاں کرتے ہین - ادار آداب کو آداسے
اداب - آداب البتہ الف ممدودہ سے ہے - وہ
جمع ہے ادب کی جیسے اقوال - افعال -
اور داب کا آداب ہوا - گویا ادب کا فرض
ادار کر لینے کے بعد - خدمت بھی قاعدہ
سے محفوظ غلط - جیتی تا زائدہ ہیں سب گول ۃ
یا چھوٹی لکھنی چاہئین پس خدمۃ ہوا - لوگوں
کی سند مت پکڑو یہان قاعدے کا مذکور ہے -
پھر خدمۃ کے مؤنث ہونے مین کیا شک
ہے - علامت تانیث ۃ موجود اس کی
صفت مقدسۃ یا مقدسہ ہونی چاہئے
نہ مقدس کہ وہ صیغہ مذکر ہے - سنو صاحب
تم نے تحصیل تمھاری نظر [illegible] قاعدے
کا خیال نہ کرو گی تو تم کو قاعدہ یاد کیون کر
رہے گا - تم کو میری اس عیب گیری سے

تکلیف ہوتی ہوگی مگر ہدایت کرنا میرا فرض ہے
کہ تم کو تمھارے عیوب پر مطلع کرون - تم نے
عربی کا امتحان تو کچھ بھی نہ دیا اور یہی حال ضرور
انگریزی کا ہوا ہوگا کیونکہ جس کی عادت احتیاط
کی ہوتی ہے وہ سب چیزون میں احتیاط کرتا ہے
انگریزی سے میں خود عاجز ہون اس واسطے
کہ مجھ کو نہین آتی اور اگر میری تقدیر میں کچھ آتا ہے
تو خدا کرے کہ وہ علم دین ہو - میں بڈھا ہون میں
انگریزی سیکھ کر کیا کرون گا - مگر تم اس کے
سخت حاجتمند ہو - تم مجھ پر نظر مت کرو کہ میں
ایک سگ دنیا ہون - لیکن مجھ کو چھوڑ کر علم
تمھاری دادھیال - اور ننھیال کے لیے [illegible]
شرف رہا ہے - کیا افسوس کی بات نہین کہ
تم خاندان علما میں ہو کر عربی میں خام ہو -
بخدا مجھ کو . . . ونمیرہ کی حالت پر نظر کر کے
افسوس ہوتا ہے - ہم لوگ ایسے نا اہل پیدا ہوئے
کہ علم سے مناسبت نہین - سو لیکن تم سنبھالو
اگر پدر نتواند پسر تمام کند - اگر صرف قرآن کا
ایک رکوع بہ نظر تحقیق دیکھتے رہو یا کوئی
رسالہ فقہ یا حدیث شروع کر دو تو بھی خالی از
منفعت نہین مگر جو کچھ پڑھو تحقیق اور تدقیق
کے ساتھ - خدا تم کو توفیق دے اور مین
اپنے جیتے جی عالم اور فہیم تم کو دیکھون -
تم نے چھوٹی بچی کا نام بشریٰ خوب تجویز
کیا مجھ کو پسند ہے - مین نے اپنے خط میں
[illegible] افعل التفضیل لکھا تھا وہ بھی [illegible]
[illegible] کہلاتا ہے [illegible]

ضمیری ہی - یہ تو ایک ناصحقانہ بات ہے -
ضمیری اصل مین ضُمَیری تھا - ستی کی رعایت
سے ضمّہ کو کسرہ آیا کیا لغت مین ضمیری
کے معنی لکھے ہونگے - ۴ مئی سنہ ۱۹ عیسوی

آج مجھ کو عظیم گڈھ آئے چھٹا دن ہے - صرف
ایکدن کچہری گیا پانچ دن علالۃ کی وجہ سے
معذور - اصل مین مجھ کو نزلہ ہوا اور وہ بند
ہو کر عروق کی طرف متوجہ ہوا - تب آنے لگی -
کل اچھا تھا - آج سردی کے ساتھ تب آئی
- ذائقہ اور شامہ دونون معطل - تاہم محل تردد
نہین - بڑی تکلیف یہ ہے کہ گوشت کھانے
کو نہین ملتا - نوکرون کی کورتگی [?] اس حد تک
پہونچی کہ باغوا سے طبیب ان کو گوشت نہین
بہم پہونچتا - مجھ کو اس کی خوشی ہے کہ تم لئے
پڑ سے نہین رہے کہ فیل ہو جاؤ لیکن بلا قید
تم نصف سے زیادہ نمبر حاصل کرو یا سیکنڈ
گریجویٹ یا اکونٹنٹ ہسلٹ [?] و تھرڈ کلاس کے
مستحق نہین ہو سکتے - کیون صاحب تم قاعدہ
پڑھتے ہو تو تم کو کیمبرج سائز کا کیا خوف -
کوئی کیسی ہی نکتہ چینی کرے - تم کو جواب
اطراف وجوانب کو بچا کر دینا چاہئے - تم کو
ہر سون سے پاس کیا یعنی انھون نے
تمھارا پاس خاطر کیا - سب سے زبان دانی مقدم
ہے - صرف و نحو - لغت - انشا - محاورات -
امثال و حکایات - پر زیادہ نمبر دو نہ [?] زبان دانی
کے نمبرون پر بڑا لحاظ ہوتا ہے - اور [illegible]

فی نفسہ افضل ہے لیکن عام پسند نہین - غرض
المسابقۃ کہ وہ کہ امتحان آئیندہ مین یہ نقص باقی
نہ رہین - بے شک کلاس مین (۳۰)
طلبہ ہین اور سب سے سبقت لے جانا مشکل کام
ہے لیکن آخر کوئی اول ہو گا - کیا وجہ کہ وہ
کوئی تم نہ ہوا اور دوسرا ہو - ابھی چالیس بکہ [?]
ڈرسے - ابھی حضرت یونیورسٹی کے امتحان
مین ہزارون سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے -
مرد باید کہ ہراسان نشود مشکلی نیست کہ آسان نشود -
کامیابی کی تدبیر یقینی یہ ہے کہ جو پڑھا بہ تحقیق
اور جتنا نظر سے گذرا یاد - اگر کوئی قاعدہ یا
محاورہ یا کوئی مضمون قابل یادداشت آگیا
ایک نشان خاص حاشیہ کتاب پہ کر دیا یا بطور
یادداشت ایک کتاب مین لکھ لیا اور اوقات
فرصت مین غور کرتے رہے محنت باداری [?]
کے ساتھ جاری رکھو نہ یہ کہ سارا وقت غفلت
مین ضائع کرو - امتحان قریب ہو تو گھبرا جاؤ -
اور ہر مہینے خود اپنا امتحان لے لیا کرو - خود
سوال بنا لئے یا دوسرے سے بنوا لئے اور
بہ طور مشق ان کے جواب لکھے - عربی مین اگر
کہوین سوالات صحیح و باکرون [?] - کمال فن مین
عجیب قدرۃ اور قوۃ ہے - ایک زبان مین
عمدہ معلومات ہو تو دوسری زبانون کے
حاصل کرنے مین ضرور مدد ملتی ہے جس قدر
لوگ مجھ سے تعارف رکھتے ہین سب تمھارا
حال اکثر پوچھا کرتے ہین اور فکر ہر کس بقدر
ہمت اوست - کوئی کہتا ہے خوب کہا [illegible]

کوئی کہنا ہے۔ تمھاری کوشش اور
ہمت سے یہ تصور ہے کہ مجھ کو لوگوں کے نزدیک
اچھی بنا دیا دانشمند بنا دیا ہے کہ تم کو امتحانوں
میں کامیابی ہوا اور روز بروز تمھاری ترقی ہو
اور صاحب ہوا اور تمھارے حالات کے
[illegible] - اگر کہنا سب سچ ہو تو کبھی کبھی
ان اچھی کامیابی کا کرو۔ کسی کا دن ہفتہ ہو تا
دن کیا سونا خلاف انتظام الٰہی ہے۔ جعلنا
الیل لباسا وجعلنا النھار معاشا
اور ایک نقصان جاہل یہ ہے کہ جو لوگ دن کو
سوتے ہیں رات آخیر ہو کر بیمار ہو جاتی ہے
امید ہے کہ تم نے دن کے سونے کی عادت
نہیں کی۔ لوگوں کو برا کیا کرتے ہو۔ تم نے
ایک خط میں جناب میں لکھا۔ جناب اور میں
دو کلمے جدا جدا نہیں۔ ان کا ملانا خلاف
قاعدہ۔ عوام کو عائشہ میں بڑی غلطی ہے
عائشہ اور عائشہ دو نام ہیں۔ عائشہ کے
معنی زندگی یا جینے والی عیش سے نکلا
جس کے معنی زیستن۔ اور پیغمبر صاحب کی
ازواج طاہرات میں ان بیوی کا نام ہے
جو حضرت ابو بکر کی بیٹی تھیں۔ آسیہ علم
ہے فرعون کی عورت کا جس کے لغوی معنی
غم خوار کے ہیں۔ اسی غم و غم خوار کی لیے
آسیہ یا عائشہ یا آسیہ لکھنا غلط ہیں
یاد رکھو۔ لوگوں کی قسمت پر لوگوں میں کام آتا
اچھی بات ہے لیکن اول خویش بعدہ
درویش۔ اپنی قسمت [illegible] پر مقدم ہے

ایسا مت کرو کہ تمھارا کام کا وقت لوگوں کے
خطوط لکھنے یا بچوں اور مبتدیوں کی تعلیم میں
صرف ہو۔ تمھارا خط لکھنا اگر بکار آمد ہے تو
صرف اسی قدر کہ مجھ کو لکھو۔ نحو میں توضیح المرام
ایک نہایت عمدہ کتاب ہے بشرطیکہ جی لگا کر
غور سے اس کو بالاستیعاب دیکھو اور یاد رکھو
ما تخینک فی الصرف بھی صرف میں اچھی ہے
مشارق الانوار جس کا ترجمہ مولوی خرم علی صاحب
نے کیا تمھارے لیے نافع ہے۔ ہر روز دو
حدیث کا سمجھ کر دیکھنا بڑا فائدہ دے گا۔
لیکن اپنے مطالعے سے استفادہ کرنا ہے تم
امید ہے اس نظر سے میں یہی صلاح دوں
گا کہ عربی میں کوئی نہ کوئی چیز باہر ضرور
پڑھو۔ تم نے منطق کا نام سن کر سمجھا ہو
ورنہ اب تک دو تین چھوٹے چھوٹے رسالے
ختم ہو گئے ہوتے اور ایک طرح کی مناسبت
پیدا ہو گئی ہوتی۔ اکثر سرکاری مدارس
میں یہ دستور ہے کہ مئی۔ جون کے
مہینوں میں مہینے سوا مہینے کی تعطیل ہوتی
ہے۔ تم نے اپنے کالج کی نسبت کیا
تحقیق کیا اور اگر بالفرض تعطیل ہو گئی
تو کب اور کتنے دن کی اور تم نے دہلی
پٹرلوس آفدات کیا تجویز کیا ہے
شاید تمھارا میرے پاس جلد آنا زیادہ
مفید ہو گا اس سے کہ دہلی میں تمھارا
وقت گران بہا ضائع ہو۔ فقط
۱۲ - مئی سنہ عیسوی ۱۸۷۷

بشیر۔ کہ کی جگہ کے بڑی شرم کی بات ہے
اضافۃ یا حروف جارہ یا ظروف کی وجہ سے
کے آتا ہے اور جب جملہ صلہ یا صفۃ آتا ہے
تو کہ۔ سنو جی غور سے اس کو سمجھو۔ والمیت
الذین من عادتھم المساھلۃ فی امورھم
والمداھنۃ فی مشاغلھم الخم ولاجوبۃ التی
رفعتہا الیّ موجودۃ عندی۔ انی اعلم ان
الکذب قبیح مذموم ولا یلیق باحد ان یجتری
علیہ۔ اب تم دیکھو کہ کے ٹھیک ہے یا
کہ برخواست غلط۔ برخاست صحیح۔ خواستن
چاہنا۔ خاستن اٹھنا۔ تمہارے آنے کی بابت بہت غور
کیا ہے بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تم کو بلا لوں
روپیہ کی کچھ پروا نہیں مگر حرارۃ موسم
سے بہت جی ڈرتا ہے۔ اگر دھوپ میں
ریل پڑ گئی تو تکان سفر اور گرمی سے شاید
تم علیل ہو جاؤ۔ ہمت نہیں پڑتی کہ بلاؤں
بشیر۔ انگریزی کی زبان دانی پر پوری توجہ
کرو۔ لٹریچر بھی ضروری چیز ہے۔ اس کا
علاج ہے یادداشت کہ صفحے کے صفحے
اور ورق کے ورق یاد۔ کوئی خیال نہ ہو
کہ جس کا طرز ادا تم کو سے [illegible] یاد نہ ہو۔ اور
اگر مجھے کوئی روح کے حالات لکھتے رہو
خدا کرتا کہ بچ جائی اللہ تعالی اپنا کرم کرے۔

بشیر۔ تمہارا خط ہو گیا۔ اشارۃ شکل ہے مگر
اشکال صرف اضافات عربیہ کا ہے۔ عبارۃ

تعلق نہیں۔ میں نے صحت سے جو اب
لکھا ہے مہربانی فرما کر غور سے پڑھو۔ بعض
سمجھو کہ پھینک مت دینا۔ میں طوطا اور
طوطا کو برابر سمجھتا ہوں۔ ہندی لفظ
ہیں جن کا ماخذ عربی میں نہیں۔ فارسی میں
طوطی دوسرا جانور ہے لیکن اگر کوئی توتا
اور تیار لکھ دے تو غلط نہیں کہا جا سکتا
تم تسلی کے لئے دل مضبوط کر دو یہ
انتظام الٰہی ہے اور ضرور اس میں کوئی مصلحت
مضمر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
میں اب اچھا ہوں مگر تنہائی بجائے خود
علالۃ ہے۔ جی خوش نہیں رہتا۔ خدا تم
تلافی کرے۔ ان صدمات متواترہ کی جو ضیاع
اولاد سے مجھ کو اور تمہاری والدہ بیچاری
کو پہونچے ہیں۔ بشیر۔ گرمی ہے احتیاط سے
رہو۔ احتیاط اور حفظ صحت کرو۔ اللہ تمہارا
حافظ و نگہبان ہے۔ والد تمہارا - ۱۸ - مئی ۱۸۰۶ء

تین یا چار دن سے میں تمہارے خط کا سخت
منتظر ہوں۔ کچھ ضرور نہیں کہ بے مشغول
سبق خط و کتابت نہ کی جا سکے۔ اس تنہائی
و [illegible] میں مجھ کو تمہارے خطوط سے بڑی
تسلی ہوتی ہے۔ یہ دن تبادلۂ آب و ہوا
کے ہیں۔ فیض آباد اور اضلاع اودھ
و غازی پور سے شکایت چلی آتی ہے
صرف اسی وجہ سے تم کو میں نے آنے
کی اجازت نہیں دی۔ اگر تم کو میرا منع کرنا

بُرا لگا ہو تو برخوردار تم خود اپنے آپ سبق لکھنے
لکھنے کا تم کو اختیار ہے میں متقاضی نہیں۔
جب تم کو فرصت ہو تو لکھیو لیکن تمھارا خط جو ہفتے
پانچویں نہیں آتا تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے
کچھ قواعد لکھے تھے لیکن انشا خط میں طبیعت
مشوش ہے اس وقت نہیں ہو سکتا ان شاء اللہ
تمھارا اخبار خیر و عافیت آنے پر لکھوں گا۔ فقط

۲۱- مئی سنہ [illegible] عیسوی

بیوی صاحب کو سلام کے بعد معلوم ہو۔ یہ بھی
ایک دنیا کا دستور قرار پا گیا ہے کہ جب کسی کا
کوئی عزیز قریب مر جاتا ہے لوگ اس کی ماتم
پرسی کیا کرتے ہیں۔ میں بھی تم کو اس دستور
کے مطابق نہیں لکھتا کیوں کہ مصیبت تنہا تم پر
نہیں مجھ پر بھی ہے۔ میاں بی بی کا عجیب
رشتہ ہے کہ مرد و عورت نکاح کے ہو جانے
سے دنیا کی سب چیزوں میں شریک ہو جاتے
ہیں۔ یہ بات کسی دوسرے رشتے میں نہیں
پائی جاتی۔ میرا تمھارا مال مشترک گھر مشترک
کھانا پینا مشترک اولاد مشترک آبرو مشترک
خوشی مشترک رنج و غم مشترک۔ اگر وہ لڑکی جیتی
تو کیا تمھاری اکیلی کی بیٹی ہوتی۔ نہیں میری
تمھاری دونوں کی۔ بس اب اگر مر گئی تو کیا
تمھاری اکیلی کی بیٹی مری۔ نہیں۔ میری
تمھاری دونوں کی۔ گو میں بھی اس کو
تسلیم کرتا ہوں کہ تم کو اس سے بڑا قوی تعلق
تھا لیکن روحانی تعلق کی وجہ سے شاید
جس دن وہ مری ہے میرا دل خود بخود
بے قرار تھا اور میں نے اسی گھبراہٹ میں میاں
بشیر کو خط بھی لکھا۔ تاریخ ملا کر دیکھو تو غالب ہے
کہ خط کی تاریخ اور اس کے مرنے کی تاریخ ایک
ہو گی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
دلی میں نصیر وغیرہ کے مرنے سے یہ تو بخوبی
تجربہ کر لیا ہے کہ موت پر انسان کا کچھ اختیار نہیں
چلتا۔ رہا رنج وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہو جاتا ہے
میں تم پر الزام نہیں لگاتا۔ اپنا حال بیان کرتا
ہوں کہ نصیر کو کس قدر پیار کرتا تھا۔ اس کی
قبر میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور میں
سو ابھی ہوں ہنستا بولتا بھی ہوں دنیا کا کوئی
کام بھی مجھ سے نہیں چھوٹا۔ تو جب ظہیر نصیر کے
رنج کو ہم نے چند سال میں بھلا دیا تو یہ لڑکی
بے چاری کے دن کی تھی۔ آخر پھر دنیا اور
دنیا کے کام۔ کتابوں میں بہت ٹھیک
لکھا ہے کہ دانا اور احمق صبر دونوں کرتے
ہیں مگر فرق اتنا ہوتا ہے کہ احمق رو دھو کر
چپ کرتا ہے اور دانا شروع سے خدا پر نظر
کر کے چپ ہو رہتا ہے۔ غرض صبر تو آخر
کرنا پڑے گا۔ پس کیا فائدہ کہ اپنا ثواب ضائع
کریں۔ دل کو مضبوط کرو آنسو پونچھو سنبھل بیٹھو
خدا ہمارا مالک ہے۔ اس نے دیا اس نے لیا۔
خدا کو ہم سے عداوت نہیں بیر نہیں۔ جو کچھ کرتا
ہے ہمارے نفع کے لئے کرتا ہے لیکن اپنی
کم فہمی کی وجہ سے ہم ان مصلحتوں کے سمجھنے
سے قاصر ہیں۔ دنیا کے انتظام پر نظر کرو تو

تن درستی - مال - اولاد - حکومت - شرافت
دین داری - ہزاروں طرح کی نعمتیں ہیں یہ ان
نعمتیں خدا وند کریم نے اپنی مرضی کے مطابق لوگوں
میں تقسیم کی ہیں - فضلنا بعضکم علی بعض
ہم کو بھی اس نے انہی نعمتوں میں سے بہت
بڑا حصہ عطا فرمایا ہے تو کیا ہم ٹھیکیدار ہیں کہ
خدا کی سب نعمتیں اپنے گھر میں سمیٹ کر لیں
اور پھر اولاد سے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے ہم محروم
نہیں - ان کی عمر دراز میں خدا برکت دے - اپنا
دین و دنیا کی فلاح ہو کافی ہیں - اپنا باقی
اولاد لے کر کیا کرو گی - انھیں پر اپنی محبت صرف
کرو - ان کے حق میں خدا سے دعائیں مانگو -
اور مصیبت پر صبر کرو کہ خدا کی مرضی یہ ہے اور دعا تو یہی ہے
انھیں مصیبتوں کے طفیل سے ہم پر رحم ہو گا
کسی استاد کا کیا اچھا قطعہ ہے -
قسمت کو کیا ہر ایک کو قسّام ازل نے - جس شخص
کو جس چیز کے قابل نظر آیا - بلبل کو دیا نالہ تو پروانے
کو جلنا - غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر
آیا - اے خدا ہم کو صبر جمیل کی توفیق دے -
آمین - آدمی کو چاہئے کہ جب اس پر کوئی
مصیبت نازل ہو دوسرے بندگان خدا کے
حال پر نظر کرے اور وہ پائے گا کہ ہزاروں
آدمی اس سے بدتر حالت میں مبتلا ہیں - تم
گھر کے گھر میں بے چاری ... کو دیکھو تیری
ناشکری کی بات ہے کہ ہم لوگ ان احسانوں
جھگڑوں سے دل کو بہلا لیا اور تسکین
بھیج کی برداشت نہ کریں - البشیر [illegible]

روتے دیکھ کر سمجھا جاتا ہوگا - اس کا حال تو
پیش کرو - بیٹے مال پر صبر کرو کہ کیا تمہارا یہی حال نہ
ہوگا - آخر یہ کالبد خاکی سپرد [illegible] زمین
ہے - اسی طرح رنجوں کے مارے ہیں تو [illegible]
کر ڈالو گی تو کیا انجام ہوگا - خبردار جو کسی کے
لیے بیٹے سے تم کو روتے دیکھا - اس کے دل کو
چوٹ لگتی ہے اور تم کو اس بات کا احساس نہیں
میرا حال یہ ہے کہ [illegible] کی امید میں جیتا ہوں
اور ابھی کوئی سامان نظر نہیں آتا - سو تم اچھا
نہیں ہے - البشیر کے کہنا [illegible]
کی زیادہ نگرانی کرو - یہیں سے [illegible] کے لحاظ
سے اس کا دھیان آنے کی امید [illegible] ہے
۴ - جون سنہ [illegible] عیسوی

لا و اس مختصر اور گول (ۃ) [illegible] کو
زیادہ صاف کر ڈالیں - [illegible]
الفاظ عربی کے گول - ۃ - لکھنی [illegible]
کہ یہ [illegible] خط عربی کی ہے اور [illegible] الفاظ
میں ہمیشہ لمبی - ت - لکھنی ہوگی - جیسے
بہت - دست - آتش [illegible]
ہمالیہ پربت - صورت - مورت - [illegible]
میں صرف چار قسم کی - ت - لمبی لکھی جاتی
ہے (۱) وہ - ت - جو ماضی کے صیغوں
میں ضمیر فاعل یا مفعول یا اسم فاعلہ ہوتی ہے
ضربتُ - ضربتَ - ضربتِ - ضربتُ وغیرہ
(۲) تائے جمع مؤنث سالم [illegible] مسلمات
[illegible] (۳) تائے [illegible]

جیسی حیثیت - وقعت - مشیت - التفات - قوت
صورت (۲) جب لام کلمہ حذف ہو کر ثنائی
رہ گیا ہو اسکے آخر میں ت ہوا کرتا ہے تانیث لاحق ہو گی
الولانی کلمے ہی کی جیسے - بنت - اخت - اصل مادہ
بنو - اخو - سنہ - ان پانچوں کے علاوہ
جتنی تبدیلیاں ہیں سب کو مختصر گول لکھنا ہوگا
ہوا - فاحفظوا - لیکن تم بچپنا ہی میں ہلکے
تاکو تسلی دو اور سمجھاؤ - غموں کے باعث
ان کا بدن بہت ٹوٹ گیا ہے - تاللہ
تفتؤا تذکر یوسف حتی تکون
حرضا او تکون من الہالکین
[illegible] ایسا الشرم کہ [illegible]
رہی رہا ہے پاس بٹھا کر وہاں ان کو [illegible]
[illegible]

یوں آپ نے غیر پڑھ کیا لفظ ہے جنرو [illegible]
خیر و شر - ایک دوسرے کی ضد ہیں
ایس - ہی - اور - ق - مصدر ہی ہو گی جیسے
کا یا بیچ - یا یائی - ہی - اور ق لگا کر صرف
مختصر کے صیغوں کو مصدر بناتے ہیں یعنی
اسم فاعل اسم مفعول صفت مشبہ - چنانچہ لفظ خیر
اسم اور صفت دونوں ہے - بھلائی - اور
بھلا - تو خیریت - لیکن درحالیکہ لفظ خیر
خود مصدر ہے تو اس کو ی ۃ لگا کر مصدر بنانے
کی کیا ضرورت ہے چنانچہ خیر و عافیت کہتے
ہیں ناپسند ایک صرف خیر یا خیر و عافیت

الہا اکرونٹ ... غلاماً ... کو پڑھنا
[illegible] ایک دن [illegible] پڑھا
کی انکھوں میں درد شدید تھا - میں پڑھا
میں ان کو پڑھاتا ہوں بلکہ ان سے [illegible]
رشک - (حسد نہیں) البتہ کرتا ہوں -
ماشاء اللہ ایسا گہرا اور گہرا کی پڑھنا [illegible]
تو میرا دن میں نہیں دیکھا - اور [illegible]
جس کی اس کا سبب ہے کہ اول تو مولوی ... کا
طرز تعلیم ایسا ہے کہ پڑھایا اور پڑھے مطالبے
ان سے کوئی چیز نہیں سکتا - ان کو [illegible]
[illegible] قابل ہوتا ہے [illegible]
ہوا - دوسرے یہ کہ لڑکوں سے [illegible]
ان پالتی ہے - یہ بلا کی گرمی اور [illegible]
[illegible] اس میں [illegible]
تا اگر وقت دل لگا سکے گا - البتہ تم اپنی حالت
سے مقابلہ کرو - یاد اور مطالعہ [illegible]
جو تمہاری کوشش ہی میں داخل نہیں - [illegible]
[illegible] اگر ہے بھی تو برا ہے [illegible]
علم کسی کی میراث نہیں [illegible]
بات ہے - تم ان سب سے بہتر [illegible]
جی لگاؤ اور کامل توجہ صرف کرو - تمہارا [illegible]
دنیا کی کل ضرورتوں پر مقدم ہے - خدا کے
لئے تم اس سے غفلت نہ کرو - تم فارسی
زیادہ نہیں تو اس قدر درست کر لو کہ [illegible]
[illegible] - اگر [illegible] دو تو ایک چارہ کاٹنے کو
ہے - فارسی - انگریزی - عربی علوم

رہا ہے وہ تر ہے لیکن ہمت قوی رکھو خدا
تمہارا مددگار ہے۔ ہمت کئے جاؤ۔ ۱۱ جون ۱۸۹۶ء

تمہارا دہلی سے نفرت کرنا تمہارے حق میں ایک
فال نیک ہے اور جس کو خدا نے عقل و غیرۃ
و حمیت دی ہوگی ضرور ہے کہ وہ اہل دہلی کے
اوضاع و عادات کو ناپسند کرے تم اپنے
تئیں ایسا سمجھو کہ بضرورۃ تحصیل علم پردیس
میں ہو۔ تم ان کے جھگڑوں میں مت پڑو۔
دع فتنۃ اضلکما اللہ کیف تربتہا
میں جانتا ہوں کہ ان کو دینا کارت ہے لیکن
کیا کروں دینا ہی پڑتا ہے۔ تم اگر وہاں نہ ہوتے
تو شاید برسوں بھی میں دہلی کی خبر نہ لیتا اور
تم کو معلوم ہے کہ میں نے ان لوگوں کو
ناقابل خطاب سمجھ کر مطلقاً ترک مراسلت کیا میں
نہیں سمجھتا کہ مجھ سے ان لوگوں کو گزند کیا
پہونچتا ہے۔ میں کسی طرح ان کا بار خاطر
نہیں۔ خدا نے تمام عمر مجھ کو ان کا شرمندہ
احسان نہیں کیا اور جہاں تک ہو سکتا ہے
سلوک کر دیتا ہوں۔ اگر بشیوۂ انصاف سے
دیکھو تو مرد اور عورۃ بڑے اور چھوٹے بہر
تنفس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ایصال نفع ضرور
کیا ہے۔ احسان فراموشی کا علاج نہیں۔
خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے
فضل و کرم سے مجھ کو ان کی مدح و ذم دونوں
سے مستغنی کیا ہے۔ اگر یہ لوگ میری مدح
کریں تو مجھ کو کیا بخشش دیں گے۔ سواے

اس کے کہ مجھ کو خوش کر کے دو چار روپیہ
مجھ سے لیں مجھ کو کون سا نفع پہونچا سکتے ہیں
اور اگر یہ بات ہی دل میں مجھ کو برا کہتے پھریں تو
میرا کیا نقصان ہے۔ قل موتوا بغیظکم
اب ذرا بجنور والوں کی غیرۃ کو دیکھو کہ مولوی
صاحب کا مجھ پر کتنا بڑا حق ہے۔ اور اگر آج بڑے
ہوں تو میں ان کو ٹال نہیں سکتا۔ ان کے
ہاتھوں سے مجھے کبھی کسی قسم کی ایذا نہیں
پہنچی۔ اور ان کے مقابل حضرات دہلی
ہمیشہ کی مجھ کو ستا رہا اور کبھی ان کے
مزاج درست نہ ہوئے۔ حقیقت میں یاد دو
حسد ہے ان کو جلن اس بات کی ہے کہ
خدا نے ان میں سے کسی کو یہ نعمت نہیں
دی واللہ یختص برحمتہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم۔ بشیر خدا کے
لیے تم اپنے خیالات اونچے ... حوصلہ فراخ
ہمت بلند۔ نظر سیر رکھو۔ حقا کہ با عقوبت دوزخ
برابر است۔ رفتن بپاے مردی ہمسایہ
در بہشت۔ تف ہے اس آسائش پر جو دوسر
کے طفیل میں حاصل کی جائے۔ خدا تم کو
کسی کا دست نگر نہ کرے اور ہمیشہ تمہارا
ہاتھ سے لوگوں کو دلواتا رہے۔ برخوردار
تم ان سب باتوں سے قطع نظر کرو اور ہمیشہ
میں جیسی انگاؤ بس کی بڑی ضرورۃ ہے
تم اپنی کوئی دماغ . . . سے تعلق مت
رکھو اور تم کو میرے برتاؤ سے خود معلوم
ہو جائے گا کہ میں کہاں تک تمہارے

مقابلے مین روپیے کو عزیز رکھتا ہون - اگر
دشمنان عقل آگئے وہ جو تمہارے خلاف خواہش
کچھ بے اندازہ ہو گیا ہے تو تم کو اس کا حسد کیون
ہے - مین تو اس کو اپنے ساتھ نہین لیجاؤن
گا - یہ لوگ کبھی خوش ہو نہین سکتے تاوقتیکہ
اپنے حسد کے مطابق مجھ کو تنگ حال نہ دیکھین
ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ ...
بشیر کہان تک تم سے دکھڑا روؤن - معاملہ
کی صفائی کا یہ حال کہ گھر کے گھر مین روپیہ
غائب - تم ان جھگڑون مین اپنا وقت ضائع
مت کرو - سے محبت من ینبغی ان یھتک
وذکرہ النار واھوالھا * یکرہ ان یشیب
فی فضۃ * ویسرق الفضۃ ان نالھا
اگر کہین یہ خط نظر پڑ گیا تو نار فساد مشتعل ہو گی
اور تم پر سب مل کر نرغہ کرین گے - اس خط
کو پڑھ کر چاک کر دینا - مین نے صرف تمہاری
اطلاع کے لئے یہ حال لکھا ہے ورنہ مین نے
تو سمجھ لیا ہے شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
- ... کے باب مین یہان بیٹھا ہوا کیا
رائے دون - مصالحہ اچھا ہے بشرطیکہ
صمیم قلب سے اس کی خواہش ہو اور طرفین
سے اس کی تمنا کی جائے - فاصطلحا
والصلح خیر - بشیر - ذرا کھانے پینے
مین احتیاط رکھا کرو - وہ احتیاط یہ ہے
کہ اوقات منضبط - خلاف وقت مت
کھایا کرو اور اقسام اطعمہ بھی مضر ہین - گو
[illegible] سے پیٹ بھر لینا ضامن تن درستی

ہے - ۱۵ - جون سنہ [illegible] عیسوی

تمہارے کان بھی ضرور اس مصرعے سے
آشنا ہون گے - خدا پنج انگشت یکسان
نکرد - طول و وضع اور تعداد ناقابل اختلاف
سے انگلیون کو اعانت اور استعانت کا عمدہ موقع
دیا گیا ہے یعنی انگلیون کے اختلاف حالت
نے ہاتھ کو زیادہ قوی اور بکارآمد بنا رکھا ہے
مگر اس اختلاف کی بھی ایک حد ہے معین جس مین
افراط تفریط کی گنجایش نہین - یہی حال ہے ایک
خاندان کے لوگون کا اگر ان کی حالتین ایک
اندازہ مناسب تک متفاوت ہین تو یہ اختلاف
منفرداً ان کے اور مجتمعاً سارے خاندان کے حق مین
مفید ہو گا لیکن فرض کرو کہ کسی کے ہاتھ کی
ایک انگلی بے موقع بڑھ کر [illegible] ہو جائے
تو وہ لمبوتری انگلی عذاب ہو گی اپنے حق مین
اور دوسری انگلیون کے حق مین اور سارے
ہاتھ کے حق مین - تمول کے اعتبار سے
اپنے خاندان کے ہاتھ مین وہ لمبوتری
انگلی مین ہون نہ آپ خوش رہ سکتا ہون
اور نہ دوسرون کو خوش رکھ سکتا ہون -

آج مین ... صاحب کے یہان بیٹھا تھا
کیا دیکھا کہ ... اور ... مولوی صاحب سے
سبق پڑھتے اور ہر وقت ان کو ... صاحب
اپنے روبرو بٹھا کر یاد کراتے - وہ اتنا احمق تھا
اگر نہ دیکھا ہو تو ... صاحب کو دیکھو اس

شخص کا تھا اور گفتگو [illegible]
بھی نہیں لیکن اپنے حالات کو یہ شخص
پرسے [illegible] انجام دیتا ہے
[illegible] تعلق [illegible] ہے
کیا آج وہ علاقہ [illegible]
ان بچوں کی تعلیم میں اس ملک کی آبادی [illegible]
[illegible] ہے کہ اگر اس کی کیفیت [illegible]
[illegible]

[illegible]

احمق نہیں ہوں کہ تم سے [illegible] پیدا
کر لوں جب [illegible] کر لیا تھا حاصل ہوا تھا
اس لیا تھا پر کوئی فائدہ مترتب ہو [illegible]
نہیں کہ میں چاہتا ہوں [illegible]
[illegible] پڑھاتے میں [illegible]
کی تھی لیکن افسوس [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

کرو تو پھر وہی تمھارا آستاد ہے وہی تمھارا
ساز و سامان۔ آدمی جو ایجاد کرتا ہے کیا
کرون کیون کر کرون سے سستی از وہی مدارت
آتشش لیس کے سستی پیدا کرو اور وہ نہین
کہ طلب حاذق طبیب زور کی جنک ترانے کی
جیاسی ہے تم کو کیشا یہ علی مین تم کو مجتبہ زبان
مجتہد کو الفراد یا کرتا ہے لیکن وہی شوق
ہو تو ہر آستا د باپ سے بڑھ کر کام دے شوق
در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست اس
کہنے سے کیا فائدہ ہوگا کہ تم فلان چیز فلان
شخص سے پڑھو۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنے قوت
سے پورا پورا فائدہ لو۔ تم کبھی نہین کہہ سکتے
کہ ہم فارغ ہو تم کو ماشاء اللہ اب طبیب بننے
کب تک رہے گا لیس آن سے تنگی کی
صورت مین ہر شخص اس قدر تعلق جائز ہے جو
حفظ صحت کے لئے ضرور ہے مین کیا صرف
تاکید کرنے پر قانع ہون۔ میرا دل کم کشت
لب صبر کرتا ہے۔ مین تمھارے فائدے
کے لئے پس انداز کرتا ہون لیکن سمجھتا ہون
کہ علم سے بڑھ کر دولت نہین۔ اور اگر دولت علم
میرا اختیار ہوتا جو روپیہ پیسہ ہے تو بشیر
خدا کی قسم مین تم کو زبان تک نہ ہلانے دیتا
۔ افسوس اسی کا ہے کہ دولت علم بے اپنی محنت
کے حاصل ہو نہین سکتی۔ خدا اس کا گواہ ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کر سکو مین طبیب تھا اگر آس خرچ کو گوارا کرون گا
چاہیے وہ کتاب کا دام ہو یا معلم کی اجرۃ الفرض
مین تمھاری تعلیم مین ہر طرح کی کوشش کی
و دماغی جسمانی و روحانی کرنے کو موجود تھا
اور ہون اور رہون گا۔ گو تم نے اب تک
کامل شوق نہین کیا لیکن پھر بھی مجھ کو
تم سے توقعات ہین اور مین یاد کرتا ہون
کہ تم کبھی نہ کبھی ضرور شوق کرو گے کیونکہ خدا
تم کو سمجھ اچھی دی ہے۔ وذالک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء۔ اگر مین تم کو نا ہموار
کامیاب زندگانی مین چھوڑ کر دنیا سے اٹھ
جاؤن تو امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالی بہ
اطمینان سے جاؤن گا۔ رب قد اتیتنی
من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث
فاطر السموات والارض انت
ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین ۔ ۱۹ جون [illegible]

کل تمھارا خط مولوی ہدایت اللہ صاحب کے
نام کا نظر پڑا۔ تم اس کو فوراً بھیج دو یا
دو تو سکتی مجھ کو ہر وقت تمھارے عیوب پر
نظر رہتی ہے۔ تمھارے خط مین چار غلطیان
تھین (۱) زیادہ اشد ہر گاہ۔ (۲)
سلام و نامہ ایک۔ (۳) تعادی الثانی۔
(۴) [illegible] ۔ زاد زیادہ اجرت [illegible]
[illegible] ۔ کل اغلاط دولو
[illegible]

دونوں ہیں۔ زاد کے معنی زیادہ ہوا اور
زیادہ کیا۔ وما زاد علی ثلثۃ حروف
اصلیۃ فہو المزید۔ اور قرآن مجید میں
ہے۔ وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم
پس زاد کا متعدی دوسرا باب نہیں
ہو سکتا۔ خود زاد متعدی ہے۔ البتہ
متعدی بمفعولین کا تو باب افعال یا تفعیل میں
لے جا کر متعدی کرتے۔ تم نے تو زاد اللہ
روزگارہ میں زید کو متعدی خیال کیا کہ
خدا اس کا روزگار زیادہ کرے تو یہ لفظ زید
ہو سکتا ہے مگر مستعمل نہیں۔ تم نے تو زید
سمجھ کر لکھا ہے اور اس کے معنی زیادہ لیا جا
کیونکہ زاد لازمی کا مجہول آ نہیں سکتا ہے
غرض زاد متعدی کا مجہول ہوگا تو اس صورت
میں لفظ اللہ مجہول ہے کیونکہ روزگارہ
مفعول مالم یسم فاعلہ ہو چکا ہے۔ پھر اللہ
کیا ہوگا اور اللہ مفعول مالم یسم فاعلہ
ہو نہیں سکتا کیونکہ زیادہ کیا جانا اللہ
کلام محال ہے۔ روزگار لفظ فارسی ہے اور
روزگارہ ترکیب خالص عربی۔ یہ تمہاری
سخت جہالت ہے۔ اگر ایسی ترکیبیں
جائز ہوں تو [illegible] و مادہ خدا بیرہ
بھی جائز ہو۔ تم کو چاہیے زاد روزگارہ
لکھتے [illegible] بارک اللہ فی رزقہ یا بسط اللہ رزقہ
یا بارک فی رزقہ یا وسع اللہ لہ رزقہ لکھنا
مناسب تھا۔ افسوس ادنیٰ غلط عبارت تمہاری
قلم سے نکلی۔ سلام وعلیک بھی [illegible]

غلط ہے۔ نہ انہیں سمجھتے کہ سلام علیک
یا السلام علیکم۔ صرف دو ہی عبارتیں
سلام کے لئے موضوع ہیں۔ مروج
تبدیلی [illegible] نہیں ہے۔ البتہ ایک رگ
ہے جس کا خون نکالنے سے امراض وجہ کا
ازالہ ہوتا ہے۔ لوگ ان کی غلطیوں کو کہاں تک
گرفت کریں گے۔ بعض مقدمات کو [illegible] اور
یا سابق کو یا [illegible] لکھتے ہیں۔ جمادی
[illegible] مؤنث کا صیغہ ہے۔ الف
مقصورہ علامت تانیث ہے۔ اس
الثانیہ اسی کی صفت ہو سکتی ہے۔ الثانی
یعنی جمادی الاولی یا جمادی الثانیہ کہنا چاہیے
نہ جمادی الاول اور جمادی الثانی۔ جمادی
کے معنی ہیں زمین شور کے۔ چونکہ یہ مہینا
عرب میں خشکی اور گرمی کا ہے جمادی
کہلایا۔ ۲۱۔ جون [illegible] [illegible]

تمہارا بہت وقت مراسلات میں صرف ہوتا ہے
مطابق تعطیلوں سے تو خط لکھنا بدرجہ بہتر ہے
لیکن [illegible] میں [illegible] ہو تو عجب [illegible]
ہے۔ اور جو شخص اس قدر خط لکھے گا
ممکن نہیں کہ وہ [illegible] کے لئے زیادہ
وقت بچا سکے۔ میں تم کو منع نہیں کرتا
[illegible] اپنا اصلی مطالعہ فوت مت ہو
دو چار گھنٹے لگا دیا کرو [illegible] اور لوٹ ڈالو
سے لے کر [illegible] میں اس کا
[illegible] کبھی نہیں پاتا۔ [illegible]

ہو پہنچی کہ ... خط بیرنگ آیا ہے اُس میں
بتائیں۔ گا بات دیں۔ اور جیسے چاہیے
ہر کا ہے ناحق ... کیوں ...
الٹے کے چھپنے ... شفا کیا تحسین ...
اُن کو ... خوشی ... ہم ... اچھا
ہے۔ اس کا لحاظ ... تمہارے الفاظ ...
یہاں ایسی ترقی ہوئی ہے اور یہ آئین یا
ہے تم نے کہیں السلام علیکم لکھا تو یہ
صرف غلط تھا سلام مضاف مضاف الیہ
اضافہ معنوی ہے کیونکہ جب سے مضاف
اپنے معمول ... مضاف ہوا تو اسی کو
اضافۂ معنوی کہتے ہیں۔ اور اضافۂ معنوی
... مضاف میں اگر مضاف
الیہ ... تخصیص۔ تو یہاں یا
... معرفت مضاف الیہ ...
... اب اس ...
اور یہی ... غلطیوں کا تذکرہ ...
... اس میں ...
... بات ہے ...
اُن ... کا احتمال ہے ... کسی
کی عبارت ... یا کسی دوسرے ...
ان میں ...
... اور اس کا کو
نام ... جب ... کا
کلام ... کلام ...
... لیکن ... انگریزی کا ...
... اور یہ تو ...

مشغلے ہیں۔ اگر ابھی سے طبیعت کو ...
کروگے تو انگریزی سے ... جاؤ گے۔ کیا
اردو فارسی کیا انگریزی ہندوستان میں ...
جو کچھ ... کو لکھو ... مضائقہ اُس کو مگر
دیکھ لیا کرو۔ ایک خط اس میں ملفوف ہے
اس کو میں نے بمجبوری لکھا ہے مجبوری یہ تھی
ہوں اور یہ مجبوری تم سے درخواست کرتا ہے
کہ ... صاحب کو تنہائی میں دینا۔ والسلام ۲۲ جون

کل ... والا خط میں نے بھیجے تو بھیج دیا
لیکن ... سے خدشہ لگا ہے ... انجام
کیا ہوتے ... کی سلامت اور نفوس کی صلاح
کسی ... کا اثر پیدا کردینا متعذر ہے۔
تم ... رکھتے ہو لیکن تمہاری ... کیا ہے
اور ... کوئی آدمی اپنے تئیں احمق ...
سعدی کا کیا اچھا قطعہ ہے اور سچ یہ ہے کہ
اس کا سارا کلام ... شہد ہے اور یاد رکھنے کے
لائق ہے۔ یکی جہود و مسلمان مناظرہ کردند
چنان کہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم جہود
گفت بتوریت می خورم سوگند وگر دروغ
بود ہمچو تو مسلمانم ... گفت مسلمان کہ
گر این قبالہ من صحیح نیست خدایا جہود میرانم
گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد بخود گمان
نبرد ہیچ کس کہ نادانم ... بشیر الدین ... سکے
تو ... تحقیق اس شخص کا کلام پیش نظر رکھو
میں کہاں سے کہاں جا نکلا۔ غرض جیسے احمق
ہیں وہ اپنے پندار میں احمق نہیں ... ایسی صورت

میں کیا توقع کی جا سکتی ہے [illegible] کہ
دو عالی رنجش درمیان میں ہو۔ اگر تم [illegible]
زیادہ بے لطفی کا احتمال ہے تو [illegible]
خط کو پھاڑ ڈالو اور ۔۔۔ صاحب کو [illegible]
اور مجھ کو میری حالت پر چھوڑ دو [illegible]
لیے بھی [illegible] اور [illegible]
کو تکلیف ہے اور ان [illegible]
تم کو دہلی والوں سے [illegible]
[illegible] نہیں۔ تم یہ سمجھو کہ [illegible]
سے مسافر ہو دہلی میں [illegible]
چلو اور تمہارا وطن یا گھر [illegible]
جس قدر تم ان لوگوں سے تعلق [illegible]
شناسا ہو کے [illegible]
یہ بات کہ فلاں شخص ہم سے [illegible]
اس کی کچھ شکایت نہیں [illegible] شکر [illegible]
ہم کو آپ نے اپنے فضل و کرم سے [illegible]
[illegible] کا محتاج نہیں کیا۔ خدا کی [illegible]
کافی ہے۔ تمہارا مزاج [illegible]
ہے اور جب تم کو خلاف توقع [illegible]
نظر آئی تو [illegible]
کو اپنا اصول زندگی قرار دو [illegible]
[illegible]
کیوں [illegible]
[illegible]
تم اور کہاں [illegible]
وہ [illegible]
وہاں [illegible]

[illegible] ۔ السلم مراۃ [illegible] مراۃ المسلم ۔ [illegible]
مراۃ اصل میں [illegible] آئینہ [illegible]
مفعل ۔ مفعلۃ [illegible]
[illegible]
[illegible] مراۃ [illegible]
المرء کیا ہے آئینہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] تحقیق [illegible]
[illegible]
کلکتہ ۔ ۲۹ ۔ جون [illegible] عیسوی

میں اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ
[illegible] میں مطلق
[illegible]
[illegible] یا اتفاق کی [illegible]
[illegible] اظہار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible]
[illegible] دلیل [illegible]
[illegible]

ان کو دنیا ن خلق ضعیفا سے ضعف
ہیں ضعف اسکے بھی دخل ہے ہیں ایسا
ہست وحشم نہیں (یا نہیں ہونا چاہتا)
اگر تم مجھکو ہسٹیری ڈاللنس پر متنبہ کرو اور یہاں
اعتراف کرنے سے عار کرون میں تمھاری
نظر میں اپنے تئیں اُس سے زیادہ [illegible]
بنانا چاہتا ہون اور اُس سے زیادہ معقول
[illegible] ظاہر کرنے کی فکر میں ہو
[illegible] اور شاید آدمی کے
[illegible] اقتضا ہے فقط

تمھاری انگریزی نہ میرے پاس ہے
اس [illegible] نے دیکھنے کا قصد بھی
نہیں کیا اور دیکھتا تو کیا دیکھتا۔ اگر تم سوچ
کر لکھو اور [illegible] طرز ادا اور محاورات کا
لحاظ کر لیا کرو تو شاید میری برابر لکھ سکو۔ اور
نہ وہ انگریزی [illegible] کے پاس ہے کیونکہ
[illegible] تم کہاں الجھے ... [illegible]
اس میں [illegible] سے رہے ہیں۔ کیا تم کو
اس لڑکے کی افتاد مزاج معلوم نہیں [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] کرے گا۔ جہاں خدا [illegible]
[illegible] پڑھنے یا کان پر [illegible]
... کو [illegible] تعداد گننے لگا۔
تم کو نہ وہ پہلے کچھ سمجھتا تھا نہ اب سمجھتا ہے اور
اس کا سبب [illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] تم [illegible] ان سے کیا معارضہ کرتے ہو

كلموا الناس على قدر عقولهم
تم کو خدا نے اور ایسے ہزاروں پر برتری
دی ہے۔ الحمد لله على ذلك ولا
فخر۔ تم اپنی حالت کا موازنہ اپنے ابنائے
جنس میں کرو ... اپنے خاندان میں مگر
اُس خاندان کو علم وفضل سے کیا مناسبت
فارسی لو تو اُس نے مدت ہوئی طاق بلند پر
رکھ دیا بجز [illegible] عبارت [illegible] چھوڑا [illegible]
میں ہر روز مولوی صاحب سے تو تو میں میں
ہوا کرتی ہے۔ انگریزی کا حال مجھکو معلوم نہیں
کسی سے کہتا تھا کہ [illegible] صاحب نہیں
جانتے لیکن میں نے کبھی پوچھا ان کو نہیں آتی
[illegible] نہیں معلوم انگریزی کیا جانتے ہیں۔
اس کا کہنا حق تھا [illegible]
... کے مزاج میں ابھی کچھ سلامتی ہے مگر
[illegible]
[illegible] ضرورة ان لوگوں سے بگاڑ کرنے کی
نہیں ہے میں بھی ان لوگوں سے تفرقہ
[illegible] ہوں تم بھی ایسا ہی تعلق رکھو۔ [illegible]
[illegible]
غلطیاں جو تم نے گرفت کیں [illegible] درست
اور بہت غلطیاں تم نے نظر انداز کیں [illegible]
[illegible] یا غلط [illegible]
[illegible] ایک جگہ تم نے زبان مقطوع اللسان
کو زبان مقطوع اللسان سمجھ لیا [illegible]
اول تو زبان مقطوع اللسان یا لسان مقطوع
اللسان [illegible] ہے۔ دوسرے [illegible]

اس قدر شورش مقطوع البیان [illegible]
اچھی نہیں — قاصر البیان چاہیے [illegible]
[illegible] نے یہ لفظ اپنی طبیعت سے ایجاد کیا
ضرور کسی انشا سے لیا ہوگا [illegible]
عربی کی ایسی بہت سی ہٹی پلید کی ہے [illegible]
اسی کاوش سے انگریزی پر نظر ہوا اور اسی
کاوش ہی کاوش جس سے عربی بہت چلی [illegible]
ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ وان یکاد الذین
کفروا لیزلقونک بابصارہم لما
سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون
ایک محقق کا مقولہ ہے کہ انگریزی دو قسم کی
ہے — کتابی اور روزمرہ یا ماڈرن انگلش
کہتے ہیں کہ روزمرہ کے واسطے اور قوۃ تحریر
زیادہ ہونے کے واسطے اور معلومات عامہ
کے واسطے مطالعہ اخبار انگریزی ضرور ہے
تم کسی سوسائٹی یا کلب میں جایا کرو یا خود
کوئی عمدہ اخبار لیا کرو [illegible] کے صفحے
خرچ کو نہ دیکھنا چاہیے — اگر [illegible]
تو یہ خرچ ایسا ہے کہ چند روز میں اضعافاً
مضاعفہ اس سے حاصل ہوگا — پس یہ خرچ
تجارۃ رابحہ ہے — تم نے خط میں [illegible]
زرا بتایا — اصل میں ذرہ عربی ہے —
ذرات جامع تصرفات جس سے [illegible] ہو گیا
تو کتابت ذرا درست — [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] تم [illegible]

مطالعہ کرو — کتاب [illegible] جو کچھ ورک کا ہو [illegible]
میں [illegible] کرو [illegible] ہو [illegible] کہا
[illegible] صرف [illegible] ایک فرانسیسی [illegible]
[illegible]
[illegible] آرسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
تم نے ایسا [illegible] فارسی خط تو [illegible]
[illegible] لکھنے [illegible]
ذرا سا [illegible] قاعدوں کا [illegible]
ترکیب میں تو اور علم کی پیدا ہوئے [illegible]
خط کو تم نے [illegible]
کوئی کمال نہیں بلکہ ہنر ہے اور شروع میں [illegible]
سا اہتمام کرنے سے آدمی خوش خط ہو جاتا
اور جب ہاتھ نے ایک روش اختیار کر لی تو
شکستہ میں بھی وہی شان باقی رہتی ہے
میں مانتا ہوں کہ مجھ میں ہنر خوش خطی نہیں
تو کیا ضرور ہے کہ تم میرے معائب [illegible]
کی تقلید کرو — خذ ما صفا ودع ما کدر — اگر مجھ میں
کوئی صفت ہے خدا تم میں [illegible] علی وجہ الکمال
پیدا کرے — میرے عیوب سے خدا تم کو بچائے
آمین — ذرا انگریزی خط پر توجہ کرو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الٰہی کاشت اور ماں باپ کے جو حقوق شرع نے
قرار دیے ہیں وہ حقیقت میں تلافی اُن احسانوں
کی ہے جو ماں باپ اپنی اولاد پر کرتے ہیں ۔ ہو
سکتا ہے کہ نقصان عقل کی وجہ سے تمھاری
والدہ کبھی تم سے بے سبب ناخوش ہوں
لیکن [illegible] کہ بجائے تسلیم سر دم کرنے
عذر پیش [illegible] سمجھے ۔ ۲ - جولائی ۱۸۷۶ء

مجھ کو تمھاری تحریر پاکیزہ سے بہت خوشی ہوئی ۔ تم نے
فارسی خط بھی درست کیا ۔ قرآن مجید پر تمھاری
نظر ہے کہ اس سے استشہاد کرتے ہو ۔ یہ
بڑی مفید چیز ہے ۔ عبارۃ فارسی لکھنے پر
قدرت پیدا کرتے جاتے ہو ۔ اگر زبان انگریزی
گرامر، جیومیٹری اور علوم ریاضی میں بھی
اسی نسبت سے ساتھ توجہ کرو تو بس ۔ اس وقت
سمجھ لو کہ عربی فارسی لوگوں یعنی اہل زمانہ کے
میں ہنر روٹی پیدا کرنے کی چیز ہے ۔ اور
انگریزی تو بالفعل زمانہ کا ہنر رزق کی کنجی
ہے ۔ اگر انگریزی کو شرط رزق کہا جائے
تو بجا ہے ۔ پس انگریزی کی طرف مزید توجہ
لازم ہے ۔ اور ظاہرا تم یہ نہیں کرتے اور میرا
کہنا ہو ۔ ابھی حضرۃ انگریزی معمول اور
عربی فارسی رد کیں یعنی عربی فارسی
تم ایسا جانتے ہو دنیا کی کارروائی کو بہت
ہے لیکن انگریزی کیا ہی آج بدقرار ہے
اس کو خدا کے لیے سمجھو ۔ مصیبت یہ ہے کہ
مجھ کو انگریزی نہیں آتی ورنہ تم کو تنگ نہ کرتا

کرنے پاتے ۔ ۳ - جولائی ۱۸۷۶ء

بشیر ۔ اب میں سینگ کٹا کر بچھڑوں میں
ملا ہوں ۔ میں نے پادری صاحب سے
بیبل پڑھنی شروع کی ہے ۔ افسوس کہ ان کو
ہفتے میں دو دن فرصت ہوتی ہے وہ بھی
صرف ایک گھنٹہ لیکن اتنا بھی خالی از منفعت
نہ ہوگا ۔ پہلے ہی سبق میں مجھ کو اپنی چند
غلطیوں پر تنبہ ہوا ۔ بشیر کتنا کتنا میں نے
تم کو لکھا مگر تمھاری کوتاہ قلمی کا یہ حال ہے کہ
۸ - جولائی کے بعد سے تم نے مجھ کو خط نہیں
لکھا اور میرا حال یہ ہے کہ زندگی تو نہیں مگر
عافیت تمھارے خط کے آنے پر منحصر ہے ۔
ایک ہفتے سے سخت پریشان ہوں ۔ سو
صاحب اپنے ہزار کام بند کرو مجھ کو بالالتزام
ہفتے میں دو خط بھیج دیا کرو ۔ الغرض یہ خط
تم کو میں نے حالت اضطراب میں لکھا ہے
فوراً اس کا جواب بھیجو اور لکھو کہ وجہ توقف
مراسلت کیا تھی ۔ ۱۱ - جولائی ۱۸۷۶ء

بشیر الدین احمد بارک اللہ فیک ۔ خدا کی شان
ہے وہ شخص جو برسوں دہلی کو خط لکھنا نہ جانتا
اب دہلی کے خط کو ترستے ہیں ۔ میں تمھارے
طرز مزاج سے خوب آگاہ ہوں اور مطمئن ہوں
کہ تم نے خط کا لکھنا اپنے ارادے سے بند
نہیں کیا ۔ عجب نہیں کہ تم کو وہاں عقلاً
شبہ یا تم کام کرتا ہے اور تم نے اس ہفتہ کا

انتقام لون لیا ہے لیکن تم کہ [illegible]
تم اپنا ضرر النقصان کر رہے ہو۔ آخر مین تم کو
یہان دور بیٹھا ہوا تعلیم نہین کر سکتا ہان تھوڑی
صلاح تو دے سکتا ہون۔ مجھکو اب
کی عربی کے اصلاحی خطوط فائدہ دیتے ہون
گے۔ انگریزی مین اصلاح نہین ہم سمجھی صلاحیت
کیا کم ہے۔ پس تم بہ قدر تعلق تعلیم ترک مراسلت
مت کرو۔ اگر علی وفق العادۃ المعہودۃ تمہارا
اصلاح طلب خطوط کا سلسلہ جاری ہے مجھکو
رضامند رکھنے کے لیے کافی ہے۔ مین ان
خطوط سے تمہاری فی الجملہ خیر و عافیت بھی مستنبط
کر لیا کرون گا۔ مین نے سید احمد خان کے
کالج کے کاغذات بھی تم کو بھیجے ہین۔
اب سید احمد خان نے پنشن لی اور بنفس
نفیس مقیم علی گڈھ رہین گے۔ ضرور ہے
کہ اب اس مدرسے کا انتظام لو ما فیہا بہ عمدہ
ہوتا جاوے۔ سید احمد خان کو سکالرشپ
بہت مل گئے ہین اور یہ جلب منفعت کا
اچھا ذریعہ ہے۔ ہالیفنیک فی الصرف
بہت عن قریب آنے والے ہین۔ مین
ان کو تمہارے پاس بھیجتا ہون گا یالیفنیک
اور توضیح المرام گو اردو مین لیکن غور سے
سمجھ کر پڑھو اور یاد رکھو تو صرف و نحو مین
کافی ہین۔ پہلے امتحان مین جس مضمون
مین کسر رہے اس پر زیادہ توجہ کرو۔ مجھکو
اپنے لکھنے پڑھنے سے [illegible]
کہ اس کا گزند تمہاری طرف عائد ہو [illegible]

تمہین سے نورشاہ کا خط بھیج دیا تھا
اور پوچھا تھا کہ کہو سو کرون۔ لیکن تم نے
اس سے استفسار کا جواب دینا ضروری نہین
سمجھا اس واسطے کہ مطلقاً مجھ کو خط لکھنا ہی
[illegible]
[illegible] کہ اماں [illegible]
[illegible] نورشاہ بیمار۔ اور لڑکی [illegible]
[illegible]
سے دلوا دیجیے۔ مین نے تم کو لکھا اور تم
[illegible] بھی ہو گا کہ اماں سے مین نے
ایک طرح کا وعدہ ضرور کیا تھا مگر وعدہ
عام الفاظ مین تھا کہ مین نے کسی مقدار
خاص کی تعیین نہین کی اور اس مین فی
یہ شرط معہود فی الذہن مضمر تھی کہ وہ اختیار
وعدے کے وقت تک تم لوگون کو رضامند
رکھے۔ سو اس شخص عقل نے شاید ایسا
نہین کیا۔ اس مین بھی شک نہین کہ
من حیث القرابۃ اماں کو کچھ استحقاق ہے
لیکن استحقاق تعارف ہے۔ ان المعارف
فی اہل النہی ذمم۔ دہلی کے لوگون سے
اس اطاعت اور وفاداری کی توقع رکھنا
جو یہان سے ذکر کرتے ہین ایک توقع
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور خوشامد سے جہاں موقع ملا کام نکال لیا اگر
ان کا یہ شیوہ پیش نظر رکھو تو پھر ان کی کوئی حرکت
ناگوار طبع نہ گذرے۔ تم اپنی غلط فہمی سے
توقعات پیدا کر لیتے ہو اور جب خلاف توقع
کوئی امر پیش آتا ہے تم کو برا لگتا ہے اور
بے شک برا لگنا چاہیے۔ مولوی برکۃ اللہ
... روپیہ بھیجتے ہیں میں نے بھی ... روپیہ
دینے کو کہہ دیا ہے۔ سو بھائی اگر یہ طیب خاطر
تھا اور تمہاری والدہ کا جی چاہے تو وہ [illegible]
خدا کے نام کا دینا ہے جس کو زیادہ مستحق سمجھو
بلا تفاریق یا ایک ششم اس کو دو۔ آدمی وغیرہ
گو یہ لوگ برے ہیں مگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ
ابھی برائی کے ساتھ انھوں نے اپنی عمریں
تمہارے گھر یا کنبے میں بسر کر دیں اور وقت
ضرورت خوش دلی یا بے دلی سے تمہارے
شریک حال بھی یہی لوگ ہوتے ہیں۔ میں
روپیہ تم کو دیتا ہوں کہ اس کو راہ خدا میں
صرف کرو اور صرف اس کا تعین نہیں کرتا
لیکن مجھ کو امید ہے کہ اس خط کے پہنچنے
تک تم کو اماں خوش کر لے گی۔ والسلام
۵۔ اگست سنہ ۱۸۶۶ عیسوی

چھوٹی طلائی گھڑی آج روانہ کی جاتی ہے
اگرچہ لوگ منع کرتے تھے کہ لڑکوں کو ایسی
قیمتی چیز کا دینا مناسب نہیں لیکن میں نے
مضایقہ نہیں کیا کیونکہ تم اب بڑے ہو گئے ہو لیکن
خدا کے فضل سے [illegible]

گھڑی کی احتیاط یا حفاظت ضروری نہ کر سکو
دوسرے تمہاری جابجا خواہشوں کا پورا نہ ہونا
مجھ کو پسند نہیں۔ تم جانتے ہو کہ یہ گھڑی اگر
بے قدر ہے تو صرف اس سبب سے کہ مجھ کو
مفت ملی ہے۔ اور میں اس کا اہل نہیں [illegible]
جب یہ گھڑی نئی نئی مجھ کو ملی تو ہنڈرسن صاحب
کلکٹر کانپور نے دیکھ کر کہا کہ کوک اینڈ کلوی
کی دوکان سے لا اقل چھ سو روپیہ کو ملے
گی اور زنجیر لو سے سو کی نہیں تو مجموع کو
فی الحال لا اقل ہزار سو کا مال سمجھو۔ چونکہ مجھ کو
شوق نہ تھا میں نے نہ تو اس کے لیے کوئی
عمدہ خانہ بنوایا نہ خوشنما غلاف سلوایا اور
نہ نفیس آویزے لٹکائے بلکہ کنجیاں بھی
کھو گئیں تھیں اتنا بھی نہ ہو سکا کہ انھیں کو
اچھوا لیتا یا تجدید طلب کرتا۔ مگر اتنی احتیاط
میں نے ضرور کی کہ اس کو گرنے نہیں دیا
۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ جدھر سے گھڑی کوکی
جاتی ہے کھول کر دیکھو دو سوراخ ہیں
ایک وسط دائرہ یا مرکز دائرے میں
اس کی راہ گھڑی کا وقت ملایا جاتا ہے
لیکن ضرور ہے کہ سوئی الٹی نہ پھرائی جائے
یعنی سوئیوں کی اصل رفتار نشان ۱۲ سے
نشان ۱۔ و ۲۔ وغیرہ کی طرف ہے
تو گھڑی کے ملاتے وقت بھی سوئیاں
اصل رفتار کے خلاف نہ چلائی جائیں ورنہ
گھڑی کے پرزوں میں فتور پیدا ہو جاتا ہے
[illegible] اور کچھ [illegible]

میں لکھی ہوئی کنجی دی جاتی ہے جس طرح بعض لوگ
معمولی قفلوں کو بند کرتے ہیں بعض بعض یا دیکھا
گیا کہ گھڑی کے مالک ہمیشہ سے ایک ہی کنجی
دیتے ہوتے ہیں تاکہ سوئیوں کی رفتار آگے پیچھے
ہو کر غور سے دیکھو لوگوں کی گھڑیاں میں دیکھو
ان سوراخوں میں کنجی لگی ہے [illegible] ایسے نشان
پائے گئے جیسے سوئیوں کے چھوٹے پریشان آپ کے
پھیر دی احتیاط برا فرق کہ ایسی جانچ
سنبھال کے ساتھ کنجی پھیرا کہ دونوں
سوراخ خراش و خراش سے محفوظ ہیں - اور
یہ حال کامل پندرہ برس کے استعمال کے بعد
ہے - گھڑی کے متعلق چند باتیں یاد رکھنے
کی ہیں وہ یہ ہیں - اول - گھڑی کو حتی الامکان
ہمیشہ ایک وقت معین پر کنجی دینا چاہئے
یعنی جس وقت آج کوکی ہے دوسرے روز
بھی اسی وقت کوکی جائے - کنجی دینے کے
لیے صبح کا وقت بہتر ہے کنجی دیتے وقت
دیکھ لینا چاہئے کہ کنجی گرد سے پاک ہے اور
زنگ آلود نہیں ہے اور وہ ٹھیک بیٹھتی ہے
کنجی دی جاتی ہے اس میں کنجی کو برابر بٹھا کر
بٹھانے کے بعد آہستہ آہستہ پھیرانی
جائے جب تک کہ از خود نہ رک جائے
دوم - گھڑی کو بے کار اور معطل رکھ دینے
سے خراب ہو جانے کا احتمال ہے - اگر استعمال
نہ کرو تو [illegible] بھی دوسرے تیسرے
کنجی دیتے رہا کرو
سوم - کنجی دیتے وقت گھڑی کو مضبوط
اگر ہاتھ سے پکڑو اور صرف کنجی کو پھیرو اگر گھڑی کو
پھرانا یا پٹک دینا یا جھٹکے دینا ضرور نہیں
چہارم - گھڑی کی جیب کو ہمیشہ گرد سے پاک رکھو
پنجم - جب گھڑی کسی کھونٹی سے لٹکائی جائے
تو خیال رہے کہ وہ ہلتی نہ رہے بلکہ جمی ہوئی
رہے - جب نیچے رکھی جائے تو خانہ میں رکھو
یا کسی نرم چیز پر - کتاب یا پتھر پر یا کسی سخت
چیز پر رکھنے سے وائبریشن ہوتی ہے -
ششم - جب کبھی گھڑی کسی وجہ سے بند
ہو جائے یا اس کے صاف کرانے کی ضرورت
ہو تو بہتر ہے کہ کسی معتبر واقف کار دست
کار والے کو دی جائے ورنہ اکثر ناتجربہ کار
لوگ سبب ناواقف ہونے کے تمام پرزوں کو
خراب کر کے گھڑی کا ستیاناس کر دیتے ہیں
خانہ اور کنجیاں دو چیزیں خراب ہیں ان کو
درست رکھو - گھڑی کو بازیچہ اطفال مت
بناؤ بلکہ عاقلانہ طور پر کام لو - سوائے تمہارے
کوئی اس کو نہ چھوئے کیونکہ کاتب الحروف کا
- لوگوں میں مادہ حسد ایسا عام ہے کہ شاذ
و نادر کوئی نفس قدسی اس سے بری ہو
تو ہو - پس دفع العین کے لیے بے ضرورۃ
حاسدین کو دکھانا لا حاصل ہے - مجھ کو یہ
خوف نہیں کہ تم گھڑی کو بگاڑ دو گے -
خوف یہ ہے کہ بہ اقتضائے شباب کہیں
بگاڑ کر آتش کے [illegible] ایسا نہ ہو ولی کا
[illegible] کر دیا ہو - [illegible]
[illegible] - [illegible]

زمانے میں کان اکثر ہم فاسقین سارقین کا ذہن تھا امکان جیسا کچھ غیر محفوظ ہے مجھ کو معلوم ایک دن پانچ وقت کی نماز پڑھ لینے سے تمھارا یہاں آدمی معصوم سمجھا جاتا ہے اور جان بچ ہی لیسا الیس ادھر روسے بہت۔ لیکن ہر رستے نہ پایا جاوے۔ الغرض تاکہ سمی اپنے میں لوگ میری تحقیق نہ کریں اس متاع گراں مایہ کو ضائع مت کرو۔

تم نے خط میں یہ کیا لکھا تھا کہ اوقلیدس ۵۰ - الجبرا ۳۰ - حساب ۴۲ - اگر اس سے نمبر کامل مراد ہے تو لا پاس ہو اور اگر وہ نمبر ہے جو تم نے کامل نمبروں میں سے حاصل کیا تو افسوس جبر و مقابلہ اور ہائے افسوس حساب - اگر تم نے عربی اور اوقلیدس میں پاس کیا تو مدح نہیں یہ چیزیں تم نے یہاں سمجھ کر پڑھی تھیں مگر تم تو جبر و مقابلہ اور حساب بھی یہاں سمجھنے لگے تھے - تم زور لگاؤ تو یہ چیزیں ضعف پاؤ - یہ تم نے کس سے سنا تھا کہ میری تنخواہ میں اضافہ ہوا - اضافہ کا نمبر نہیں ہے صاحب لفٹننٹ گورنر نہیں - تم کو فوراً تکذیب کرنی چاہئے تھی اہل البیت ادری بما فی البیت - حق یہ ہے کہ اب وہ ولولہ مجھ میں باقی نہیں - ورنہ دنیا دار الاسباب ہے - چند در چند تدبیریں تھیں - مگر مجھ سے اب کچھ ہو نہیں سکتا

ع جس دل سے ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

اب تمھارا وقت ہے اگر یہ نہ ہوا تو ایسے تمام کئے آدمی کی ظاہری نمود بیکار ہے بیکار نہیں - اصلی نمود ہنر اور لیاقت کی ہے - مجھ کو پوری امید ہے کہ تم پر کسب ہنر کی ضرورت ثابت ہو چکی ہے - لیکن کسر اتنی ہے کہ اپنے وقت کو ضائع مت ہونے دو - اور اپنے اقران و امثال میں امتیاز پیدا کرو - جب تم کسی مضمون میں فیل ہوتا سنتا ہوں میرا دل ٹوٹ جاتا ہے اور سوچتا ہوں کہ کیا تدبیر کروں کہ تم کو وہ مضمون آ جاوے -

۲۱ - اگست [illegible] عیسوی

تمھارے معاملات میں یہ بڑی مشکل ہے کہ اپنی ضرورتوں کو پیش نہیں کرتے - چند روز ہوئے کہ گھڑی تمھیں کبھی کل انھیں دنوں میں معلوم ہوا تو ٹوٹ گھڑی میں رکھ دیا جاتا - ابھی گھڑی کی رسید تک نہیں آئی کہ تم روپیہ طلب کرتے ہو تم کو طلب کرنا آسان سمجھتا ہوں مشکل - پانچ روز کا نوشتہ اس خط میں [illegible] ہے - تم اپنی حوائج ضروری کا اندازہ کر کے ایک رقم مقرر کر دو اسی حساب سے ایک مقدار کافی جمع کر دی جاوے اور وہ [illegible] ہو اور تم وقتاً فوقتاً [illegible] مجھ پر [illegible] تمھارا [illegible] اسی قدر

کہتا ہون کہ اپنی عادتون کو مت بگڑنے دو۔
کوئی آدمی نہین جان سکتا کہ اُس کو آیندہ
کیسے اتفاقات پیش آئینگے۔ اس سے
قطع نظر۔ بگڑی ہوئی عادتین عسرت و یسر
دونون حالتون مین تکلیف دہ ہوتی ہین
تم کو ان دونون [illegible] خوب ہو سکتی ہین
مگر غلط۔ ترقی کو سنا وہ جھوٹھ۔ رمضان علی
کا حال جو دریافت ہوا وہ افسوس۔ مجھ کو
یہ بھی معلوم نہین ہے اب رمضان علی کہان ہے اور
کس حال مین ہے۔ تجربہ سے ساتھ ہی اگلے
کو رنج سے ہین۔ اب میری تکلیفین نہ تو
کو پوچھین۔ تعلقات دنیوی مین بس
ایک کھانا تھا۔ اس کا یہ حال ہے کہ کوئی ہفتہ
ذرا قسمت سے خالی نہین جاتا تا وقتیکہ سب ہی چکے
بہت تاہم اب کیا کرین سکے جی کے گھڑی کے
پرزے مین سمجھ کر کہ چند اٹھین اور لگنے کی
نہین۔ دو کنجیان دو مصرف جداگانہ رکھتی
ہین ایک مرتبہ پہچان لو کہ کون سی
کنجی کس سوراخ کے لیے موضوع ہے تاکہ
وضع کنجی کی غیر [illegible] جس طرف [illegible]
ہے اسی طرف سے داخل گھڑی کھولا جاتا
ہے۔ آئینہ ایک حلقہ مین جڑا ہوا ہے اور
حلقہ مین وہ جگہ باہر نکلی ہوئی ہے جس پر
ناخن لگا کر آئینے کو اٹھا دیتے ہین۔ اس
کے بعد فولاد کی لشان [illegible] ہین۔ ایک مین
ناخن لگا کر اندر کو دبا دینے سے گھڑی خود
بخود کھل جاتی ہے۔ کوئی ضرورۃ داخل

گھڑی کے کھولنے کی نہین۔ ریگولیٹر کو بھی
تیز یا سست کرنا پڑتا ہے اور وہ ریگولیٹر
داخل گھڑی مین ہے۔ ریگولیٹر اس پرزے
کو کہتے ہین جس سے گھڑی کی رفتار ریگولیٹ
کی جاتی ہے اور وہ ایک لوہے کی سوئی
ہے جس کے دونون طرف درجے بنے
ہوتے ہین اور ایک طرف اسل اور دوسری
طرف اف لکھا ہوا ہے یعنی سلو اور فاسٹ
۔ جب گھڑی سست چلنے لگتی ہے یا
تیز ہو جاتی ہے تو اس سے کام لیا جاتا ہے
مگر عموماً عمدہ گھڑیان ریگولیٹ کی ہوئی ہوتی
ہین۔ تم داخل گھڑی کو بلا ضرورۃ [illegible]
مت کھولو ورنہ گرد اور ذرات اس کے
پرزون مین گھس جائینگے اور میل اور انہین
کے اثر سے گھڑی کے خراب ہو جانے کا
احتمال ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک بات
گھڑی کی مرمت ہے۔ چونکہ گھڑی کے
پرزے بہت نازک ہین ضرور ہے کہ جہان تک
اُس مین واجبی دخل دیا جائے یعنی جہانتک
[illegible] تاکہ گرد و غبار سے صاف ہو جا
۔ مگر جہان عمدہ صاف کرنے والے ملا کرتے ہین
وہان ایسے شخص کرانے سے [illegible] لگانا بھی
[illegible]
ہین کہ گھڑی کے عمدہ والا [illegible]
دیتے ہین۔ اسی واسطے محتاط لوگ گھڑی کی مرمت
کرانا پسند نہین کرتے لیکن وقت [illegible]
اپنی کم فہمی ورنا واقفیت سے گھڑی [illegible]

جتا دیتے اور گھڑی کو تباہ بلکہ از کار رفتہ کر دیتے۔
ممکن ہے کہ تم ان سب باتوں کو پہلے سے
جانتے ہو لیکن بہ نظر مزید احتیاط مجھ کو لکھنا لازم
تھا۔۔۔ گو تم نے خط منظوم لکھا۔ اس میں کثرۃ
سے زحافات اور سکتات تھے اور بہت سے
شعر ساقط الوزن۔ افسوس ہے کہ تمھاری طبیعت
ناموزون واقع ہوتی ہے اس کی تدبیر کر دینا
عیب شاید متوارث ہے۔ ننھیال میں تمھارے
نانا صاحب کو وزن کا مطلق امتیاز نہیں [illegible] کا
بھی یہی حال ہے۔ اساتذہ نے اوزان اشعار کو
منضبط کر دیا ہے۔ ہر خاص وزن۔ بحر۔
کہلاتا ہے۔ اس میں۔ ف۔ ع۔ ل۔ میں
کلمات مقرر ہیں۔ مثلاً۔ فعولن۔ مفعول
مستفعلن۔ فاعلن۔ متفاعلن۔ فع۔
فعلاتن۔ فعلن۔ نسیم کا یہ مصرع۔ ہر شاخ
میں ہے شگوفہ کاری۔ اس کی بحر ہے۔
مفعول مفاعلن فعولن۔ جس کی تقطیع یا
تجزیہ یوں ہے۔ ہر شاخ۔ مفعول
میں ہے شگو۔ مفاعلن۔ فہ کاری۔ فعولن
اس طرح ہر ہر مصرع کو تقطیع کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ کہاں وزن بگڑا اور جن کو خدا نے
طبیعت کی مناسبت عطا فرمائی ہے وہ ایک
سرسری نظر [illegible] کر سمجھ لیتے ہیں کہ یہاں سکتہ [illegible]
[illegible] شعر شعر ہے گو ہم اثر آب حیات میں
[illegible] فاعلات فاعلات۔ شعر ایک شعبہ
موسیقی ہے جس میں تال اور سم سب موجود
ہیں۔ تم نے وزن پر خیال نہیں کیا۔

اب سے اس کا خیال رکھو تو چند روز میں بحر وزن
کی ذہن نشین ہو جائے گی مگر یاد رکھو کہ ناموزونی
ایک بڑا سخت عیب ہے۔ فارسی میں شاید
یہ عمدہ تدبیر ہے کہ مولوی امام بخش صہبائی نے
مینا بازار، پنج رقعہ، نثر ظہوری کی شرحیں
لکھی ہیں۔ میں نے یہ کتابیں دیکھی ہیں جو
فی الواقع بڑی عمدہ ہیں۔ اگر ان کتابوں پر
ایک نظر محققانہ ہو جائے تو فارسی میں استعداد
متعارف حاصل کرنے کو کافی ہے۔ اگر تم کچھ
فارسی دیکھنے کی فرصت پاتے ہو تو انھیں کتابوں
کو دیکھو اور جب مناسبت پیدا ہو گئی تو بے تخصیص
کتاب آدمی استفادہ کر لیا کرتا ہے مشاغل
متعدد اور وقت محدود ہیں وقت کے انتظام
میں الاقدم فالاقدم کا قاعدہ برتنا چاہیے
یعنی مشاغل میں تقدیم و تاخیر بحسب الاہم مثلاً اول
انگریزی اس میں بھی مقدم زبان پھر سائنس
اور انگریزی کے بعد عربی اور سب کے آخر میں
فارسی۔ شاید تمھاری کلاس میں بھی سکالرشپ
ہوں گے ہر چند میں حیث المالیت اس کی
طمع نہیں کرنی چاہیے لیکن اس اعتبار سے
کہ سکالرشپ ایک علامت امتیاز ہے وہ ایک
قدر کی چیز ہے اور اس کے حاصل کرنے
میں جہاں تک ہو سکے سعی کرو۔ غالباً ہے
کہ تم نے منطق شروع کی ہو گی یا عنقریب
شروع کرنے والے ہو گے۔ [illegible]
دن کے واسطے بڑی طیاریاں ہو رہی ہیں
ملکہ معظمہ نے خطاب قیصر ہند لیا جس کی

یادگار رہے کے لیے دہلی میں علماء الہند کا اجتماع ہوگا
ما لا عین رأت ولا اذن سمعت۔ بابو شیو پرشاد
صاحب کی انگریزی کتاب جو شاید تمھارے
ساتھ چلی گئی ہے تلاش کی نہیں ملی۔ یہ وہ
کتاب حکایات لقمان ہے جس میں چند حکایتوں
کا ترجمہ حسب خواہش بابو شیو پرشاد صاحب میں نے
کیا۔ بابو صاحب اپنی انگریزی کتاب مانگتے
ہیں اطلاع دو کہ تمھارے پاس ہے یا نہیں۔
۲۵ اگست ۱۸۶۹ عیسوی۔

گھڑی کی رسید میں جو خط تم نے لکھا اس میں
یہ بھی پوچھا تھا کہ زنجیر طلائی ہے یا ملمع سونے کی
علم و یقین میں وہ ضرور طلائی ہے اس واسطے
کہ ایک معتبر آدمی نے ایک معتبر دکان سے مول
لی ہے اور پورے دام دیے ہیں۔ یہ ایک
مشہور بات ہے کہ انگریز طلائی خالص کا استعمال
نہیں کرتے لوگ جن کو انگریزوں کی نسبت بدگمانی
ہے اس کو دغا پر محمول کرتے ہیں لیکن بات
یہ ہے کہ خالص سونا اس قدر نرم ہوتا ہے کہ
وہ نقش و نگار کا متحمل نہیں ہو سکتا اس
مصلحت سے اور پائداری کی غرض سے اس میں
آمیزش کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے پس
تمھاری زنجیر کا سونا بھی اسی اعتبار سے کھوٹا
ہے۔ ۱۷ ستمبر ۱۸۶۹ عیسوی

اب تم کو ایک برس دہلی میں ہوتے آیا۔ تم
جانتے ہو کہ ایک برس میں کس قدر [illegible] ہوتی

مجھے خیال ہے کہ شاید تم نے شرح ملا بالاستیعاب
ایک برس میں پڑھ لی تھی۔ گو تم نے [illegible]
نہیں پڑھا لیکن ورق ورق انتظار کرنے کو بھی
وقت درکار ہے۔ اب تم سوچو کہ تم نے
اس برس میں کیا کیا۔ عربی میں تم نے ایک
ذرہ ترقی نہیں کی اور چونکہ تم [illegible]
شوق نہ تھا چند سے یہ خیال ہوا [illegible]
آخر کار مولوی احمد حسن سے ملے تو اب تم کو تضییع
وقت اور تعب کا خیال ہے لیکن اگر صرف تحصیل
کے دنوں میں تم نے کتاب کا شغل کیا
ہوتا تو بھی ایک مناسبت ہو جاتی۔ دوسری
کے واسطے سواری کا انتظام کر دیا تم کو بالکل
ہوتا ہے کہ میں اس خرچ کو پسند نہیں کرتا
حالانکہ میں ایسے مصارف کو اکل و شرب
کے مصارف پر بھی مقدم رکھتا ہوں اس
واسطے کہ تحصیل علم میں جو خرچ کیا جائے گا
آگے چل کر تم کو اضعافاً مضاعفہ ملنے والا ہے
اگر تم اس برس یہاں ہوتے تو میں یقین کرتا
ہوں کہ قطعی نکل جاتی۔ اقلیدس حساب
جبر و مقابلہ سب کا حال مشکل [illegible]
ہی انگریزی۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کتنا
فائدہ جمع کیا ہے۔ اس کا فیصلہ تم مجھ سے
بہتر کر سکتے ہو۔ لیکن جہاں تک میں غور کرتا
ہوں دنیا میں اپنے رہنے کی ضرورت نہیں
دیکھتا اور یہ دنیا میں کوئی کام مجھے کرنے کو
ہے سوا اس کے کوئی تنہا علم میں [illegible] حاصل کر سکتا [illegible]
ثواب وہ اگلے لوگ میری طبیعت میں باقی

ہین۔ رہی خدا پرستی۔ اس سے تو مین کچھ سون
دور رہا ہون نہیں دنیا کا کام آگیا ہے تو یہ کہ تم
میرے جیتے جی پڑھ لکھ کر فراغ حاصل کر لو کہ مین
تمھاری طرف سے خبر قسے لے کہ نہ مرون اور ہر
وقت مجھ کو اس کی تسلی رہے کہ میرے لیے تم
مرے پیچھے زندگی کرنے کا سامان مہیا ہے۔ میرے
معدے مین ایسے فسادات ہو گئے ہین کہ گویا
غیر تا زیادتی ہوتی جاتی ہے اور یہی حال ہے
زندگی کا آخر دیکھو دا اس کل ہے بیکار پڑا ہے
یہان تک کہ ایک دن بند ہو جاتی ہے۔
تم اگر اور کسی غرض اور مطلب سے پڑھنے کی
ضرورۃ نہین سمجھتے تو یہ مطلب کیا کم ہے کہ مجھ کو
اپنے آخر وقت مین اس تصور سے کہ تم نے
پڑھا اور خوب پڑھا بڑی مسرۃ ہو پہنچے گی تمھاری
والدہ اگر نہین آئین تو اس مین کوئی مصلحۃ مضمر ہوگی
عجب حالت ہے دنیا اور اہل دنیا کی کہ چند روزہ اجتماع
مین بھی یہ لوگ ایک دوسرے سے ملول ہو جاتے
حالانکہ افتراق ایک دن ضرور ہوتا ہے۔ متنبی
نے کیا اچھا کہا ہے۔ ولقد علمنا اننا سنطیعہ
لما علمنا اننا لنخالد۔ یعنی یہ تو ہم پہلے ہی سے
سمجھے بیٹھے تھے کہ ایک نہ ایک دن مفارقت
ہونی ہے اسی الفراق کیونکہ ہم کو دنیا مین قیام
نصیب نہین ہمیشہ۔ تم دلی والون کے جھگڑون
مین اپنے تئین مبتلا مت کرو۔ ایک موٹی بات
تمھارے سمجھنے کو بس ہے کہ تم سے علم و عقل
تجربہ و عمر سب باتون مین زیادہ ہین لیکن
ہین ان سے معاملات [illegible] سلجھا [illegible]

نہین ہو سکا اگر تسلی ہے تو اس مین ہے کہ بہت
گذر گئی تھوڑی سی رہ گئی ہے۔ خدا اس کو بھی
آبرو کے ساتھ گذار دے اور خاتمہ بخیر کرے۔
اس تنہائی مین بھی ایک راحت ہے اتنا سمجھ
لیا ہے کہ لوگون پر بے اعتمادی نہین کرنی چاہیے
اور نہ ان لوگون سے خصوص و اختصاص کا توقع
ہونا مناسب ہے۔ روپیہ کچھ زیادہ خرچ ہو جاتا
لیکن یہ لوگ مجھ کو آرام دینا چاہتے ہین۔ رہا وقت
اس کو عمدہ طور پر صرف کرنا مشکل ہے غرض
انسان کے دل کو خدا نے کچھ ایسا بنایا ہے کہ
جس حالت سے وہ خوگر کیا جاتا اسی مین خرسند
ہو جاتا ہے۔ رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ
جاتا ہے رنج مشکلین اتنی پڑین مجھ پر کہ آسان
ہو گئین۔ البتہ اس کی خبر رکھو کہ تم لوگ خرچ کی
طرف سے تکلیف مت اٹھاؤ جب خدا نے دیا ہے
تو اس سے متمتع نہ ہونا بھی ایک طرح کی ناشکری
ہے۔ اب خدا کے فضل سے ایک مقدار معتدبہ
موجود ہے۔ کاوش کرنے کی ضرورۃ نہین۔
بڑی دولت تو تم ہو خدا تم کو زندہ و سلامت
رکھے توفیق نیک دے۔ تمھارے ہم عمرون
کا یہ حال ہے کہ واحد علی نے آخر دھوکا دے کر باپ
سے بنارس جانے کی اجازۃ لی۔ بلا مبالغہ
ساری ساری رات اس لڑکے کو [illegible]
ہے۔ یہ حاجی جی کی خوش قسمتی ہے۔ اور جانے
کی نیت یہ کہ تنہا۔ اور جب پوچھا کہ واحد علی کیا کرو گے
تو شاباش شاباش جواب دیا کہ جب بھوک معلوم
ہو گی [illegible] لے کر کھا لیا کرون گا

شوق اس درجے کو پہونچا ہے کہ کھانے کی
ضرورت سے بھی اس کو قطع نظر ہے۔ و ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔ ۔ ۔ ۔ کا حال
مین گو واحد علی کا سا نہیں مگر مناسب حالت
اچھا ہے۔ لیکن ہر ج ہے ۔ ہی تک پہونچا اور
اس کو سمجھ بھی لیتا ہے۔ اس کو خود دلپسندی اور
خوشنویسی ستائی جاتی ہے۔ اب بڑے بابا کی
یہان تک پہونچی کہ کرائی انگریزیا بوجس کو دیکھا
بگڑ گیا۔ دوسرے کی سنتا نہیں اپنی ہانکے
چلا۔ اب کے سالانہ امتحان کے لیے ہر ایک
سبجکٹ مین ایسی طیاری کرو کہ تمام کلاس مین
سب سے بہتر رہو۔ جن چیزوں مین تم کم
رہتے ہو انھیں پر زور لگاؤ۔ اگلے سال
مع الخیر سکنڈ کلاس مین جانا چاہیے۔ [illegible] ستمبر [illegible]ع

سلام علیکم والتحیۃ والتکبیر علی الولد البر الرشید البشیر
اما بعد فقد الطار علی کتابک ۔ فما جوابک ۔
[illegible] الاختبار بالصوم ۔ فلا یصعب من الصوم
لاشد وان ختمت الاوقات لکنہ یزید فی الفراغ
وتطیل الساعات سیما النہار فان لہ طول الیکاد
یزول ۔ ولو و فیہ استئناس بین الفصول فلا
اقل من ثمنہ مرۃ او مرتین فی کل اسبوع
واما ارسال الحکایات اللطائفیۃ الی راجہ شیوپرشاد
فلابد لی من الاطلاع علیہ قبل ان یاتینی بہم
الکلب من [illegible] ۔ ونحن ان شاء اللہ بعد شہرنا ہذا
الراحلون الی [illegible] ۔ وللہ عاقبۃ الامور
[illegible] انشاء اللہ الشہر الآن ۔

فاستعد للامتحان ولنعم ما قیل وقد جری
بہ التمثیل ۔ عند الامتحان یکرم الرجل او یہان ۔
فیا خیبۃ من لیس بانی الکتاب ولم یحسن الجواب
فضل و ذل وصغر فی اعین الناس وقل ۔
وانا ارجو انہ یارب تکلم فی زمان التعطیل وانہ حسبی
ونعم الوکیل ۔ ها انا نحن بفضل اللہ فی رطیب
حال وبعیش عن المکروہات خال ونظن بکم کذلک
۔ والی اللہ اقوم المسالک والسلام علیکم
ختم الکلام ۔ عائذ قیون پڑ گئی ہے انشاء اللہ
دو اور تین ہفتے مین اکثر انگلی کھل جاتی ہے
اور کبھی نہیں بھی کھلتی ہوتا کہ یا جاگنا پڑتا ہے
اور کبھی قصد بھی لیتا ہون تو نیند نہیں آتی سبب
سحری کے بعد کچھ کتاب بینی کرتا ہون ۔ آج
شاید گھڑی غلط چلی کہ دیر سے بیٹھا ہون مگر
اسفار صبح نہیں ہوا ۔ جی مین آیا کہ تمھین خط
لکھون ۔ عربی کی سطرین مین نے غور سے
نہین لکھین ۔ امید ہے کہ تم بہ آسانی سمجھو
یا شاید ایک دو جملہ لغت کی طرف رجوع کرنے
کی ضرورت ہے ۔ بیٹے دن کی تعطیل آئی یا ہو
تو ان شاء اللہ اسی امتحان ہوتا ایمن لون گا
اور اگر ثابت ہو گیا کہ تم نے وقت سے استفادہ
کیا تو تم کو انعام بھی ملے گا ۔ ۱۱ اکتوبر [illegible]ع

اگر قدرتی گھڑی جس کے ذریعے سے ساری دنیا
کی گھڑی گنتے ٹھیک کیے جاتے ہیں یعنی
آفتاب ۔ اور آسمان کا سا یہ تارا ہے حقیقتاً اوقات
کو کافی نہیں اور ابر و باد کے دنون مین [illegible]

قارئی گھڑی تو مطلق ہو سکتی ہے تو جو کہ وہ انگوٹھا
خبردار کیے گئے کو کافی ہے لیکن مشکل ہے کہ جہاں
ایسے لگے اور لڑکیوں کے غل میں کان پڑی
آواز نہیں سنائی دیتی وہ ورکا کھٹکا آیا میں
پہنچے گا۔ تم کو معلوم ہے کہ میرے پاس دو
گھڑیاں ہیں اور دونوں بیکار ہو رہی ہیں
مجھ کو مقطعات کی زیادہ ضرورت ہے اور
مردانہ زیور کی طرح مجھ کو ان چیزوں کے
استعمال کا شوق میری بے سلیقگی نے ان چیزوں
کو ویسا ہی خراب کر دیا ہوگا جیسا ارکان پایا
ایک بیچ کی گھڑی تو تم کو روانہ کر دی گئی۔
فرمائش تو کیسے کلاک یعنی بڑی گھڑی بھی
بھیج دی جائے گی۔ ہر چند ڈاک میں بھیجنا
خالی از خطر نہیں لیکن آخر ہزاروں لاکھوں گھڑیاں
آتے جاتے ہیں۔ حتی الوسع احتیاط کی
جائے گی یا اگر بیچ پسند خاطر نہیں اور
اپنا ہی گھنٹا منظور ہے تو بازار
سے مول لیجیے۔ غالباً تم کو کلاک درکار ہوگا
بازاری کلاک پہلے پہر ... کو رکھتے
پچھلے دنوں ایسے سستے ہو گئے کہ پانچ
بارہ کو۔ اب بھی اتنے ہی کو ملتے ہوں گے
ایک لے لو۔ تحقیق کر کے لکھو کہ اچھا
گھنٹا جس کے ... لکھو تو
اور کسی نامی کارخانہ کا بنا ہوا ہو کتنے کو
ملے گا۔ سچ کہا ہے کہ ان چیزوں کے ... ان علیہ
ان کا ... ...
یہ ہے کہ گھڑی کی ... آگے ... ہیں۔

بہت سمجھ کر میں تمہارے اس خیال پر معترض
ہوں۔ ایسے خیالات ہوا ہی کرتے ہیں اور
خدا نے مقدور دیا ہے تو ان کو پورا کرتے ہیں
بھی کوئی قباحت نہیں۔ خلاصہ یہ کہ مجھ کو اس
خصوص میں خرچ کی پروا نہیں ہے مگر طبیعت
خاطر تم کو ... دوں گا بلکہ جی میں آیا کہ ابھی
بھیج دوں۔ پھر سوچا کہ پہلے پوچھ لوں کہ اسی
گھڑی پر قناعت ہے یا بازار سے اپنی پسند کی لینے کا
شوق ہے۔ یہ چھیڑ کے لفظوں سے نہیں بلکہ
تحریر کی شوخی ہے۔ مولوی احمد حسن کا
دہلی میں ہونا تم اپنے لیے بس غنیمت سمجھو۔
مولوی احمد حسن کی معاونت چاہیے علم ادب
میں کم ہو مگر ان کی استعداد اچھی ہے۔ ویسا کہ
نفحۃ الیمن اگر تحقیق سے پڑھی جائے تو اچھا
کتاب ہے۔ اگرچہ میں اس کو بہت اچھی کتاب
بلکہ اچھی بھی نہیں کہتا لیکن اچھا پیرایہ انعام
اضافی ہے۔ وہ اچھی ہے مبتدی کے لیے
بری ہے بلکہ بہت بری منتہی کے لیے۔
لیکن یوں ہی میاں بشیر نفحۃ الیمن پڑھ چکے
باشتیاق ... کو منطق کے چار پانچ
رسالے نکال لیتے تو اچھا تھا کہ بحث ہندوستانیوں
میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔ اگر لینی چاہو تو
مولوی احمد حسن سے تم کو بڑی مدد مل سکتی ہے
تم ان سے وہی فائدہ حاصل کر سکتے ہو جو
مجھ سے کرتے۔ سو صاحب انگریزی تو سب
مقدم ہے اور انگریزی کے بعد عربی اس
واسطے کہ ... انگریزی ان میں بہت غیر مہذب

دیکھے جاتے ہیں - رہی فارسی وہ تو تری
زبان ہے - ممکن نہیں کہ آدمی کل علوم میں
کمال حاصل کرے - جتنے کامل فن ہوتے ہیں
وہ ایک فنی بھی ہوتے ہیں - پس آدمی
پہلے اپنی طبیعۃ کا موازنہ کرے کہ کدھر [illegible]
ہے جس طرف رغبت صادقہ ہے پس وہی فن
آدمی خوب کرے گا - لیکن ابھی سال کا کیا ذکر
ہے - یہ امتحان کے مرحلے طے ہوں تب کمال سے
بحث کی جاوے - اگر کاش تم پر کسی طرح
یہ ظاہر ہو جاتا کہ تمھارا لیاقت پیدا کرنا کہاں تک
میرے دل کو لگا ہے - میری تمنا ہے کہ تم
یونیورسٹی سے بی - اے کی ڈگری حاصل
کرو - تم کو خدا کے فضل سے معاش کی طرف سے
فراغ کامل حاصل ہے - پس اپنی بشیرا اپنی پیاری
بشیرہ کے [illegible] اور دنیا میں نام و نمود پیدا کرو -
یہ علم جو تم پڑھ رہے ہو دنیا و دین دونوں کی
اصلاح کا ذریعہ ہے خدا تم کو علم نصیب کرے
تم خرچ اور روپیہ کی طرف سے بے پروا رہا کرو
فوالذی نفسی بیدہ مجھ کو تم سے زیادہ کوئی
چیز عزیز نہیں - دنیا میں اب یہی ایک آرزو
باقی ہے کہ تم کو خدا لائق کرے اور شاید اسی
خوشی کے لیے میں زندہ رکھا گیا ہوں - ورنہ
جہاں تک غور کرتا ہوں دنیا میں اپنے رہنے
کی کوئی ضرورۃ نہیں پاتا - ذکی سے تم ادب
[illegible] سوال ناحق پوچھتے ہو وہ صرف
[illegible] اچھا پڑھتا ہے - تم اس سے [illegible]
[illegible]

زبردستی جو کچھ بتا دیا تھا وہی اس کا سرمایہ ہے
اب مولوی صاحب معدوم البصر ہوئے - ان
سے کو لوہری آزادی ملی . . . صاحب اپنے
بچوں کے زیادہ خبر گیر رہتے ہیں - اس سے
ان کا پڑھنا چلا جاتا ہے - تاکید تاکید
دو چار برس [illegible] دونوں بھی بلا [illegible] روزگار
ہوں گے - جتنا کر رہے ہیں یہ بھی غنیمت
ہے ورنہ ان لوگوں کو علم سے کیا مناسبت - تم
لوگوں کو [illegible] تمھارا اور حال ہے - یہاں [illegible]
علم نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں - اور . . .
فخر خاندان اب ہیں مگر تم کو کہ تم بھی ایسا
خیال کر سکتے ہو ان لوگوں کے ساتھ
اپنی حالۃ کا مقابلہ مت کیا کرو - ان سے
بہتر ہونا بھی میرے نزدیک عیب ہے
یہ بےچارے کیا تھے اور کیا ہیں اور کیا
ہوں گے جب یہاں کے لوگوں کا تم سے
تذکرہ کیا ہے تو تم ان کی حالتوں پر بھی
نظر کیا کرو کہ ان کی کیا حالۃ ہے - کیسے
خاندان کے ہیں کس طرح کی بے سامانی
ہے پھر تو خدا کا ان سے بڑا کام لینا ہے
کہ ان کو ایسا شوق دیا ہے کہ کیسی
مہر کار کے ساتھ تحصیل ان آثار [illegible]
دیکھو امتحان سالانہ کے لیے کامل طیاری کرو
کہ پہلے دن سے آفرین [illegible] کا شور [illegible]
اور [illegible] پڑھ لینے [illegible] آفرین
تمھارے پڑھنے کی طرف سے ایسا خیال
لگا رہتا ہے کہ سب تم کو یاد کرتا ہوں [illegible]

یہ بھی تصور کرتا ہوں کہ کیونکر تم کشمیر کو نامی اور
گرامی دیکھوں گا۔ بڑے دن کی تعطیل میں
دہلی آنے کا مصمم ارادہ ہے مگر صرف ایک
اندیشہ یہ گذرتا ہے کہ اس دفعہ ایسا ہجوم ہوگا کہ
لا عین رأت ولا اذن سمعت
تمہارے ہی معلوم ہوا کہ ٹامس صاحب کی کوٹھی جہاں نما کو
نظام حیدرآباد نے ساٹھ ہزار روپیہ پر کرایہ لی
جب کہ اس کا معمولی کرایہ زیادہ سے زیادہ
چار ہزار سال تھا۔ اور لوگوں سے سنا ہے
قطب صاحب تک مکان روک لیے ہیں
ایسے ازدحام میں سفر خالی از زحمت نہیں ہے لیکن تم کو
دیکھنا اور تمہاری استعداد کا امتحان لینا ضرور ہے
ہے جس طرح بن پڑے گا آؤں گا۔ ۱۲ اکتوبر

مجھ کو ہرچند کوئی خاص ضرورت تم کو خط لکھنے کی
اس وقت نہیں ہے مگر مولوی ... صاحب نے
پرچہ مانگا اس واسطے یہ چند سطریں لکھ دیں امتحان
سالانہ بہت قریب ہے۔ اپنی صحت کا اور تعلیم کا
حفظ کتب میں مصروف رکھو۔ اگر سال آیندہ میں
تم نے سکنڈ کلاس میں ترقی نہ کی تو مجھ کو سخت
افسوس ہوگا۔ ہرچند تم مجھ سے زیادہ واقف
اس بات سے کہ تم کیونکر ترقی کر سکتے ہو کامیابی
کے لیے کون سی تدابیر ضروری ہیں لیکن
زبان دانی بے لفظ یعنی کمپوزیشن کے نہیں
آتی اور اس خصوص میں میرے نزدیک تم نے
غفلت کی اور کیے ہوئے وقت کے انتظام
کے ساتھ صرف کرنے میں عجیب برکت ہے
تھوڑا تھوڑا روز حاصل کرتے کرتے ایک ذخیرہ
جمع ہو جاتا ہے۔ مدارس کی تعلیم میں انگریزی کی
یہی تو خوبی ہے کہ مختلف علوم اور متعدد فنون ایک
ساتھ سکھاتے ہیں اگر ایک ہی چیز کو آدمی دن بھر
رٹا کرے تو طبیعت اکتا جاتی ہے لیکن اگر کئی
چیزیں پیش نظر ہوں اور باری باری سے دیکھے تو
سارا دن پڑھتا رہے اور مطلق جی نہ گھبرائے۔
میں ایسا انتظام کر سکتا ہوں کہ اگر انگریزی
کمپوزیشن بھیج دیا کرو تو پادری صاحب
اصلاح کرکے واپس کر دیا کریں۔ یہ اس
میں مناسب ہوگا جب کہ تم کو اصلاح دہندہ
زبان آشنا ہو۔ عربی میں مولوی احمد حسن صاحب
تم کو بہت کچھ مدد دے سکتے ہیں بشرطیکہ
اخذ و عطا کی شرطیں طرفین سے ادا ہوں فقط
۲۷ اکتوبر

گو تم نے نہیں لکھا مگر میں قرائن سے کہہ سکتا ہوں
کہ تم کچھ روز نہیں رکھے۔ مستثنیٰ کی شریعت میں
اسی وجہ سے تاکید ہے کہ انسان مستقبلات
پر قادر نہیں۔ مستثنیٰ اصطلاح شارع میں نام ہے
ان شاء اللہ کہنے کا۔ قرآن پاک میں کسی مقام پر
ولا تقولن آیا ہے ... کا خط آیا ہے
تم نے اس سے کیوں کہہ دیا ہوگا۔ کیا تم نے
نہیں پڑھا ... الاصرار ...
الاصرار۔ لیکن کیا ایک خط اور وہ بھی
حسن طلب سے شفا کر سکتا ہے جیا شاد کا۔
سے جب توقع ہی اٹھ گئی غالب کیوں کسی کا

گلہ کرے کوئی + مگر تم اُس کو مجھ سے بدل مت
کرو سنو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے
فصل کردن آمدی - دہلی میں سواری کی ضرورۃ
ہوگی - ای کاش تم کوئی گھوڑا رکھتے - اِس کا
الزام مجھ پر ہے یا تم پر - اب تم بڈھے باپ کو
کندھے پر لادے لادے پھرنا - ۱۳ - دسمبر [illegible]

بشیر - عربی پڑھنے کا ڈھنگ تو اچھا ہے
ای کاش انگریزی اور ریاضی اور ہر چیز میں
یہی کاوش ہو - اگر اسی طرح کی تحقیق سے ہر چیز
دیکھی اور سمجھی جاوے تو طوفان ترقی استعداد
پیدا ہو - لیکن عربی میں اس ڈھب سے ترجمہ کو
میں نے لگایا - سو تم کو اُس کا خیال ہے - باقی
چیزوں کو سرسری طور پر ٹالتے ہو - اگر
منطق نہیں ہوئی حدیث شروع کر دو - میں
کہتا ہوں عربی کا ایک سبق جاری رہنے کے بارہ
ہونا ضرور ہے - اگرچہ تھوڑا ہو لیکن ضرورت
تمہارے خط انگریزی میں حروف کی پوری ان
نہیں ہوئی - تمہارا خط مجھ سے عمدہ ہے مگر
میں تم کو اپنا جیسا نہیں چاہتا بلکہ اپنے سے
ہزار درجہ بہتر - اور جو بات تمہارے فائدہ
کی سمجھ میں آوے گی جب تک بتا سکتا ہوں
لکھا کروں گا - ماشاء اللہ تمہارا کام ہے - عربی
ہو یا انگریزی ترجمہ دو طرح کا ہوتا ہے
ایک لفظی جیسے گری وہ عورۃ اوپر ایک
دروازے کے - ایک بامحاورہ جیسے
وہ عورۃ ایک دروازے پر پہونچی ہی تھی گر

پابندی لفظی ترجمے کی ضرور ہے لیکن اُس کو
اپنی زبان کے محاورے پر بھی نظر رکھنی چاہئے
عبارۃ کی عمدگی یہ ہے کہ ایسی بول چال ہو
جیسے کوئی بات کر رہا ہے - اِس وجہ سے
اخبار اور ناول کی انگریزی عمدہ سمجھی جاتی ہے
یہ لوگ نثر میں لکھتے ہیں - پس تم دونوں
کی عادۃ کرو - لفظی اور بامحاورہ - بلکہ اب تم
محاورے کا زیادہ خیال رکھنا - اسلئے کیونکہ
بفضلہ تعالی مبتدی نہیں - ترجمے کی عادۃ

.... ڈپٹی کلکٹری امتحان انگریزی لکھ کر اچھی تھی
مگر انگریزی فیصلے خوب لکھتے تھے - بعض لوگ شبہ
کرتے تھے کہ کسی سے لکھوا لاتے ہیں - میں نے
اسکی ٹوہ لگائی تو معلوم ہوا کہ نظائر ہائیکورٹ
کے چند (غالباً سو سو) فیصلے ہیں کہ اوقات
فرصت میں ان کو بالالتزام لفظ بلفظ ترجمہ کرکے اپنے فیصلوں میں
نقل کرتے کرتے کورٹ کا سا جج شایان [illegible]
خیر بڑی کوشش ہے اور کوشش کیا نہیں ہو سکتا خط
میں بھی پختگی کے نشان پیدا ہو گئے ہیں

ہاں - انگریزی کی اواست کے لئے تجھے میں پہلے
ضلع میں ہو جیسا کیا - ٹرین سے بہت [illegible]
روانگی میں کچھ دیر کی - پھر راہ میں بیج ایلاز معمول
وقفات ہوئے - غرض تین بجے کے بعد
بلیسر پہونچے ورنہ میں شاید سویرے پہونچ
جاتا - راہ میں دو ایک بیری گاڑی میں تھے
اتفاقاً ان میں ایک ہندوستانی ڈاکٹر

بھی تھا۔ مین نے تمھارے داد کا تذکرہ کیا۔
وہ تو کچھ جیپ سا ہوا۔ مگر ایک یورپین جنٹلمین نے
کہا کو آیوڈر داد کے لیے نہایت نافع ہے اور
اس وقت ڈاکٹرون کا اجماع ہے اس بات
پر کہ داد کی دوا اس سے بہتر نہین۔ یہ ایک
سفید سفوف ہے۔ انگریزی دوا فروشون
مین شاید آٹھ آنے کو اس کی شیشی ملے گی
خوبی یہ ہے کہ حاد اور قاطع نہین۔ رتی بھر
ہتیلی پر رکھ کر دو تین قطرہ پانی مین لت
کر کے داد پر مل لیا کرو۔ صبح و شام استعمال
کرو۔ غالباً تین دن مین نفع ظاہر ہو جائے
گا۔ فقط ۹ جنوری سنہ عیسوی

دس دن دہلی مین رہ آنے سے مجھکو امیدین
وابستہ رہیگی کہ تمارے دل کی [illegible]
ہو۔ مگر میرا یہ حال ہے کہ جس وقت ذرا خالی ہوتا
ہون تمھارا خیال آتا ہے اور تمھارے خیال
کے ساتھ تمھارے امتحان کا۔ مجھکو تمھارے
نتیجہ کے دیر کرنے سے تردد ہوتا ہے
کہ کہین خدانخواستہ ایسا تو نہین ہوا کہ
تم امتحان مین ناکام رہے اور شرم کے
مارے مجھکو نہین لکھے۔ سو اب تک چھپا
کے۔ جلد لکھو کہ مین تمھارا انتظار کیون
ہے۔ حسنہ یہ موافق سفارش کے نہین ہین لیکن
اگر کچھ دخل سفارش کو ہوا اور ضرورت بھی
ہو تو مین یہان دور بیٹھا ہوا کیا کر سکتا ہون
البتہ مولوی محمد کریم بخش صاحب کی خدمت
مین حاضر ہو کر عرض حاجت کرو۔ مین بہت
وثوق کے ساتھ کہتا ہون کہ مجھ سے زیادہ
وہ تمھاری مدد کرین گے اور میری نسبت
وہان ان کی وقعت بھی زیادہ ہے۔ اگر کسی
معلم یا ماسٹر کی توجہ درکار ہو تو بھی لوجی صاحب
سے کہنا۔ اگرچہ دہلی کے لوگ بے مروتی سی
کرتے ہین لیکن چہ توان کرد مردان اینند۔
والسلام۔ ۱۹ جنوری سنہ ع

---

۱۷ کا خط پہونچا۔ بندہ خدا اتنی دیر ست
کیا کرو۔ کیا کفایت شعاری اسی مین منحصر ہے
کہ مجھکو خط لکھنے مین کمی کی جائے۔ مین نے
تم کو پہلے بھی لکھا ہے اور اب پھر لکھتا ہون
کہ امتحان کے پھیر سے بے پست رہو کسی طرح
جماعت مین ترقی کرو اور آگے کو نصیحت کرو۔
مدرسے مین کامیابی اور ناموری کے ساتھ
پڑھنا یون تو نہین ہوگا۔ مدرسے کے علاوہ
گھر پر کم سے کم تین یا چار گھنٹے روز دل لگا کر
پڑھو گے تو خیر ورنہ کیون خود حیران ہوتے
اور کیون ہم سب کو حیران کرتے۔ دنیا کی
کارروائی دیکھو قادر تم کو لکھنا پڑھنا آہی گیا
ہے بس میرے پاس دکر قانون یاد کرو
اور امتحان دو۔ مدرسے مین پڑھنا منظور
ہے تو یاد رکھو انٹرنس پہلی منزل ہے بھلا
کچھ نہ ہو تو بی۔ اے کے خطاب تک پہونچو
تو تمہید درجہ فضیلت حاصل کرنے کے ہرگز یہ
ڈھنگ نہین جو تمھارے ہین۔ ہر روز کے

سبقوں کو بالالتزام مطالعہ اور پڑھنے کے بعد
نظر تدقیق سے ان کو دیکھنا اور ذہن نشین کرنا
اور ایک حد اعتدال کے ساتھ محنت کا برابر جاری
رکھنا شرط ضروری ہے - تمھارا یہ حال ہے کہ
پہلے ہی امتحان میں یہ تردد کہ پاس ہو یا نہیں
تو اگلے امتحان کہیں سخت میں کیوں کر ان سے
عہدہ برآ ہو سکو گے - غرض پڑھنا ہے تو پڑھنے
کے طور پر پڑھو نہیں چاندنی چوک جا نکلے کہیں
عجائب خانے کی سیر کی - کچھ وقت قصے کہانیوں
میں ضائع کیا - دو گھڑی رات گئی اور سو رہے
یوں تو پڑھنا نہیں آتا - پڑھنا جب آ سکتا ہے
کہ تم ایک ایک منٹ کی قدر کرو اور جہاں تک
تن درستی اجازت دے محنت کرتے رہو -
تم اب تک مجھ سے صرف عربی میں پوچھتے
تھے - آیندہ ریاضی بھی پوچھا کرو - زیادہ نہیں
تو انٹرنس تک تم کو بتاؤں گا حساب و
جبر و مقابلہ کی خامی متوجہ ہو کر نکال ڈالو -
تاریخ کے واقعات بطور سوال و جواب
مرتب کرتے جاؤ تب امتحان دینے کا مزہ ہے
نری دعا سے کام نہیں چلتا - شوق نہیں ورنہ
مولوی احمد حسن کیسے ہو گئے تم کو عربی کا حاصل
کرنا کیا دشوار تھا - مدرسے کی چیزوں کا حیلہ
اور ان میں بھی نقصان - مولوی صاحب
نے کئی مکان لیے لیکن سب جائداد میں
دکان مجھ کو پسند ہے - باقی محل اور حویلیاں
سب اجڑ کی بھرتی ہیں - غضب ہے
کاظم علی والا مکان تیرہ سو کا ہے اور تین
روپیہ کرایہ - نوٹ کے حساب سے اس کا کرایہ
لعہ ہونا چاہیے مگر کوئی اہتمام نہیں کرتا - ہم نے
مکان مفت نہیں پایا کچھڑی بھر روپیہ دیا ہے
تو کیا وجہ ہے کہ ہم کو پورا نفع نہ ملے - مولوی
صاحب کے مزاج میں رحم - بیوی صاحب
کو خیال نہیں - تم کو لیاقت نہیں - مولوی علی کو
قابلیت اور فرصت دونوں نہیں - مکان لاوارث
سا پڑا ہے - اگر کرایہ داروں کو خیال معلوم ہو تو
وہ تین روپیہ بھی نہ دیں - بڑی حویلی ہمیشہ
خسارہ دیتی ہے مگر اعمال بد کی طرح بار دوش
ہے - خدا ہی ہے کہ اس کا بوجھ سر سے ٹلے
جب تجربہ کر لیا کہ دہلی - و بجنور - دونوں میں
کوئی انتظام کرنے والا نہیں تو عاجز آ کر نوٹ کا
بہاو اختیار کیا ورنہ کوئی کرنے والا ہوتا تو حلال
طور پر ایک ڈپٹی کلکٹر کی تنخواہ کماتا اور اصل
محفوظ - بس غنیمت ہے کہ بے چارے مولوی
صاحب باوجود معذوری اتنا بھی کرتے ہیں
ورنہ ہم سب تو جیسے منتظم اور ہوشیار ہیں
ظاہر - فقط ۱۰-۲ جنوری [illegible] عیسوی

آٹھویں جماعت جس میں تم کو رعایۃً ترقی کر دیا
وہ جماعت ہے جس میں تم کو سال گزشتہ داخل
کرانے والا تھا - شاید تم کو معلوم نہ ہوا ہو مگر
مجھ کو تمھارا ساتویں میں داخل ہونا خوش
نہیں آیا تھا - تعجب ہے کہ تم آٹھویں کا نام
سن کر گھبراتے ہو - رعایتی ترقی سمجھو ترقی نہیں
ہے - حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است

زحمت بڑھاپے مردی ہمسایہ دہشت لیکن
اگر تم آٹھوین مین شریک ہوتے تو مجھ پر سخت
صدمہ ہوتا اور مین تم کو دہلی مین نہین چھوڑ
سکتا تھا - برخوردار محنت سے جان چھپانا تو
طالب کا کام نہین ہے اور پھر بھی کوئی
محنت ہے کہ خدا کے فضل سے ہر طرح کے
آرام کے ساتھ گھر مین رہنا اور پڑھنا - وہ بھی
بندگان خدا ہین جو دن بھر کلھاڑی چلاتے
سڑک کوٹتے - دوڑتے - راتون کو جاگتے
بوجھ ڈھوتے ہین - ہزار ہا شکر ہے کہ شاقہ محنت
مین مبتلا نہین کئے گئے - محنت ایک امر اضافی
ہے - اس کا مفہوم متعین نہین - ایک کام زید
کے واسطے محنت کا ہے مگر شاید خالد کے حق
مین وہ کامل آسایش کا موجب ہے پس
جسکو تم نے محنت سمجھا کیا تم جیسے اور تم سے بہتر
ہزارون لاکھون اس کو نہین کرتے - افسوس
ہے کہ تم اس کو محنت کہو - ارے بابا اگر یہ محنت
بھی ہے تو ساری عمر کا آرام - ساری عمر کی
خوش حالی - ساری عمر کی آبرو اس محنت کے
طفیل سے حاصل ہوگی - ایک ظریف کا
مقولہ ہے کہ جینا تو جینا بے محنت مرنا بھی نہین
ہو سکتا - اگر تم کو عربی مین ۸۲ نمبر ملے تو
نہ تمھاری محنت سے بلکہ اس فقیر کی محنت کا ثمرہ
ہے کہ کسی حالت مین تمھارا سبق ناغہ نہین ہونے
دیا - مین نے اپنے پندار مین تم کو اتنا پڑھا دیا
کہ اگر تم نے اس کو محفوظ رکھا ہوتا تو آج کل
کے سوا دو سو نہین چالیس پچاس مولویون ج

بہتر تھے مگر وہ گھر کی مرغی تھی تم نے دال برابر
سمجھی مجھ کو تمھارے اس لکھنے پر بڑی ہنسی
آئی کہ تاریخ جغرافیہ سب مضمونون مین مشکل ہے
مین تو ان دونون کو قصہ کہانی سمجھتا ہون
- البتہ یہ پڑتا ہے کہ کتاب پڑھتے وقت
عبارة پر تو لحاظ ہوتا ہے حاصل مطلب کی طرف
توجہ نہین ہوتی ورنہ اگر ہر آدھے یا پورے
صفحے کے بعد آنکھ بند کر کے غور کر لیا جاے
کہ اتنے کا خلاصہ مطلب کیا ہوا تو ممکن نہین کہ
واقعات مستحفظ نہ رہین - جغرافیہ کی جان ہے
نقشہ - ایک مکمل نقشہ منگوا لو اور ایسے موقع پر
لٹکا دو کہ تھک کر لیٹے تو نقشہ سامنے ہو -
بار بار دیکھتے دیکھتے یاد ہو جاتا ہے کہ فلان
شہر کہان ہے اور وہ ندی یا پہاڑ کدھر واقع
ہے - اگر تمھاری تاریخ چند روز کے لیے مجھ کو
ملے اور مین اس کا اردو مین خلاصہ کر دون
یا سوال جواب بنا دون اور تم اس کو یاد
کر لو پھر فیل ہو جاؤ تو مین جواب دہ - حساب
جبر و مقابلہ - اقلیدس - البتہ سوچ بچار اور
مشق و مہارت کے کام ہین - مین نے تم کو
کسور عام اور کسور اعشاریہ تک پڑھا دیا تھا
اور جتنا تم نے حساب و جبر و مقابلہ مجھ سے
سیکھا تھا وہ ساتوین جماعت مین کامیاب ہونے
کو کافی تھا لیکن مصیبت یہ ہے کہ تم نے تو یہان
جی لگایا اور نہ وہان جی لگاتے ہو - مین نے
تم کو متواتر لکھا کہ بشیر ہر کتاب کو سبق وار
تک یاد کرتے جاؤ - لیکن دنیا مین یاد پڑھنا

بات کو بے وقعت کرتا ہے تم نے کہا نہیں
تو دل میں خیال کیا کہ اس کی تو عادت ہے -
اسی طرح سے خط لکھا کرتا ہے - آپ کے گذشتہ نواب
یا کسی شخص سا اشتیاق کو دو دو پہر تک ہی کیونکر
نہ ہو یا کو وہ ہی الاہی کیوں نہ ہو ایسے زیادہ
خط لکھو - اور اس سے کہ ایک کو نہ دو دن
و غلام ہوئے دین سے باتیں کرو - اور اس
کہ تم بہت جلد گنج جاؤ - اور اس سے کہ تم ۰۰ کو
لکھنا لکھا تو - اور اس سے کہ تم بازار میں پھر
اور بے جا شہر خانہ و باغ کی سیر کرو - اور اس سے
کہ تم بیباک وار کبھی گھر میں کبھی باہر آوارہ پھرو - اور
اس سے کہ تم بھول کر کبھی کبھی مطالعہ نہ کرو -
اور اس سے کہ تم مدرسے کے سبقوں کو گھر میں
آکر نہ پڑھو - غرض اس سے کہ تم محنت نہ کرو اور وقت
کی قدر و قیمت نہ پہچانو تو تم امتحان نہ دے سکو گے
اور نہ آئندہ کبھی دے سکو گے - میں نہیں
کہتا کہ تم اتنا پڑھو کہ تن درستی میں خلل پڑے
لیکن جہاں تک تم سے ہو سکے ایک منٹ
ایک سکنڈ کو رائگاں نہ کرو - پھر قسم کھا کر
کہا جا سکتا ہے کہ تم انٹرنس کیا خطاب
حاصل کرو گے اور کہ ہندوؤں کے لڑکے
آج سکول میں پڑھ کر آئے ہوں کوئی تم کو
نہ پا سکے گا - آٹھویں جماعت میں پڑھنا آٹھویں کا
ہے جو ساتویں پاس کر کے چڑھے اور تمہارا
پڑھنا تو ابھی پھکوڑی پڑی کا پھیر بیٹھنا ہے
خدا تمہاری غیرت کو تیز اور تمہاری ہمت کو بلند
اور تمہاری محنت کو زیادہ کرے - آمین ثم آمین

تمہارے ساتھ وہ کیا اور کرتا ہوں جو میرے
باپ نے (خدا ان کو جنت کے عیش نصیب کرے)
میرے ساتھ کیا تھا - میں نے تم کو پہلے بھی
لکھا تھا اور پھر بھی لکھتا ہوں کہ میں عربی اور
ریاضی دونوں میں تمہاری مدد کو حاضر ہوں
مگر بے تمہاری ہمت کے کام نہیں چلے گا - ابتدائی
سال الف کو اگر وقت پیش نظر رکھو اور بہت محنت
کئے جاؤ تو ان شاء اللہ بیڑا پار ہے - مرد باید
کہ ہراساں نشود - مشکلے نیست کہ آساں نشود -
پھر کیا ضرور ہے کہ امسال اگر جماعت تمہاری ترقی
ہو گئی تو سال آئندہ بھی جماعت کی جائے - اگلے
سال اپنی قوت بازو سے ترقی کرو - جو لڑکا ریاضی
میں تیز ہو اس سے ۵ درجہ ضرور پیدا کرو -
انگریزی کے ۳۴ نمبر بھی محل خوف ہیں -
رہے میاں ایک طالب علم ہم سمجھے کہ سارے
ہم جماعت ملکہ خدا استاد بھی برتر کرتے
تھے - مگر تجا کیا کہ کبھی تمہاری طرح میں بدشوق
اور کم محنت نہ تھا - بے سامان البتہ تھا
جنوری ختم گذرا اور ستمبر تعطیل میں
گذرے گا - بس بہت تھا سے تعطیلات درمیانی
مشکل سے پانچ چھ مہینے ہوں گے - اگر کوئی
مدرسے کی پڑھائی پر قانع رہے تو وہ پڑھ
چکا اصل پڑھنا تو گھر کا ہے - اور تم گھر پر
پڑھنے یا تعطیلوں میں دوسرے سبقوں
کرنے کا اہتمام نہیں کرتے - تمہارے پڑھنے
کا جھگڑا تو چلا ہی جائے گا اب گھر کا کام
کبھی کرو - میرے پاس ایک خط مولوی

کریم بخش صاحب کا آیا - یہ مضمون وہی ہے جو
مولوی صاحب نے دلّی میں زبانی بھی کہا تھا
اور میں نے مولوی صاحب سے نقل کیا تھا -
نہیں معلوم مولوی صاحب کو یہ خیال خود پیدا
ہوا یا وہاں والوں نے کہا لیکن میں سمجھتا
ہوں کہ انھیں کا خیال ہے لیکن کوئی دوست
جو صلاح کی بات کہے اُس کو مخاصمت کے ساتھ
نہیں سُننا چاہیئے - لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل
کہتے ہیں اور چونکہ قاعدہ ہے کہ تا نہ باشد
چیزکے مردم نہ گویند چیزہا - مجھ میں یہ عیب ہوگا -
اگرچہ خود پسندی کی وجہ سے آدمی کو اپنے
عیوب پر اطلاع نہیں ہوتی لیکن بخل اولاد کے
ساتھ تو میں کبھی برتنا نہیں چاہتا - تف ہے
میری دولت پر - اور لعنت میرے مالدار ہونے
پر جب میری پیاری اولاد اس وجہ سے
تکلیف پائے کہ میں اُن کی حاجت کی قدر
باوجود مقدرۃ روپیہ نہیں دیتا - خدا کی قسم
میں یہی سمجھتا ہوں کہ جو کچھ میرے پاس ہے
اِن بچوں کی امانت ہے بس افسوس ہے کہ
جس کا روپیہ انھیں پر خرچ نہ کیا جائے - خدا
اس کا گواہ ہے کہ بشیر کے لئے . . . کے لئے
. . . کے لئے کس کم بخت کو روپیہ سے دریغ
ہو - اور میں نے اپنے نزدیک اب تک
ایسا ہی برتاؤ کیا ہے - یا شاید میری سمجھ
کی غلطی ہو - غرض اس مضمون کو میں تمھاری
والدہ کے حوالہ کرتا ہوں کہ وہ بلا رو رعایت
خوب غور سے سوچیں اور مطابق میرا اور تمھیں
روپیے کا پاس نہ کریں اور مجھ کو اُن کے فیصلے
کی تعمیل میں مطلق تامل نہ ہوگا - ۳ - فروری ۱۸۷۷ع

اگرچہ امتحان تُم دو گے - اور یاد تُم کرو گے - اور
محنت و کاہلی کا نتیجہ تُم بھگتو گے - مگر مجھ کو تمھارے
امتحان سال آئندہ کا ابھی سے سوچ ہے - اور
تُم بھی ابھی سے فکر رکھو گے تو دعوے کے
ساتھ امتحان دو گے پس عربی اور ریاضی کے
سبق ابھی سے شروع کرو - تھوڑا تھوڑا ہو چلے -
یہ خیال ہرگز اپنے دل میں مت آنے دینا کہ
ابھی بہت وقت ہے فقط - فروری ۱۸۷۷ع

اِس وقت ریڈ صاحب کی چٹھی آئی ہے انھوں نے
رپوٹ کر دی ہے کہ یکم مارچ سے نذیر احمد
دوسرے ضلع میں بھیجا جائے - یہاں اُس کی
ضرورۃ باقی نہیں - عملہ یکم مارچ سے تخفیف
کیا جائے گا - مجھ کو اس وقت تک معلوم نہیں کہ
کہاں جاؤں گا اور کس کام پر - میں نے ریڈ صاحب
کو لکھا ہے کہ تین مہینے کی رخصت دلا دیجیے کہ ذرا
آرام کر لوں - لیکن من جانب اللہ ایک دوسرا
سامان ہوا ہے اگر تم لوگ رضامند ہو کر اجازۃ
دو - خط ملفوف ہے - مولوی سید مہدی علی خان
صاحب بہادر کا ہے - یہ حواری ہیں سید احمد خان
صاحب بہادر کے - اٹاوہ کے رہنے والے
ہیں - وہیں سررشتہ دار فوجداری تھے
وہیں تحصیلدار ہوئے - وہاں سے مرزاپور
بدل آئے - وہاں کچھ کوہستانی علاقہ زیر

... انعام دینے کو نسبت کلکٹر بہادر ولایت کے
انعام بھیجے گئے اور کئی مدّون سے بلا کر
... تھے - ابھی اثنا میں شاید نواب
سید الدولہ بہادر وزیر حیدر آباد نے سید احمد خان
... پانچ یا چھ آدمی طلب کیے انھوں نے
... دیا - وہاں جا کر مولوی مہدی علی کو
... ہزار روپیہ تنخواہ ہوئی اب سنا ہے کہ معتمد
مدار المہام مقرر ہوے - میں نے مولوی مہدی علی
کو فی عمری صرف ایک بار آگرے میں دیکھا -
جن دنوں مجھ کو انعام مرآۃ العروس کا ملا دینے
میں ملنے والا تھا مولوی مہدی علی ڈپٹی
... کلکتے گئے تھے - وہیں
مجھ کو تعارف بڑے تپاک کا خط لکھا اور بہت
اصرار کیا کہ آگرے میں میرے مکان پر ٹھہرنا
چنانچہ جوں میں ریل سے اترا مولوی مہدی علی
کے ... مجھ کو کشاں کشاں اپنے گھر
لے گئے اور بہت مدارات کی - مگر مولوی مہدی علی
وہاں نہ تھے لیکن نواب لفٹنٹ گورنر نے
مجھ کو آگرے سے واپس کیا اور آگرے کے
دربار میں بلایا - وہاں منشی غلام غوث صاحب
میر منشی لفٹنٹی کے یہاں میں نے مولوی
مہدی علی کو دیکھا - ایک صبیح نوجوان ...
... پوشاک - ... مرآۃ العروس کی ...
... - جوں میں نے ان کو پوچھا
منشی غلام غوث صاحب نے کہا ...
مرآۃ العروس کے مصنف ...
... منشی غلام غوث کی تقریب سے ہم دونو

... تو مولوی مہدی علی منقبض سے ہوے
شاید مرآۃ العروس کی ... نے ... ہوں
مجھ کو حیرت ہوئی یا الٰہ العالمین یہ وہی مہدی علی
ہیں جن ... خود مجھ کو کس تپاک سے اپنے
گھر ٹھہرایا تھا اور اب بالمشافہ میری کتاب کی
... تضیع کیا ہے - خیر رفت و گذشت
اب ... خط آیا ہے سرکاری خط ہے کیونکہ
اس میں لکھا ہے کہ حسب الحکم سرکار لکھتا ہوں
اور مجھ کو ... ایک دوسرے
دوست مولوی وکیل احمد صاحب کے خط سے
بھی کہ وہ بھی پاس حیدر آباد میں ہیں اس
پہلے معلوم ہوا کہ میرا تذکرہ مدار المہام حیدر آباد
کے حضور میں ہوا - تیسری دلیل اس خط کی
صداقت اور واقعیت کی یہ ہے کہ سید احمد خان
صاحب کی معرفت آیا ہے - تم جانتے ہو کہ
سید احمد خان کس ... ہیں اور وقار کے آدمی ہیں
غرض جس طرح میں تو ... نہیں ...
یہ ہے کہ مولوی مہدی علی نے میری تقریب
کیوں کی - عجب نہیں کہ ... نے یاد
دہانی کی یا کوئی اور سبب ہوا ہو - بہر کیف
بلاتے ہیں اور تنخواہ بالفعل ... سو اور ...
کو ایک ہزار ہو اور یہاں سے ... دینے کا
وعدہ ہے - اتنی تنخواہ مجھ کو سرکار انگریزی
میں تمام عمر ... کی توقع نہیں - دربار
حیدر آباد والی ... بہت تعارف ہے ...
وسیع - عمدہ منزلت مجھ کو وہاں کے
حالات معلوم نہیں - اتنا جانتا ہوں کہ ...

اور انگریزی عملداری کے ہزارہا بندگان خدا
وہاں ہیں سیکڑوں آدمی تو دلی کے وہاں
ہیں۔ مولوی رشید الدین خان مرحوم کا خاندان
سب وہیں ہے۔ پس تم لوگ اگر صلاح دو
تو بالفعل ایک سال کی رخصت لے کر جاؤں
فرانس بمبئی مدراس حیدرآباد وغیرہ کی سیر
کروں سیروا فی الارض۔ فقط

تین مہینے کی رخصت کے لیے ریذیڈنٹ صاحب نے
بھی سفارش کر دی ہے لیکن حیدرآباد
جانا ہوا تو برس دو برس کی فرلو لینی ہوگی۔
ریل ہے تو دوری کوئی چیز نہیں۔ رہی پنشن
اس کے لیے میں نے دریافت کیا ہے۔
اگر میں حیدرآباد گیا تو مولوی احمد حسن کو ساتھ
لیے جاؤں گا۔ ان کو ابھی سے ہشیار رکھو۔
ایسا نہ ہو کہ وقت پر تقاعد کریں۔ طالب
اگر سچا ہے تو وہ دور و نزدیک پر نظر نہیں
کرتا۔ اس سے کہ دہلی میں جا کر متمدانہ رہیں
بہت بہتر ہوگا کہ پردیس میں آسودہ حالی
سے بسر ہو۔ ان کی سی حالت مجھ پر ہوتی تو
بھوپال ایسا تھا جیسے دلی والوں کو شاہدرہ
۔ چنانچہ چند دنوں میں گجرات گیا وہ بھوپال
سے بہت دور تھا ۲۳ دن تک متواتر یا تمام
تمام دن چلا تب خدا خدا کر کے گجرات کی شکل
دیکھی۔ حیدرآباد سے خط آنے شروع ہوئے
ہیں کہ علاوہ تنخواہ کے ماہانہ ۵ ماہوار دو بھی
بھتہ بھی ہے۔ اب میں صرف دو باتوں کا
منتظر ہوں۔ ایک تو رخصت منظوری۔ دوسرے
میں نے جو خط مولوی محمد ... کو لکھا ہے اس کا
جواب۔ اگر حیدرآباد میں یا وہاں ... ادھر
میں ہے تو سر منزل حج و زیارت حرمین
ہے۔ اللہم ارزقنا طواف بیتک الحرام
اب کب دنیا کو کھنیا لوگے یہ خدا میں تو ...
وہ اگلی سی کدکدی مجھ میں باقی نہیں۔ ...
الکساییٹ کراؤں تو پاس ... ۱۷ فروری ...

السلام علیکم والقلب مشتاق الیکم۔ ...
پڑھنے لکھنے کی ہوس کے لیے وارد ہوا چار خط لکھنا
پڑتا تھا تم نے قاطبۃً بند کر دی۔ اگر ... اور
رخصت اور حیدرآباد کے ...
پریشانی ہے تو مجھ کو ... تم سے ...
ہوتا کہ اس حالت میں بھی تمھارے ... میں
بالالتزام اصلاح دیتا ہوں یا نہیں ... کالج
اگر ٹوٹتا تو غضب ہوا ... کالج ...
سامان دہلی میں ... کہ آدمی ...
کر سکے۔ تم حیدرآباد دیا ...
جب میں تمھاری عمر ... تھا تو مجھ کو ...
سوجھتی تھی ... نالہ ...
سے میرا اور اب ... آتا ہے ...
ہی سا ہوتا ہے۔ اب صرف اتنی گدگدی ...
میں ہے کہ میں نے انکار نہیں کیا۔ ...
بارہ سو دیں گے اور ... کے لیے ...
کر دینے کا وعدہ فرمائیں تو ان شاء اللہ ...
گا لیکن مجھ کو ایسا احمق مت سمجھو ...

جمع کرنے کو زندگی کا ماحصل سمجھوں بیشتر دنیا
کو تو خوب دیکھا - غریب محتاج تھا خدا نے
مال دار غنی کیا - اولاد ہوئی - حکومت کے مزے
اُڑائے - ناموری اور شہرۃ سے بھی بے نصیب
نہیں رہا لیکن انجام ان سب بکھیڑوں کا کیا ہے
آخر فنا آخر فنا - اب خداوند تعالی ایسی توفیق
عطا کرے کہ کچھ وہاں کے لئے بھی کروں
کیا وہ دنیا جس میں ہو کوشش نہ دین کے واسطے
واسطے وان کے بھی کچھ پاس ہیں دنیا کے واسطے ہے
وان صاحب چارج لینے کو آگئے - میں حتی الوسع
کُل سامان فروخت کردوں گا ولو بحظ الثمن -
عبد الحامد کی کیا شامت ہے کہ وہ جانوروں
کے ساتھ گاؤزوریان کرتے ہیں - مارا زین جو وہ
ضعیف این گمان نبود - گھوڑا کہیں بھی ہو تو سلیم
الطبع اور کار آزمودہ - تم نے بھی بلا موکی خوبی
ہے کہ جانوروں سے بے باکانہ کام لیتے ہو -
اب تو ... صاحب بھی بیٹی کا نیلام کرتے
ہیں - اپنے مونہہ سے پچیس ہزار مہر کر دیا اور
دو برس بعد شاید دس ہزار کی نوبت پہنچے - مولوی
... کا نام میں نے نہیں سُنا - رقعہ بھیجا ہے
تو جانچ تول کر بھیجا ہوگا - العجل العجل فما یجدی
الامل بدون العمل - مکان کو ڈھونڈو - مجھ کو
بہت آخور کی بھرتی پسند نہیں - مکان تو
بھلا ... کا سا ہو کہ دنیا میں بہشت یاد آئے
واہیات جھونپڑے جو تم نے لے رکھے ہیں
نہ رہنے کے نہ بیٹھنے کے - ایک عمدہ نفیس مکان
مل جائے تو بس کافی ہے - ... نے پارہ شروع

کیا ہوگا - حروف اور حرکات خوب اچھی طرح آ
جائیں بس میں خامی رہ جاتی ہے تو اردو تو ان
تک پڑھنا نہیں آتا - ۲۴ - فروری [illegible]

---

۱۶ - فروری کو صبح ہوتے جو خواب تم نے
دیکھا یعنی وہ راستے جو تم نے تاریخ و جغرافیہ و ریاضی
بلکہ مدرسہ کے تمام ترقیات کے لیے سود مند ہونے
کی نسبت بہم پہنچائی مجھ کو تمہارے خط کے
ذریعے سے معلوم ہوئی - بجائے اس کے کہ مجھ کو
ناخوشی ہوئی میں تو اس کو بہت پسند کرتا ہوں
کہ تم اپنی بُری بھلی رائے کو ہمیشہ نہایت آزادی کے
ساتھ بے تامل ظاہر کیا کرو - رائے کی غلطی عیب
نہیں ہے - افہام و تفہیم اور مباحثہ و مناظرہ
سے ہر غلطی کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر دو دلی اور
نفاق کا کچھ بھی دفعیہ نہیں - جب تمہارا باطن
منکشف نہ ہو تو کوئی کیا جان سکتا ہے کہ تم
اپنے ذہن میں کیا سوچا کرتے ہو - میں عربی
تعلیم کا ایسا طرف دار نہیں ہوں کہ متعصبانہ
اس کی حمایت کروں لیکن انگریزی کی بہترین
تعلیم عربی کی بہترین تعلیم سے باستثنائے مذہب
یقینًا عمدہ اور نافع ہے - عربی میں زبان اور
منطق کے خیالی ڈھکوسلوں کے سوا کچھ بھی
نہیں - یورپ کو جو اس وقت معراج ترقی
حاصل ہے جانتے ہو کیوں ہے - ان لوگوں
میں صرف یہ ہنر ہے کہ واقعات نفس الامری
میں تمام یورپ کی ہمتیں محصور ہیں - ہم لوگ
خیالی مضمونوں کے پیچھے پڑے رہتے اور

سوائے ہلکی جھڑی باتین بنانے اور جھوٹے
بے اصل منصوبے باندھنے کے کچھ نہین سیکھتے
جھوٹے القاب - جھوٹے آداب - جھوٹے
اشتیاق - جھوٹی تشبیہات - جھوٹے استعارات
ہمارا علم انشا رہے - شاعری جو کمال انشا ہے
اُس مین معشوق وہ فرض کیے گئے جن کے
کمر نہین - منہ نہین جن کی زلفین بسلسلہ
نامتناہی سے زیادہ دراز ہین - جن کے سرین
پہاڑ ہین - اگر ایسے معشوق کہین نظر پڑ جائین
تو لوگ اُن کو بچا اور بھوت سمجھین - انگریزی
شاعری کو دیکھو بالکل نیچر کے مطابق - مبالغہ
اور جھوٹ کا نام نہین - جس چیز کے حالات
سے کسی علم مین بحث کرتے ہین اُس کو اُس
علم کا موضوع لہ کہتے ہین جیسے صرف و نحو
کا موضوع لہ ہے کلمہ و کلام - طب کا بدن
انسان - حساب کا عدد - انگریزی علوم کیا ہین
کہ موجودات عالم مین سے ہر ہر چیز کسی علم کا
موضوع لہ ہے - علم آب - علم ہوا - علم مقناطیس
علم حرارۃ - علم روشنی وغیرہ - افسوس کہ ہمارے
یہان کہین ان علوم کا پتہ نہین - انگریز لوگ
کہین سمندر کے کنارے مچھلی کے انڈے
گنتے پھرتے - کہین پہاڑون کے درون
مین بھٹکتے - کہین ریگستان کی خاک پھانکتے
غرض موجودات عالم کے حالات کی تفتیش
و تلاش مین سرگرم ہین اور اسی سے اس زمانے
کو لوہے - کوئی انگریزی چیز تو دیکھو کس خوبی
اور صفائی اور عمدگی کے ساتھ ہے - یہ سب

علم واقعات کے جلوے ہین - ریل تار برقی
نتیجے ہین خواص حرارۃ مین غور کرنے کے -
یہ مضمون تو اس قدر وسیع ہے کہ بجائے خود
محتاج کتاب ہے - ایک خط مین سما نہین
سکتا مین یہ نہین کہتا کہ بی - اے اور ایم -
اے - محتاج و مفلس نہین ہین لیکن کہنا ضرور
ہے کہ تم ناکام مثالون پر نظر کرو ع ہمت بلند
دار کہ پیش خدا و خلق - باشد بہ قدر ہمت تو اعتبار
تو - ہر ہنر اور ہر پیشے اور ہر فن مین کامیاب اور
ناکام ہوتے آئے ہین لیکن اس سے لوگون نے
کسب ہنر نہین چھوڑ دیا مثلاً وکیل ایک وہ ہین
جو پانچ ہزار پاہوار کماتے اور دوسرے پالکی
کے کہارون کا کرایہ گرہ سے دیتے پھر بھی
ہزارہا لوگ امتحان وکالۃ دیتے ہین - جو طرز
تم اختیار کرنا چاہتے ہو کہ عربی پڑھون قانون
یا کرون انگریزی مطالعہ کتب و اخبار سے
بڑھالون کیا تم کو وحی ہوئی ہے کہ اس طرز
مین ضرور کامیابی ہوگی - بشیر آیندہ کا حال
معلوم نہین کہ کس کی تقدیر مین کیا ہے لیکن
تدبیر شرط ہے سو یہ مدرسے مین پڑھنا بھی ایک
تدبیر ہے اور یہ ایسی تدبیر ہے کہ تم اس مین
منفرد نہین - اگر یہ حمق ہے تو اس حمق مین
ہندوستان اور یورپ ملا کر لاکھون بندگان
خدا مبتلا ہین - قانون کے صرف دو مصرف
ہین ایک وکالۃ سو مشہور ہے اور سچ ہے
بار از آو در گرد و دُڈ یعنی صیغہ وکالت مین
مطلق گنجایش نہین اور پھر گنجایش بھی ہو تو

تمھاری لکنت نے تم کو ناقابل کر دیا ہے رہ گئی
تحصیلداری وہ مشروط بہ وعدۂ کلکٹر ہے
یعنی کلکٹر ضلع وعدہ کر گئے خود امتحان کی اجازة
دے اور امتحان میں پاس ہو تب تحصیلداری
ملے۔ تو پڑھنے کی کیا ضرورة ہے۔ انگریزی
عربی سب چھوڑ دو۔ اِس کو اردو کافی ہے۔
کیونکہ کل قوانین اردو میں ہیں۔ میں اس
کی تصدیق کرتا ہوں کہ اس لفٹنٹی میں بلکہ شاید
ہر جگہ ایسے تحصیلدار اور ایسے ڈپٹی کلکٹر بھی جو
ہیں جن کے مقابلے میں تم کو اس وقت
من حیث اللیاقة ترجیح ہے۔ میں اپنے
معاصرین میں بہتوں کو جانتا ہوں جو ہر پہلو
سے مجھ پر فائق ہیں۔ قانون کا امتحان دیکر
... تحصیلدار کیوں نہیں ہو گئے۔ عربی
پڑھکر مولوی ... ڈپٹی کلکٹر کس لئے مقرر
نہیں ہوئے۔ اگر تم نے علم کا یہی نتیجہ سمجھا
کہ وہ روپیہ کمانے کا ذریعہ ہے تو تم نے ہرگز
علم کی قدر نہیں جانی۔ تجارة۔ زمینداری۔
دستکاری وغیرہ بہت سے ہنر اور پیشے
ہیں جن میں علم درکار نہیں اور روپیہ خوب
کمایا جا سکتا ہے۔ علم وہ چیز ہے جو آدمی کو
ہر حالت میں توقیر دیتا ہے عام اس سے کہ
روپیہ کمانے کا ذریعہ ہو یا نہو۔ تم کو روپیہ
کمانے کی کیا جلدی پڑ گئی ہے۔ میں جب تک
زندہ ہوں تمھاری ضرورتوں کو رفع کروں گا
اور مجھ سے لینے میں تم کو تامل کیوں ہونے لگا
جیتے جی نہ لوگے تو میرے مرے پیچھے لوگے

ورنہ مستانی پر تسمے رسالہ ۲۲-۲۳ تک تو
عمر تحصیل ہے۔ تم نے انھیں اپنے تئیں اس عمر
میں بڈھا فرض کر لیا۔ لیاقة کو سمجھ لو گویا اِن
چھ ہے۔ باقی تمام زمین پر بستا مگر ہے تو فی الحقیقة
زمین میں اُس کے آثار شقاوت ہے۔ باران کہ
در لطافت طبعش خلاف نیست۔ در باغ لالہ روید
و در شورہ بوم خس۔ لوگ بی اے ہوتے
کوئی انھیں دو حرف کے ذریعے سے مناصب
جلیلہ پر پہونچتا اور کوئی بھیک مانگتا ہے۔
پڑھیں فارسی بیچیں تیل۔ یہ دیکھو قدرة کے
کھیل۔ کون کہہ سکتا ہے کہ تم کو خدا نے کسی
نوکری کے لئے بنایا ہے۔ اگر ہزار شخص لیاقة
ہوں ضرور نہیں کہ وہ سب ہم حالت بھی ہوں
میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ یہ تجویز بھی ایک
درپیش ہے کہ تھوڑے نمبر پاس کیا جائے
ہر سبجکٹ میں نمبر کامل نہو۔ ... نے
تاریخ جغرافیہ لڑکوں کو تکلیف دیتا ہے لیکن
وہ دو حرف ہی۔ اسکے لئے مقبول ہیں
کہ ان کے لیے سب ہمتوں کو برداشت کرتے
ہیں اور ضرور تم کچھ بے عنوانی کئے ہو ورنہ
ایسی واویلا کی نہیں۔ تمہارہ مطالب سب
کر لیا کرو۔ یا تمہی وغیرہ کیا ہو قوت سے
جب تک باقی نہیں رہتا تو سب ہمت کرنا کچھ
جاتی ہیں مگر کبھی کوشش سے وہ اثر ہے کہ دل
ایک کیفیة ضرور حاصل ہو جاتی ہے جس میں مناسب
سے تعبیر کرتے ہیں۔ چلو تسلیم ہے کہ عقل دنیا
جیسی انگریزوں میں ہے کسی قوم میں نہیں

اور علاوہ اس کے اعتبار سے کچھ شک نہیں کہ کوئی
مفید علم نہیں جو انھوں نے نہیں لیا۔ تاریخ
جغرافیے کا انگریزی تعلیم میں ہونا کافی دلیل
اُس کے مفید ہونے کی ہے۔ تم کو کچھ اندازہ
ہے کہ دنیا میں کتنے پرچے اخبار کے جاری ہیں۔
شاید لاکھوں۔ اور کیا فرق ہے اخبار و تاریخ
میں۔ اخبار تاریخ حال ہے اور تاریخ اخبار گذشتہ
عام آگہی (جنرل انفارمیشن) تمھارے
نزدیک کچھ قدر کی چیز ہے یا نہیں۔ پہلی
فائدہ تاریخ کا عام آگہی ہے۔ حضرت قرآن کس
خیال میں ہو۔ کوئی انگریزی آرٹکل نہیں جس
میں واقعات تاریخی کا حوالہ نہیں۔ تاریخ سے
تحریر مضامین یعنی اِنشاء میں بہت مدد
ملتی ہے۔ تاریخ دان کو استنباط و استشہاد
کی بڑی قوت ہوتی ہے۔ وہ ہر رائے کی
دلیل میں واقعات گذشتہ کی سند دے
سکتا ہے۔ اور جب کہ وہ شرط کامیابی امتحان
ہے تو بجائے خود اُس کا نفع عظیم ہے۔ بیسیوں
کتب و اخبار سے بھلا آپ کیا انگریزی پڑھا
لیجیے گا جب کہ اُس کا فونڈیشن ضعیف ہے
انگریزی اس قدر سے بڑھتی تو میں کبھی کا
پڑھا چکا ہوتا۔ سنو یعنی کمپوزیشن اور اصلاح
کا لینا اور گرامر کا استحفاظ نہایت ضرور ہے
دلی۔ سبحان اللہ۔ کیا پوچھنا ہے۔ مگر جب
مدرسے کی چیزوں سے عاجز ہو تو باہر کیا
خاک پڑھو گے۔ تم اتنے ضعیف القویٰ شاید
نہیں جتنے کہ ضعیف الہمت ہو۔ یہی تمھار

نفس کا خدع ہے جب تم عربی پڑھائے جاتے
تھے تو عربی سے بھاگتے تھے اب انگریزی سر پر
پڑی ہے تو اس سے جان چراتے ہو یعنی تمھاری
بیدلی اور تمھارا تذبذب یقیناً تم کو کٹھڑا کرے گا
۔ نوکری کروگے اور کچھ روپیہ کما سکوگے مگر نام
و نمود یا منصب جلیل کے امیدوار مت رہو اور
یوں خدا اپنے گدھوں کو حلوا دے تو کسی کا کیا
دینا ہے۔ مجھ کو اس سے تو خوشی ہے کہ تم
نے اپنی رائے کو ظاہر کیا مگر اس کا سخت رنج
ہے کہ کیوں خدا نے تمھارے ایسے خیالات
کیے۔ میں نے تمھاری بات کا برا نہیں مانا
تم بھی میری بات کا برا نہ مانو۔ بشیر۔ خدا کی
قسم بے محنت دنیا میں کچھ نہیں ہوا اور محنت سے
جان چرانا بدنصیبی اور حرمان کی دلیل ہے۔
جس کام میں لگے ہو لگے رہو۔ یک در گیر
محکم گیر۔ نیت کو ڈانواڈول مت کرو۔
خدا اسی میں برکت دے گا۔ جتنا ہو سکتا ہے
کیے جاؤ۔ تم اس قدر بے دل کیوں ہوئے
ہو۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود۔ مرد باید
کہ ہراسان نشود۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ
تم نوکری مت کرو۔ میں اپنے اوپر تکلیف
اٹھا کر تم کو آسائش پہنچا سکتا ہوں۔
غرض جو کچھ تم فرماؤ کرنے کو موجود ہوں
مگر یہ کہ تم نہ پڑھو میں نہیں کہہ سکتا۔ اور
تمھارا یہ کہنا کہ یوں پڑھوں ووں نہ پڑھوں
گویا یہی کہنا ہے کہ نہ پڑھوں۔ کیوں کہ جن کو
پڑھنا منظور نہیں ہوتا اُن کا یہی دستور

دیکھا ہے کہ عربی چھوڑی انگریزی لی انگریزی
چھوڑی قانون شروع کیا۔ انجام یہ کہ نہ انگریزی
ہوئی نہ عربی نہ قانون۔ لوگ تو عمرین صرف
کرتے ہین تم تو دو ہی برس مین گھبرا گئے
سبب یہی ہے کہ مدرسے مین کچھ سیکھا ہی
ہے اور تم سمجھے اس کے خوگر کہ پڑھا اور کتاب
نہ سمجھ جو کتاب کھولی تو استادو کے سامنے پیش کرتے
اگر تم نے اپنی راے پر عمل کیا تو مین تم کو
ان شاء اللہ یہ بھی دکھا دون گا کہ اگلے برس
نہین تو تیسرے سال عربی انگریزی قانون
سب ندارد۔ نوکری بھی تم کو کوئی ابھی نہین
دے گا۔ ۲۵۔ برس تو قانوناً نوکری کے
لیے تمھاری اقل الاعمار ہے کہ اس سے پہلے
کی خدمۃ داخل پنشن نہین۔ بھلا جب
ہندوستان کے نوجوانون کی ہمتون کا
یہ حال ہو تو کیا وہ ولایت جا کر سول سروس
کے لیے کمپیٹ مقابلہ کرین گے۔ ابھی
ریش و بروت آنے تک مین تمھارے لیے
کوئی مشغلہ سوا اس کے نہین دیکھتا
کہ پڑھے جاؤ۔ ابھی انٹرنس تو پاس کرو۔
بی۔اے اور ام۔اے کے تو بڑے بڑے
درجے ہین۔ تمھاری طرز عبارۃ سے تو
ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ تم اپنی طرف سے مدرسہ
چھوڑ چکے۔ صرف یہ چاہتے ہو کہ مین ترک
پر تمھاری تحسین کرون اور کہون کہ شاباش
اچھا کیا۔ اگر مین دیکھتا کہ تم عربی پر فریفتہ
ہو تو مین تم کو اپنے پاس رکھتا لیکن جہان تک
مین سمجھتا ہون تم پڑھنا تو چاہتے ہو لیکن
آسانی کے ساتھ۔ مثلاً الحمد شہد ہو یا دھو کر پلا
دیتا نہ ہو سو میرے نزدیک این خیال است
و محال است و جنون۔ بشیر اگر تم پڑھنا نہین
چاہتے یا پڑھنا اگر تمھاری قسمۃ مین نہین تو مجھ کو
تم سے لڑنا منظور نہین تم جانو تمھارا کام جانے
لیکن اسے خدا مجھ کو اس مصیبۃ کے جھیلنے
کو زندہ مت رکھیو کہ ایاسے اللہ آمین کا بیٹا
اور وہ بھی جاہل یا کسٹم ملاّ۔ اگر رخصت لے کر
دہلی رہنا ہو تو ان شاء اللہ مین دیکھون گا
کہ کون سی چیز تم کو دشوار ہے۔ میری زبان
مین خدا نے اتنی قوۃ دی ہے کہ سمجھا دینے
اور ذہن نشین کر دینے کا دعوی رکھتا
ہون۔ فقط ۲۴۔ فروری ۸۰ع

مبدأ فیاض نے جو قوتین انسان کو عطا کی
ہین علم ان کو چست و چالاک اور نمایان اور
بکار آمد کر دیتا ہے جیسے لوہا کہ جوہر اس کی
ذات مین مضمر ہے صیقل کرنے سے اس کی
جوہر ابھر آتے ہین نہ یہ کہ جوہر اس مین پیدا
کیے جاتے ہین۔ علم کے معنی ہین جاننا
اور چونکہ جاننا متعلق ہو سکتا ہے تمام موجودات سے
اور تمام واقعات ماضیہ و حالیہ و مستقبلہ کا علم
پس تم خیال کر سکتے ہو کہ دائرہ علم کتنا
وسیع ہے۔ علم کی فرد اکمل علم الٰہی ہے۔ لایعزب
عنہ مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض
ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو ویعلم ما
فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا
حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین۔ یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی
الصدور۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ ویعلم
ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا
وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ
علیم خبیر۔ تم نے وہ حکایت سنی ہوگی کہ
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو
حکم ہوا تھا کہ خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہو کر علم حاصل کرو۔ استاد اور شاگرد دونوں
کشتی میں سوار چلے جاتے تھے۔
ایک چھوٹا سا پرند نظر پڑا کہ دریا کے کنارے
بیٹھا ہوا پانی پی رہا ہے اس کو دیکھ کر خضر نے
حضرت موسی سے فرمایا کہ اے موسی علم الاولین
والآخرین کو علم الہی کے ساتھ وہی نسبت ہے
جو اس جانور کے ایک آشام کو اس دریا کے
تمام پانی کے ساتھ۔ پس جو کچھ ساری دنیا
کی کتابوں میں مدون ہے اگر تمام تمہیں [illegible]
[illegible] ہو (اور محال ہے کہ ایسا انسان
کبھی ہوا ہو یا آیندہ ہو) تاہم اس کا علم جاننا
اتنا ہی ہوگا کہ گویا سمندر سے ایک رشحہ یا
اس سے بھی کم۔ بڑی غلطی ہے کہ دس یا
بیس یا پچاس یا سو کتابوں پر نظر کر لینے سے
آدمی اپنے کو عالم سمجھنے لگے مثل اس چوہے کے
جو ہلدی کی ایک گرہ پا جانے سے اپنے
تئیں پنساری خیال کرنے لگا تھا۔

پڑھنے سے میرے نزدیک بڑی غرض
و غایۃ یہ ہے کہ تفتیش و تلاش ور ہر شی
کی کنہ ہر بات کے اطراف و جوانب اور ما لہ
وما علیہ اور ہر واقعہ کے سبب اور ہر سبب کے
نتائج کے دریافت کرنے کے شوق کو
مشتعل کیا جاوے۔ فقط

تم کو معلوم ہے کہ ہمارے خاندان میں لکنت
متوارث ہے ہر نسل میں ایک نہ ایک آدمی
ضرور ہکلا ہوتا آیا ہے پس یہ لکنت جو تم میں ہے
تمہاری شرافت خاندانی ہے۔ تمہاری لکنت
خلقی نہیں ہے کیونکہ بچپن میں تم کو اسکے دورے
[illegible] کا حکم ہوا جب تک ڈاکٹر محمد شاہ صاحب
پہنچیں تو پہچین عورتوں نے اضطرار میں پیاز
کے عرق کی جگہ مونہہ میں پانی ٹپکا دیا اسی وقت
سے عضلات اللسان مسترخی یا متشنج
ہوگئے۔ بیماری سے اچھے تو ہکلانے لگے
بچوں کی بھی حرکتیں دلکش ہوتی ہیں
مجھے ابھی تک یاد ہے کہ تمہارا آج زبان کا
ہکلانا سب کو بھلا معلوم ہوتا تھا مگر میں اس وقت
بھی تم کو ٹوکتا تھا۔ لکنت ایک نقصان جسمانی ہے۔
Bodily defect
اور اگر گویائی اور لسانی ہنر ہے تو بلاشبہہ
لکنت عیب۔ وعظ اور وکالت اور مشیر دانی
و انشا الہا جس جگہ زبان سے کام لینا ہے تم
عاجز ہوگے کہتے ہیں کہ لکنت دلیل ذہانت ہے
اور ایسا ہو تو عجب نہیں کیونکہ ذہین آدمی

اکثر مستعجل ہوتے ہیں چاہتے ہیں کہ جلد سے
اپنا مطلب ادا کر لیں اور زبان فاتر ان کے
ارادے کی مطاوع نہیں پس ان کی تمثال
اُس شخص کی سی ہے جو ایک اڑیل ٹٹو پر
سوار ہے کہ ڈانٹنے ٹھکرانے سے ٹٹو نکل جانے
کا قصد کرتا ہے مگر مادہ مانع ہوتی ہے اور
دو مخالف محرکوں میں کبھی پیچھے کو ہٹتا ہے
اور کبھی الف ہوتا ہے تمھاری لکنت خدا کے
فضل سے ایسی شدید نہیں ہے کہ اس پر عیّ
و حصر کا اطلاق ہو سکے کبھی کبھی جتنی سے
مراد عیب میں ہے - چونکہ تتو رد اخل ذہن
میں ہے ذرا اس بات کا دریافت کرنا
مشکل سا ہے کہ لکنت استرخاے اعصاب سے
ہے یا تشنج سے کیونکہ استرخا و تشنج
دو حالتیں ہیں متضاد اور دونوں کے
علاج بھی لا محالہ متضاد ہوں گے - اگر
لکنت ہو استرخا سے اور علاج ہو تشنج کا اور
بالعکس تو لکنت کو الٹی ترقی ہو گی یہ مسئلہ
ہے متعلق تشریح اور اطبائے یونانی کلھم
اجمعون اس کوچے سے نابلد رہ گئے ڈاکٹر
سو میرے متعارفین میں کوئی اس مرض کا
[illegible] یعنی حاذق نہیں
Demosthenes
میں سمجھتا ہوں کہ
ڈاکٹروں کو اس میں زیادہ ملکہ ہو گا - میں
نام بھولتا ہوں ایک فلسفی الکن منہ میں
کنکر رکھ کر گفتگو کیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس
کی زبان لکنت سے صاف ہو گئی ہکلے کی

نہیں بلکہ ایک توتلے آدمی کی حکایت ہمارے
ادب عربی کی کتابوں میں ہے کہ کوئی وزیر
الثغ یعنی توتلا تھا حرف ر کے ادا کرنے
سے قاصر بادشاہ کو منظور ہوا کہ فی علن الناس
اس کو سب کے سامنے ایک مجمع میں وزیر کو
حکم تحریری حوالے کیا کہ لوگوں کو پڑھ کر
سنا دو - اس میں مرقوم تھا - امر الامیر
ان یحفر البیر فی الطریق لیرد منہ الوارد
والصادر - وزیر دیکھتے ہی سمجھا - اس کو
زبان عربی پر اس طرح کی قدرت تھی کہ اس
نے بے تکلف و بے تامل بتبدیل الفاظ فوراً پڑھ دیا
حکم الحاکم ان یقلب القلیب فی السبیل لیستقی
منہ النازل والقافل او ما شابہ ذالک
اسی طرح ہکلا پن بھی اکثر خاص خاص حروف
میں ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ ان حروف
سے تجنب کیا جا سکے مگر اس کے لیے ضرور
ہے کہ آدمی مرادفات الالفاظ سے بخوبی
آگاہ ہو - جو لوگ تمھاری طرح کم ہکلاتے
ہیں غصے کی حالت میں زیادہ ہکلانے
لگتے ہیں اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ غصہ
تا الکت تعجیل پڑ جاتی ہے پس اس ہکلاپن
کا علاج ہے - کظم الغیظ و ان کان لامیرا
الاعلی الذین ہدی اللہ تعالیٰ انگریزی کی ہر تا
مضمون تعلیم کے مقابلے میں عربی فارسی
کی برائی لگی کسی تعلیم کالج کا مخص
ہونا میری طرح تمھارے ذہن میں بخوبی
بیٹھ جائے کالج کے کتاب خانے کو جا کر دیکھو

عربی فارسی کی الماریوں میں پاؤ گے کتابیں
متقدمین کی - کتاب بااعتبار تصنیف و تالیف کے
اعتبار سے جس قدر پرانی اسی قدر ہم لوگوں
میں معتبر اور مستند برخلاف انگریزی کے اگر سو
برس کی کتاب مثل تقویم پارینہ سلک درس سے
خارج [illegible] - اسی سے ظاہر ہے کہ کسی
علم میں ہمنے ترقی نہیں کی - کمی ہوئی تو غلام
رحیم کو کیوں پیچھے رہتے - فقط

دہلی کالج تو ٹوٹا لیکن انٹرنس تک کے واسطے
کوئی انتظام ضرور کیا گیا ہوگا پس کالج کو
رونق تم کالج کلاس رونق - یا مولوی جمال الدین
توجہ کریں - تم کو کیا - بدستور جی لگا کر پڑھے
جاؤ - جب خدا وہ دن کرے گا کہ انٹرنس پاس
کروگے تو دیکھا جائے گا - بیشک تمہیں پڑھنے
سے دل برداشتہ ہے تمہیں نے کالج کو کوس
کوس کر کھو دیا - سبحان بخش کو زیادہ تر لکھنے
پڑھنے نے اور کسی قدر تمہاری عادۃ بالمساوات
نے تباہ کیا - وہ نہیں معلوم کیا امید میں لگ کر
آیا تھا اور تم سے نے سوکھا ٹرخایا - کیوں کہ ہے
اور کیوں رہے - ای کاش یہی ہوتا کہ وہ
میرے کام کا نہیں - وہ کم بخت تو گھر کے
کام کا بھی نہیں - پس اسکو حقیقۃً قیدی کر لیجئے
دوا بھی چھوڑ دو کہ اپنی حالۃ سابقہ پر عود کرے
شاید میں نے تم کو لکھا ہوں لیکن خیال آتا ہے
کہ نہیں لکھا - نواب سر سالار جنگ بہادر
نے منظور فرمایا کہ میری انگریزی نوکری ہاں کی
خدمت میں ٹھہری و محسوب ہو کر پنشن دی جاے -
۲ - مارچ سنہ ۸۱ عیسوی

فارسی ذرا دیر میں رفیع الدین کا ساتھ ہوا اور
ہم لوگ آج مع الخیر الہ آباد پہنچے تنقیح خصوصیت کے
لئے یہاں قیام کرنا شاید کل ضرور ہو میں گھڑی
تم سے بہ ضرورت لایا - تم جانتے ہو کہ مجھ کو شوق
نہیں - ان شاء اللہ تم کو نئی گھڑی خرید دوں
گا - میں ان شاء اللہ تم کو اپنے حالات و
منازل سے مطلع رکھوں گا - بیشک پڑھنے میں غفلت
اور کاہلی مت کرنا والسلام فقط ۲۲ - اپریل سنہ ۷۹ء

تم کو میرے خط نہ بھیجنے سے حیرۃ ہوگی اور خود
مجھ کو بھی اپنی یہ ادا پسند نہیں ہوتی لیکن
حال یہ ہے کہ اب تک میں اطمینان سے نہیں
بیٹھا اور ابھی شاید مہینوں میری یہی حالت رہے
گی - اگر تم کو میرے حالات کا دریافت کرنا
ضرور ہو تو مولوی احمد حسن سے مراسلۃ
بڑھا لو - جہاں میں اب ہوں حقیقۃً [illegible]
[illegible] دیتا ہے - میں حیدرآباد میں ۲۷ - اپریل کو
پہونچ گیا تھا - دو مرتبہ ہز اکسلنسی نواب
سر سالار جنگ بہادر سے ملا - مدار المہام اور
مختار الملک اور نواب صاحب اور سرکار
عبارۃ ہے سر سالار جنگ سے اور حضور اور سرکار
عالی جناب نظام سے - میں اتنا کہہ سکتا ہوں
کہ یہاں کے ساز و سامان اور تزک و احتشام
دیکھ کر خدا یاد آتا ہے - دلی اور لکھنؤ میں اس کا

عشرِ عشیر بھی نہ ہو گا۔ شہر میں جا کر دیکھو تو مارے
ہجوم کے تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں اور یہ ہجوم
بھی قلی مزدوروں بھیک مانگنے والوں کا
نہیں۔ بلکہ نوابوں اور سرکاروں کا جن کی
اردلی میں پلٹنیں اور رسالے اور ہاتھی دوڑتے
ہیں۔ سرکار کے محلوں میں جا کر میں ہکا بکا سا
ہو جاتا ہوں اور یہ تمول اس حالت میں ہے
کہ عملداری میں اچھا انتظام نہیں۔ شاید قریب
نصف عین المال سرکار تک حرام نوکر خورد برد
کرتے ہیں۔ اور اگر خدا نوکروں کو توفیق خیر خواہی
دے تو یہ ملک بجائے خود اودھ کا ہو سکتا ہے۔
اور زمین بعض اطراف میں بلا مبالغہ زمین میں
روپیہ پیسہ تک کی موجود ہے۔ نوکروں کی
شوخ چشمی کی وجہ یہ ہے کہ موقوفی کا دستور
نہیں۔ جرمانہ کرنے کا قاعدہ نہیں۔ سرکار
مجھ کو یکم اپریل یعنی روز روانگی اعظم گڈھ سے
الماللعہ کے حساب سے تنخواہ دی ہے میں
ہزار روپیہ تنخواہ ہے اور ماللعہ علیحدہ دو ہی
دہلی سے حیدرآباد میرا اول درجے کا اور
میرے دو ساتھیوں کا سوم درجے کا کرایہ
ریل دیا۔ پھر مولوی احمد حسن اور منشی فیض الہی
دونوں کو روز وصول حیدرآباد سے ڈیڑھ ڈیڑھ
سو کا نوکر رکھ لیا اور میری ماتحتی میں مامور
فرمایا اور غالب ہے کہ تیس تیس روپیہ
ان کو بھی بھتہ ملے۔ ابھی میں نے کام
پر تسلط نہیں پایا بلکہ یہ ایسا ہے سرکار عالی
دورے پر ہوں اور جب تک موسم اجازۃ

دے دورے میں رہوں گا۔ گرمی تو یہاں
ہے مگر وہاں کی سی۔ خیمہ اگرچہ دھوپ میں
ہے مگر وہ تپش نہیں کہ آدمی بے چین
ہو جائے۔ موسم یہاں معتدل رہتے ہیں
جاڑے میں لحاف کی ضرورۃ نہیں۔
گرانی ہے مگر بہ وجہ خشک سالی ان دنوں
اور زیادہ ہے لیکن لوگ ایسے خوش حال
ہیں کہ کبھی کوئی گرانی کو یاد بھی نہیں کرتا
خلاصہ یہ کہ میں خوش ہوں اور میں یہاں
کی نوکری کی مطلق پروا نہیں کرتا جیسی
خدمت پر میں ہوں بڑی معزز ہے الحمد للہ
علی نعمائہ و آلائہ۔ اگر میں کثرت سے خط نہیں
بھیج سکتا تو تم مجھ کو معذور رکھو کہ پابہ رکابی
میں ہوں۔ دن بھر کوئی نہ کوئی نئی بات
سیکھتا ہوں۔ یہاں کی زبانیں جو مفصلات
میں بولی جاتی ہیں مرہٹی۔ تلنگی۔ کنڑی
اردو ہیں جن کا ایک لفظ میں نہیں
سمجھتا لیکن تم مجھ کو بدستور ہفتے میں
دو خط لکھا کرو تا کہ مجھ کو جواب دینے پر
برانگیختہ کرتے رہو۔ جلد جلد انٹرنس پاس
کرو۔ ان شاء اللہ اس سرکار میں تمہارے
لیے بہت کچھ ہو رہے گا اور اب میں تمہارا
دہلی میں زیادہ رہنا پسند نہیں کرتا۔
میں اس دورے میں ... جانے والا
ہوں۔ فقط ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۹۲ ہجری

مرد خدا تم اپنے سمجھدار آدمی ہو کر ایک بھینی

کی تحصیل کے متحمل نہیں ہو سکتے او کچھ لیتے ہو
اس سے تمھارے شوق کا اندازہ کیا
جا سکتا ہے۔ تم نے ذہن نشین کر لیا ہے
کہ پڑھنا صرف نوکری کے لیے ہے اور نوکری
بخت و اتفاق پر منحصر ہے۔ جو آدمی ایسے خیالات
اپنے دل میں رکھتا ضرور یہی نتیجہ نکالے گا
جو تم نے نکالا کہ زیادہ پڑھنا ضرور نہیں۔
لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جو پڑھنے کو
تکمیل نفس اور حصول امتیاز کا ذریعہ سمجھتے ہیں
اور معاش میں جو تائید پہنچے وہ ایک منفعت
ضمنی ہے وہ لوگ تحصیل علوم سے کبھی
ملول نہیں ہو سکتے۔ بہر کیف سمجھانا بھی ایک
عمر تک ہوتا ہے اور میرے نزدیک تم نے
اس عمر سے تجاوز کیا۔ تم نفع و نقصان میں
تفرقہ کرنے پر قادر ہو مگر میں اتنا تو کہہ سکتا بھی
ہوں کہ تم اپنی وحشت کا علاج کرو سو
میں جا کر اخبار دیکھو پچھلا پڑھا ہوا یاد کر لو
یعنی چاہو تو ایسے مشاغل اپنے اوپر لازم
کر سکتے ہو کہ وقت باطمینان ہو میں عن
قریب بلدہ یعنی حیدرآباد جاؤں گا چند روز
کی بات ہے کہ مولوی مہدی علی نے نواب
صاحب کے اشارے سے مجھ کو لکھا کہ
سمت یعنی قسمت مشرقی کی صدر تعلقہ داری
یعنی کمشنری تمھارے لیے تجویز ہوئی ہے
اور فوراً تنخواہ بارہ سو کر دی جائے گی بجز
علاوہ اور اس قسمت کا بندوبست بھی تم سے
متعلق رہے گا میں نے ابھی اس تجویز کو

منظور نہیں کیا۔ اس سلطنت میں ابتدا اختیارات
حکومت صدر تعلقہ داری کا عہدہ نہایت عمدہ
ہے۔ جو نسبت مدار المہام کو تمام ریاست سے ہے
وہی نسبت صدر تعلقہ دار کو اپنی قسمت سے ہوتی
ہے یعنی جیسی حاجت مدار المہام میں ہے ویسی ہی
صدر تعلقہ دار میں بھی ہے مگر چھوٹی دو دو قسمت
اور قسمت میں تین تین ضلع۔ عدالت تعلیمات
تعمیرات وغیرہ میں صدر تعلقہ دار کل
صیغوں میں حاکم اکبر ہے لیکن وہ مدار المہام
اور صدر المہام اور ریاست کے معتمدین کا ماتحت ہے
یوں سمجھو کہ صدر تعلقہ دار بمنزلہ کمشنر ڈویژن
کے ہے جو بورڈ اور گورنمنٹ کا تابع ہوتا ہے
اور بندوبست کی نوکری بے انضمام حکومت
سمت چلنے والی نہیں اس نظر سے میرا ارادہ
ہے صدر تعلقہ داری منظور کر لوں سر دست
تنخواہ بھی زیادہ ہو جائے گی اور اضافہ
بندوبست بھی باقی ہے لیکن اس کا فیصلہ
میں نے مراجعت بلدہ پر ملتوی رکھا ہے
نواب صاحب نے میری ایک رپورٹ
کو پسند فرمایا اس پر یہ تجویز ظاہر ہوئی۔
جب میرا معاملہ طے ہو جاتا ہے تو میں تمھاری
وحشت کا علاج کرتا ہوں۔ تم کو ناچار آنا ہوگا
عبد الواحد اور مولوی برکۃ اللہ یہاں آنے کی
تجویز کر رہے ہیں ان کی فکر سے غافل نہیں
ہوں مگر ویسا بدرست آید کہ یہاں ہی
کارخانے ہیں۔ آدمی کو جگہ نہیں ملتی۔
ابھی ایک صاحب اشرف صاحب [illegible] تھا کہ مجھ کو

جب درخواست طلب فرمایا ورنہ ڈپٹی کلکٹر اور صدر
الصدوروں کی عرائض پر یہان کوئی ملتفت بھی
نہین ہوتا فقط ۔ جمادی الثانیہ ۱۲۹۲ھ مقام نلگنڈہ

یہ کیا غضب ہے کہ تم میرے خطوط نہ پہونچنے
کے شاکی ہو درحالیکہ مین نے عبدالمجید کو دو خط
لکھے (اور واقعی لکھے) تو تم سمجھ سکتے ہو لیکن
تم کو کتنے خط لکھے ہون گے ۔ جہان تک میرا
حافظہ مساعدۃ کرتا ہے مین نے چھ سات خط سے
کم نہین لکھے ۔ تم سے بڑھکر بھی دنیا مین مجھ کو
کسی سے تعلق ہے ۔ بالخصوص جب دسترخوان
پر بیٹھتا ہون تم سب لوگ ضرور یاد آتے ہو ۔
یہ بد انتظامی جو خطوط کے پہونچنے مین واقع
ہوئی کچھ تو اس وجہ سے ہے کہ ایک عملداری
سے دوسری عملداری مین خط کا جانا ہمیشہ خالی
از خطر تلف نہین دوسرے مجھ کو خود کسی مقام
پر قرار نہین ۔ مین نہین جانتا کہ تم کو میرے
حالات کہان تک معلوم ہین اس واسطے مجھ کو
اپنی رام کہانی پھر دوہرانی پڑی ۔ مین حیدرآباد
مین پہونچ کر شاید صرف ایک ہفتہ مقیم رہا
اس اثنا مین دو مرتبہ نواب صاحب کی خدمت
مین حاضر ہوا ۔ ارشاد ہوا کہ سیروا فی الارض اور
خود مین بھی ناواقفیت کی وجہ سے گھبرا آیا تھا ۔
غرض حیدرآباد مین جلسہ خطبی کر کے دورے
کو نکل کھڑا ہوا ۔ گویا سفر دہلی کا سلسلہ منقطع
نہ ہونے پایا ۔ حکم تو یہ تھا کہ ناگر کرنول ۔ اور
نلگنڈہ ۔ و ضلع ملک تلنگانہ کے دیکھ آؤ
لیکن جب مین ضلع ناگر کرنول کے صدر مقام
محبوب نگر مین پہونچا تو ایک انگریزی مسلح
کرنول قریب تھا بے اختیار جی چاہا کہ جا کر
وہان کا طرز انتظام بھی دیکھون چنانچہ اکیلا
کرنول چلا گیا ۔ ایک ہفتہ وہان رہا ۔ پھر
ناگر کرنول آ گیا اور دورے کی کل چلنی شروع
ہوئی ۔ یہان تک کہ آخرکار نلگنڈہ پہونچا ۔
اس دورے مین مجھ کو یہ بھی حکم تھا کہ کل دفاتر
کی تنقیح کرو ۔ جو کچھ دیکھتا تھا اس کی کیفیت
سرکار مین بھیجتا خدا کی قدرت ان کیفیتون نے
نواب صاحب کے دل پر بڑا عمدہ اثر کیا اور
سرکار نے سمجھا کہ یہ کام کا آدمی ہے ۔ یہ صرف
خدا کی مہربانی تھی کہ ایک تازہ وارد جو ادھر
ملک سے بے خبر زبان سے ناآشنا ۔ رسوم
ورواج سے ناواقف ہو اس کے ساتھ معقول
رائے دینے لگے ۔ اس سے زیادہ عجیب یہ ہے
کہ یہان فارسی فرض ہے اور مین نے ساری عمر کبھی
فارسی نہین لکھی مجھ کو تو فارسی کی تحریر ایک
اجنبی بات معلوم ہوئی لیکن چار و ناچار لکھنی پڑی
وہ خدا کے فضل سے کچھ ایسی بن پڑی کہ
تمام حیدرآباد مین غل مچ گیا اور لوگ تو ہکا بکا
رہ گئے ۔ غرض مین تو دورے مین تھا اور خدا کا
فضل میرے واسطے صدر حیدرآباد مین سامان یہ
جمع کر رہا تھا ۔ دفعتہً حکم پہونچا کہ سرکار کو تم سے
کچھ کہنا ہے فوراً چلے آؤ ۔ مین تو گھبرایا کہ الٰہی
کیا ماجرا ہے یہان آ کر دیکھا تو نواب صاحب
کو اپنا کلمہ پڑھتے ہوئے پایا ۔ مین نے دورے سے

رائے لکھی تھی کہ اس ملک کی حالت بندوبست کے لائق نہیں۔ اول تو ملک نہ ویران بہت سے لاکھون بیگہہ بنجر پڑا ہے۔ آدمی نہیں کہ جس کو جوتے۔ علاوہ اس کے بندوبست کے لیے وقت اور روپیہ بہت درکار ہے۔ ایک ضلع کے لیے سات برس کم سے کم چاہییں۔ اور اسی طرح کم سے کم پندرہ لاکھہ روپیہ اور سرکار نظام مین اتنی سکت نہیں کہ اتنے بڑے مصارف کی متحمل ہو سکے۔ پس میرے نزدیک سرسری بندوبست و نظری وروداروی پیمایش کرکے کاشتکارون کے ساتھہ دہ سالہ قول کر دیا جائے۔ یہ رائے نواب صاحب کے دل مین کھب گئی اور زیادہ اثر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ناظم بندوبست ہو کر مین نے ایسی رائے دی جو میرے مطلب کے خلاف تھی۔ مگر میرا اس مین نقصان کیا تھا مجھہ سے معاہدہ ہو چکا ہے کہ بندوبست ہو یا نہ ہو میری تنخواہ مجھہ کو ملا کرے گی۔ اور اگر میرا نقصان بھی ہوتا تاہم غلط رائے کا دینا داخل بد دیانتی تھا۔ مولوی مہدی علی صاحب کو اس رائے سے اتفاق نہیں لیکن مین نے خوب سمجھہ لیا ہے کہ جیسا بندوبست مولوی صاحب کے ذہن مین ہے وہ کبھی چلنے والا نہیں۔ یہان شخصی حکومت ہے اور جتنا کچھہ نظم و نسق ہے نواب صاحب کی ذات تک ہے۔ خدا ان کو عمر نوح عطا کرے اور مولوی صاحب اس پر نظر نہین کرتے۔ حاصل کلام یہ نظام بندوبست سے تو میرا دل دورسے کھٹا ہوا اور مین حیران تھا کہ یہان کیسا بندوبست اور کیسا اس کا انجام مین نے عہدہ داران اضلاع کی بے ضابطگیان اور چوریان بہت پکڑین اور نواب صاحب کو صاف لکھہ دیا کہ مفصلات مین سخت خرابی ہے ان سب باتون کے انضمام سے نواب صاحب کے دل مین میری نسبت حد رتعلقہ دار کر دینے کا خیال پیدا ہوا۔ یہان کے انتظام کی کیفیت یہ ہے کہ نواب صاحب کو تم بمنزلہ گورنر سمجھو اگرچہ نواب صاحب یقیناً ہم رتبہ گورنر جنرل ہین اور جب ولایت تشریف لے گئے تھے تو مراتب شاہانہ ان کے ساتھہ برتے گئے۔ اور اس مین تو ذرا بھی شبہ نہیں کہ من حیث الاختیارات بادشاہ دکن ہین۔ نواب صاحب مدار المہام ہین اور ان کے نیچے چار صدر المہام صدر المہام مال گزاری جیسے تمھارے یہان بورڈ آف ریونیو اور صدر المہام کوتوالی یعنی انسپکٹر جنرل پولیس اور صدر المہام عدالت یعنی ہائی کورٹ اور صدر المہام متفرقات یعنی تعلیمات طبابت۔ ڈاک۔ تعمیرات۔ صفائی وغیرہ۔ چونکہ مین صیغہ مال کا ملازم ہون مجھہ کو مدار المہام اور صدر المہام سے تعلق ہے۔ ہمارے صدر المہام مال گزاری نواب بکرم الدولہ بہادر ہین۔ نواب صاحب ادام اللہ دولتہ کے بھانجے اور داماد۔ مولوی مہدی علی نواب صاحب کے معتمد علاقہ مال گزاری ہین یعنی ریونیو سکرٹری۔ اور دستور رتن جی

بارسی معتمد صدر المہام مال گزاری جیسے سکرٹری
ٹو دی بورڈ آف ریونیو - صدر المہام مال گزاری
کے تحت میں پانچ سمتیں یعنی پانچ قسمتیں ہیں
شمالی - شرقی - جنوبی - شمالی غربی - غربی
لیکن صدر المہام مال گزاری صرف مال کے
حاکم ہیں اور صدر تعلقہ دار اپنی سمت میں
کل محکموں کا حاکم ہے - نواب صاحب نے مجھ کو
بلا کر فرمایا کہ بندوبست کی نسبت تو تمہاری رائے
انتظام کے خلاف ہے اور میں تمہاری رائے
کے ساتھ متفق ہوں - پھر سوا اس کے
کہ تم صدر تعلقہ داری کرو اور کوئی عہدہ
تمہارے لائق نہیں - میں نے عذر کیا کہ بندوبست
ایک محدود اور منضبط کام ہے اور اس کی نگرانی
چنداں دشوار نہیں لیکن صدر تعلقہ داری میں
بڑی جواب دہی اور ذمہ داری ہے اگر میں
اس کو اختیار کروں تو علاوہ تنخواہ کے چار صدر
المہاموں کی ماتحتی ایک عذاب ہے - میں
اس خدمت سے معاف رکھا جاؤں - میں اسی
خدمت کو پسند کرتا ہوں جس کے لیے بلایا گیا
ہوں لیکن نواب صاحب نے بہت اصرار
کیا اور خاص مہربانی سے دو سو کا اضافہ بھی
منظور فرمایا - اس پر بھی میں نے انکار کیا تو
فرمایا کہ بارہ سو سے زیادہ کا تو ہمارے یہاں
دستور نہیں - اگر تم کو زیادہ دوں سب صدر
تعلقہ دار فریاد کرنے لگیں لیکن یہ ہو سکتا ہے
کہ میں تمہاری خاطر سے صدر مددگار مال نیا
عہدہ چار سو روپیہ کا منظور کرتا ہوں اس پر

تم اپنے کسی عزیز کو رکھ لو - جب یہاں تک
نوبت پہنچی تو میں نے زیادہ اصرار کرنا سوء
ادب سمجھ کر قبول کر لیا مگر اس طرح پر کہ میرا اصلی
عہدہ افسری بندوبست باقی رہے اور میں
ناظم بندوبست و منصرم صدر تعلقہ داری لکھا جاؤں
اس میں یہ مصلحت مضمر تھی کہ ناظم بندوبست
کا بقیہ مالعمل بھی مجھے ملے گا - الغرض وہ
وعدہ تکمیل تنخواہ جو تین برس میں پورا ہونا
چاہیے تھا خدا کے فضل و کرم سے اس قدر
جلد پورا ہو گیا والحمد للہ علی ذلک - جب
مجھ کو مددگار کی اجازت ملی تو میرا خیال کئی
طرف دوڑا آخر بہت فکر کر کے میں نے قدیم
میں مولوی احمد حسن کو نامزد کر دیا اور مولوی
احمد حسن کی جگہ شرف الحق کو - ہمارے نواب
صاحب اس طرح کے شخص اور تعلیم یافتوں
میں کہ گویا انگریزی سول و مشرقی و شمالی
رئیسوں کے لائق و لاائق نہیں ہیں - ایسے
وقت کا یہ شخص ارسطو و افلاطون ہے کریم
النفس اور مروت اس درجے کی ہے کہ لا
اور نہیں اور اف تو منہ سے نہیں نکلتا
بشریت یہ بڑا عمدہ اصول ہے - من لم یشکر الناس
لم یشکر اللہ - تم نواب صاحب کے احسانوں
پر نظر کرو - روز بروز ان کی عنایت بڑھتی گئی مجھے
تنخواہ دی - کہا یہ بل تھا ہمارے یہاں پایا
دورے میں فیل خانہ سے ایک ہاتھی
سرکاری طور پر ساتھ کر دیا - منشی فتح الدین
مولوی احمد حسن - شرف الحق کو نوکر رکھ لیا -

میری ترقی کردی - وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا - بشیر - ایک تمہارے دوست اور تشریف لائے - یہ وہ لڑکا ہے جو عظیم گڈھ بھیجا گیا تھا غالب ہے کہ اُس نے تم کو میرا پتہ پایا اور دہلی میں تمہارے پاس آیا ٹھہرا - اگر تم ایسے نالایق اور بدوضع لڑکون سے تعارف اور ملاقات رکھتے تو تم بھلے مانس رہ نہیں سکتے - بشیر ذرا احتیاط کرو قرآن میں آیا ہے من الجنۃ والناس - اسی طرح کے آدمیون پر شیطان کا اطلاق کیا گیا ہے - ہر چند تمام دنیا تقدیر کی قائل ہے اور واقعات دنیا پر نظر کی جاوے تو چارو ناچار تقدیر کو ماننا پڑتا ہے مگر انتظام الٰہی یہی ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے اور کل آدمی اسباب مہیا کرنے مین لگے ہین مین تسلیم کرتا ہون کہ دنیا مین جو کام یا بیان مجھ کو حاصل ہوئین یقینا میری قابلیت سے فزون تر ہین اور میری سعی کو اُن مین دخل نہین ہے جب کوئی چیز بے طلب اور بے جستجو مل جاوے تو مین کیون کر اُس کو اپنی سعی کی طرف منسوب کر سکتا ہون لیکن خدا جانے خوشامد سے یا کسی دوسری وجہ سے لوگ یہی کہتے ہین کہ مجھ کو جو کچھ ہوا اہلیت اور استحقاق سے ہوا نہ بخت و اتفاق سے - مین نے جو کچھ ابتدائے عمر مین لکھ پڑھ لیا تھا چاہیے اُس نے مجھ کو نوکری نہ دلوائی ہو مگر ہر حال مین مجھ کو خوشی تو ضرور پہونچائی ہے -

مین اقران و امثال مین ممتاز رہا ہون پس ضرور ہے کہ جس چیز کا نفع مین نے حاصل کیا تم کو بھی اُس کے حاصل کرنے پر آمادہ کرون چنانچہ ہمیشہ تم کو لکھتا رہا ہون کہ پڑھو لکھو کمال حاصل کرو مگر تم میرے کہنے کی مطلق پروا نہین کرتے حال آن کہ تمہارے کمال کا نفع تمہین کو پہونچے گا نہ مجھ کو - برسات یہان اب کی بار بھی کم رہی - مفصلات مین بعض مقامات پر چار سیر کی نوبت پہونچ گئی اللہم لا تعذبنا بتقلیل رزقنا بجاہ نبیک آمین - فقط ۲۰ - جمادی الثانیہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری

اب تمہارے مزاج مین ایک کیفیت پیدا ہوتی جاتی ہے کہ تم کو نصیحت بری لگتی ہے لیکن نصیحت کرنا میرا فرض لازمی ہے تمہاری دھمکی سے مین اپنا اختیار چھوڑ نہین سکتا - اگر تم مجھ کو بر سر غلط جانو تو مت مانو لیکن باب نصیحت کا مفتوح رہنا تمہارے حق مین اچھا ہے - تمہارا آج کا خط تو غضب کی خبر لایا . . . کا مرنا سید کے مرنے سے بھی بھاری ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون - این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد جب . . . + . . . کی حالت پر نظر کرتا ہون تو جی بے چین ہو جاتا ہے خدا اُن کو کسی طرح صبر دے اور ہم غافلون کو عبرت - فقط ۵ - جولائی سنہ ۱۸۷۷ع

السلام علیک و القلب مشتاق الیک - ۔۔

ہمارے یہاں تاریخوں کا بڑا خلط مبحث ہے۔ تنخواہ تو فارسی مہینوں کے حساب سے ملتی ہے اس میں یہ فایدہ سوچا گیا ہے کہ انگریزی مہینوں کی طرح ہر مہینے کے دن مقرر ہیں۔ اختلاف ہیئت سے شمار ایام میں اختلاف واقع نہیں ہوتا۔ انگریزی میں ۳۱ دن کا مہینا بڑا مبارک سمجھتے تھے۔ یہاں خدا کے فضل سے ۳۲ کا مہینا بھی ہے۔ رحمۃ اللہ علی النباش الاول۔ دوسرے عربی مہینے کہ مراسلے کے کام میں لائے جاتے ہیں اور صدر سے لے کر مفصل تک کل دفتروں میں عربی مہینے مستعمل ہیں۔ تیسرے تمھارے انگریزی کہ جس کے لیے تم نہیں سمجھتے اور نہ زر پالیسی سے معاملات چلتے ہیں۔ یہاں کا سکہ بھی تمھارے گورنمنٹ کے روپیہ سے کم ہے عموماً ۱۲ بٹہ لگتا ہے مگر بازار کے بھاؤ سے کم و بیش بھی ہوتا رہتا ہے جیسے روپیہ اور پونڈ شلنگ کا اکسچینج بدلتا رہتا ہے ویسے یہاں حالی اور کمپنی کا نرخ یکساں نہیں رہتا۔ ۲ جولائی ۱۸۸۷ عیسوی حیدرآباد۔

مجھ کو سرکار سے سمت شمال کی صدر تعلقداری کا چارج لینے کا حکم مل چکا۔ کل پرسوں تک ان شاء اللہ پٹن چیرو جاتا ہوں جو کہ مستقر سمت ہے۔ حیدرآباد سے پٹن چیرو [illegible] کوس ہے اور لنگم پلی سٹیشن سے پانچ میل میں تمھارے خط اس سے زیادہ چاہتا ہوں

کہ تم ابھی تک بھیجتے رہے ہو۔ یہاں کی ڈاک پیڈ و بیرنگ دونوں نا منتظم ہے۔ سبب کیا کہ جو خط تم بھیجو وہ انگریزی ڈاک خانے سے ہو کر آتا ہے اور دونوں سرکاروں میں نہیں بلکہ کم بخت ڈاک والوں کی ضد سے خط تلف ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں ڈاک کو ٹپہ کہتے ہیں اور یہاں کے ٹکٹ علیحدہ ہیں۔ تم نے چند روز سے اس کو لازم سا کر لیا ہے کہ خط میں لکھنے پڑھنے کا مطلق ذکر نہیں ہوتا۔ تمھارے علمی خطوط سے میری طبیعت شگفتہ ہوتی تھی اب تم کیوں دریغ کرتے ہو۔ اگر تم اس ملک میں آنا چاہو تو فارسیت کو بڑھاؤ۔ تم کو سبقاً سبقاً شاید پڑھنا ضرور نہ ہوگا۔ مطالعہ کافی ہے۔ اور جس کی طرز طبیعت ہو اس کی تقلید۔ مولوی صاحب کا خوش ناخوش رکھنا تمھارے اختیار میں ہے۔ یہ امر تم سے مخفی نہیں ہوگا کہ ان کی دنیاوی امیدیں تم میں منحصر اور مقصور ہیں۔ فقط ۱۱ جولائی ۱۸۸۷ء

جیسا کہ میں ہر روز تمھارا خط چاہتا ہوں تمھارا حال یہ ہے کہ ہفتوں کبھی نہیں مہینوں میں خط لکھتے ہو۔ تمھارا اس میں کون سا حرج ہے کہ دوسرے تیسرے دو سطریں لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا کرو۔ مولوی صاحب کا حال فی الواقع سخت افسوس کے قابل ہے۔ خدا ان کو صبر دے۔ اگرچہ میں طریقہ مروجہ زمانہ کو ناپسند کرتا ہوں مگر تمھارے کہنے سے میں نے

خط لکھنا مشکل ہے کہ مولوی عبد الرب صاحب
کسی طرح کی تعزیت سے تسلی پا سکیں مگر ہر ہر
وقت آدمی خود بخود صبر حاصل کرتا ہے
گو ایسا عند الشارع نا محمود ہے - یہان
قحط شدید کے سامان ہو رہے ہین - یہان
برسات ۵ جون سے شروع ہوتی ہے
سوا مہینا گزر گیا پانی نہین اور پچھلا برس
بالکل خشکی مین گزرا اگر اسسال بارش نہین
تو ایسی بڑی آفت ہوگی جس کا کوئی تدارک
نہین کر سکتا خلق اللہ سخت پریشان ہے
بلھاری مین دو سیرا اور یہان چار سیر
اوسط نرخ ہے - العیاذ باللہ بشیر اب
تو ماشاء اللہ تمھاری انگریزی اچھی ہو گئی
ہے - میرے خط مین جو انگریزی پرچہ
عبد الواحد کے نام کا ملفوف تھا وہ ضرور
تمھاری عبارۃ ہوگی - بالکل غلطی سے پاک
تھی - بشیر ذرا عربی ذرا - تری انگریزی
پڑھ کر آدمی مبہوت ہو جاتا ہے - خدا جانے
یہ کیا وبال ہے کیون جی میان بشیران
یون آپ منقبض کیون ہین - نہ تو ہم کو
کبھی اپنا کوئی سبق لکھتے ہو نہ کوئی فرمائش
کرتے ہو - بندۂ خدا اس قدر جلد کیون ملول
ہو گئے ہم جو دنیا سے ملول ہین یہان
آدم صورۃ بہت ہین مگر آدمی نہین ؎
بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا - آدمی
کو بھی میسر نہین انسان ہونا - ۲۰ رجب سنہ ۱۲۹۴ھ

یہ حال ہے دنیا کی بے ثباتی کا کہ مجھ کو یہین ملک
مین آئے چھٹا مہینا ہے اور چار شخصون
کی نعشی یعنی خبر مرگ پہونچ چکی ہے - انا للہ و
انا الیہ راجعون - کس کس کا رنج کیجیے کس کس کو
روئیے . . . کو خدا جنت نصیب کرے تمھاری
والدہ کی ام رضاعی تھین چھٹپن مین بیوی
صاحب کو بیٹیون کی طرح پالا اور مجھ کو اُن کی
وہ مہربانی جو میرے نکاح کے بعد کی تھی
اب تک یاد ہے اللھم تغمدہا بالغفران و اسکنہا
اعلیٰ جنانک - جلال الدین کا مرنا اُن کی
بیوی اور اُن کے بچون کے لحاظ سے بڑی
حسرۃ کی بات ہے - افسوس ہے کہ مین ایسے
مقام پر ہون کہ لوٹ نہین چل سکتے ابھی
والدہ سے کہو کہ حسبۃً للہ بقدر مناسب بیوہ
اور یتیمون کی دلدہی اور خاطرداری کے
طور پر کچھ خبرگیری کرین کہ موجب ثواب ہے
تم نے ہماری سلطنۃ کو اتنا ذلیل کیون سمجھ
لیا ہے - وہ جو یہان ہے وہان نہین عزۃ
آبرو پنشن قرار تنخواہ - اور وہ جو وہان
ہے - یہان نہین قاعدہ - قانون اور کامل
اطمینان - باقی جو وہان سو یہان جو یہان
سو وہان - دلی مین برائے نام ایک بادشاہ
تھے جن کو لاکھ روپیہ مہینا پنشن کے طور پر
ملتا تھا تم نے اُن کو کبھی نہین دیکھا -
مین نے یہان ایک سلطنۃ دیکھی کہ جس مین
پچاس ساٹھ ساٹھ لاکھ سالانہ کے جاگیردار
ہین - غرض مسلمانون کی سلطنۃ کی ایک

یادگار ہے۔ خدا اس کو باقی رکھے۔ آمین خشک
سالی کی آفت تو سال عالمگیر سی معلوم ہوتی ہے
یہاں ابھی تک پانی نہیں برسا۔ تم سمجھ سکتے
ہو کہ قحط کیسا اثر رکھتا ہے لیکن خدا نہ کرے
پورا کال پڑے گا تو ایک عذاب ہے۔ نعوذ باللہ
من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا میری
طرف سے ... کو چلے آنے کی اجازۃ ہے۔ میں
نہیں جانتا کہ ان کو یہاں کے ڈیڑھ سو پسند
ہیں جب کہ ان کو کارپیایش کی نگرانی کرنی
ہو گی یا وہاں کے ساٹھ پسند ہیں در حالیکہ اجد کی
مصاحبۃ اور ہم نشینی ہے۔ ہر کسی مصلحت خویش
نکو مے داند۔ اگر آنا ہے تو مجھ پر آنے دینے کا بار
مت ڈالو۔ عواقب الامور و مستقبلات کا علم
خدا کو ہے عسیٰ ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسیٰ
ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون
خلاصہ یہ کہ میرے طلب و تقاضے سے نہیں
اپنے ارادے سے آؤ۔ میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں
کہ مجھ کو ... اپنی جان کی طرح عزیز ہیں۔
اگر آئے تو ان کے لیے سعی کا کوئی دقیقہ
اٹھا نہ رکھوں گا۔ فقط ۱۳- اگست ۱۸۶۰ع

تم نے کسی سے سن لیا ہو گا کہ یہاں پانی برسا۔
ہم لوگ تو مینہ کو ترس گئے۔ چار سیر کا نرخ
ہے جس کو میں نے تمام عمر ہی دیکھا کیسا سنا
بھی نہ تھا اور یہ نرخ بھی ردیہ اختلاط سے ہے
غرض برسات کا قوام تو اس مرتبہ دنیا میں
غضب بگڑا ہے۔ خدا خیر کرے۔ بلھار میں
دو سیر کا نرخ تھا۔ خدا جانے اب کیا حال ہے
پانی اگر ہے تو سنڈرل سپراؤنسر یعنی مضافات
جیف کمشنری جبل پور میں۔ اس سے آگے تا
ہوا ہے ہی لیکن دو چار جگہ پانی ہوا بھی تو
کیا۔ ایک عالم کی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔
ہمارے یہاں کی نئی خبر یہ ہے کہ جانزخان
نے طلب از خود بہ طور کلنگ پیش دلو کران
کو رنگ آیا ہے۔ تم کو کرنے کی کیا فکر
گوشت خرد نداں سگ۔ تم اپنی مراسلۃ
مولوی احمد حسن اور عبد الواحد سے کیوں
نہیں جاری کرتے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ
کبھی خط نہیں لکھتے۔ البتہ محبت وہ نہیں کہ
زبردستی کسی کے حلق میں اتار دی جائے
میں تم سب کو اب تک کبھی کا بلا چکا ہوتا
لیکن موسم کی حالت بہت نازک ہے اور
یہاں کے کال وہاں کے سے کال نہیں
ہیں عرب۔ سکھ۔ روہیلے۔ راجپوت۔
حبشی۔ سندہی۔ پیادے سوار نہیں معلوم
کتنے ہزار ہیں اور سب بجائے خود خود سر
اس کے علاوہ ملک اتنا وسیع ہے کہ ہر ایک
سمت کا طول ڈیڑھ سو کوس اور تمام جنگل
اور پہاڑ اور ندی اور نالے اور آبادی اکثر
مقامات کی ردی۔ دورہ سال میں آٹھ مہینے
ان سب باتوں پر نظر کرتے ہمت قصور کرتی ہے
ایک کال ٹل جائے تو خیر دوسرے امو چند ان
مانع نہیں۔ ہر چند ابھی کوئی گزند محسوس نہیں
ہوا لیکن اتنا تو ہے کہ طبیعت خوب چاق و چست

نہیں ہیں اور خدا جانے کیا بلا ہے کہ یہاں کے
لوگوں میں نہ تو قوۃ آخذہ ہے اور نہ انتقال
ذہنی۔ اور جس بات کو سمجھ بھی جاتے ہیں تو
ناطقہ نہیں کہ اوسے مطلب کر سکیں اور
ہندوستانی بھی ایک مدۃ کے بعد ڈل
(سست) ہو جاتے ہیں۔ جب وہ وقت
آئے گا تو بشیر تم مجھ کو خوب چھیڑا کرو گے
ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم
شیئا۔ میاں بشیر برائے خدا ہمت کر کے اپنی
اپنی دنیا کو آپ سنبھالو اب میری طبیعت پہلو تہی
کرتی ہے اور جان سی چرانے لگی ہے۔ کسی کا
کیا اچھا شعر یاد پڑا ہے ؎ سئمت
تکالیف الحیوۃ و من یعش۔ ثمانین حولا لا
ابالک یسئم۔ ۱۱۔ شعبان سنہ ۱۲۹۴ ہجری

آج میں یہ خط بہت ہی افسردہ حالت میں
لکھتا ہوں۔ افسردگی کا بڑا باعث قحط ہے
اس وقت تک ایک بوند پانی نہیں۔ کوئی
چار سیر کی تو بہ بوچھی اور مصیبت یہ کہ اس
کو بھی ثبات نہیں۔ فصل خریف جس کو
یہاں ابوناس اور آبی کہتے ہیں گئی گزری
ہوئی اور فصل ربیع کا منحصر عشرہ میں ہے
ہے۔ یہاں ملک تلنگانہ کی پیداوار تالابوں
کی معموری پر منحصر ہے اور غضب ہے کہ تمام
تالاب سوکھے پڑے ہیں۔ خزانہ خالی۔ آمد
مسدود۔ خرچ آمدنی سے زیادہ۔ اعتبار
مفقود۔ حیرت ہے کہ کیا ہونا ہے۔ آج اپنے

معتبر بلدہ یعنی حیدر آباد سے خبر لایا کہ نواب صاحب
سخت پریشان ہیں۔ ایک لمحہ ان کو قرار نہیں
خدا خیر کرے۔ اور ایک اندرونی مفسدہ
یہ ہے کہ نواب وقار الامرا بہادر شریک مدار
المہام ہونے والے ہیں اور نواب بخت
الملک اور نواب وقار الامرا میں موافقت
نہیں سنا کہ نواب صاحب دیوانی سے
مستعفی ہونے والے ہیں۔ اگر خدا
نہ خواستہ ایسا ہوا تو ہم لوگوں کے حصے کی
قیامت آچکی کیونکہ ہم سب لوگ وابستہ دامان
دولت نواب صاحب ہیں۔ غرض
یہ ہندوستانی ریاستوں کے جھگڑے
ہیں جن کو سن کر سخت وحشت ہوتی ہے
سب سے ان ترددات پر تازیانہ یہ کہ مولوی
برکۃ اللہ کے خط سے معلوم ہوا کہ ... اور ... ثناء
ہوئے اور مولوی ... بھی آنے والے ہیں ہر چند
ایسے وقت نازک میں کسی کا آنا بھی مصلحت
نہیں مگر خیر اپنے عزیز دعوی قرابت سے
پوچھے چلے آئیں تو مضائقہ نہیں۔ زید عمرو
بکر کو میں کہاں تک سنبھال سکتا ہوں
یہ تمام بلا کم بخت چاند خان کی لائی ہوئی ہے
اسی صفا این ہمہ آوردہ دست است (?)
زیادہ تکلیف دہ وہ بات جو تم نے لکھی
ہے کہ تم بگھی لینے کے واسطے روپیہ کی
کمی کا عذر کرتے ہو۔ اولا تو میں نے تم سے
نہیں کہا کہ تم اپنی مقررہ تنخواہ سے بگھی اور
گھوڑا لو۔ اور بلکہ اتنی خدمت گزاریوں اور (?)

نفقہ پر تمھاری شکایت سوا سے اس کے کہ آب
و ہوا ے دہلی کا اثر کہون اور کیا سمجھ سکتا ہون نا
کچھ تو میری عمر و حالت نے میرے تعلقات کو
ضعیف کر دیا ہے اور کچھ تم لوگون کی ایسی جگر
خراش باتین مجھ کو بے دل کرتی جاتی ہین آخر
میرا اس مین بھی فائدہ ہے مین تو خدا سے
چاہتا ہون کہ دنیا سے ملول اور بے دل
اٹھ جاؤن - تم نے بھی گھوڑا اٹھوا دیا وہ مین نے
نہ دون تجھی الزام دیتا - سے تو تم آن کہ
نیازم اندرون کسی - حسود را چہ کنم کو زخود
برنج درست - تم نے مدرسے کے ایک
لڑکے کا حال لکھا - بڑی عبرة کا مقام ہے
تف ہے اس کم بخت کے اول ہونے پر
جس کی حرکتین یہ ہون - خبردار ایسے لڑکون
سے میل جول مت رکھو - دور شو از اختلاط
یار بد - یار بد بتر بود از مار بد - مار بد تنہا
ہمین بر جان زند - یار بد بر جان و بر ایمان
زند صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح
کند - فقط ۱۶ - شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری

پرسون سے ہمارے یہان ساڑھے تیئیس کا
نرخ ہے اور یہ بھی آج گھٹا کل گھٹا تم سمجھ
سکتے ہو کہ یہ نرخ انتظام ملک مین کیسا
فتور ڈال سکتا ہے - یہان کی حالة دیکھ کر
مجھ کو سخت وحشت ہوتی ہے - اول تو یہ
گرانی برداشت نہین ہو سکتی اور پھر اس
اجنبی ملک مین ہر طرح کا خطر نظر آتا ہے

عموماً کُل ہندوستانی دکھنیون کی نظر مین
خار ہین خصوصاً وہ جو خدمات جلیلہ پر ممتاز
ہین ایسے جس ملک کا در و دیوار اور زمین
و آسمان دشمن ہو وہان ایسے پر خطر وقت
مین رہنا مجھ کو ہرگز مناسب نہین معلوم ہوتا
اس سلطنت کو ہرگز انگریزی سلطنت پر قیاس
مت کرو - وہان نرے ایک قحط کی آفت
ہوگی اور یہان ایک قحط کے ساتھ سیکڑون
آفتین ہین - آمدنی کے ابواب بالکل مسدود
ہین - خزانے کا جو حال ہے سو معلوم -
قحط زدون کے پیٹ سے زیادہ خالی
۱۹ - شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری

مجھ کو اس کے سننے سے بہت بہت
خوشی ہوئی کہ تم سب امتحانون مین پاس ہو گئے
لیکن اور بھی زیادہ خوشی ہوتی اگر تم اول یا
دوم رہ کر پاس ہوتے - ابھی تمھارے
امتحان بازیچہ طفلان ہین - اس امتحان کے
لیے آمادہ ہو جس کے ساتھ عزة و ناموری
وابستہ ہے یعنی یونیورسٹی کی ڈگری -
ابھی تک میرے سفر و حضر کا ٹھکانا نہین
مین اپنے خرچ سے کوئی اخبار نہین لیتا
لیکن گران و ارزان پر کیا نظر کرتے ہو مطالعہ
اخبار نہایت نافع چیز ہے - مین تم کو اجازة
دیتا ہون کہ کوئی اچھا سا اخبار لینا شروع
کر دو اس کو تم اور تمھارے استاد مجھ سے
بہتر سمجھ سکتے ہین کہ کون سا اخبار بہتر ہے

تم کو زیادہ تر عہد کی عبارۃ اور مضامین علمی
کی خوبی پر نظر رکھنی چاہیے اور شاید ڈیلی مناسب
نہین ہلی ہی ویکلی یا ویکلی تاکہ بالاستیعاب
اور باالتزام پڑھ بھی سکو - ستے اخبار
پر نظر ہے تو ہندو پٹریٹ سے بہتر نہین
مگر وہ ہندوستانی ہے - ایسا اخبار
جس کا اڈیٹر ولایتی زاد ہو - مین عنقریب
مدراس اور میسور جانے والا ہون تاکہ وہان
کے طریقۂ بندوبست سے آگہی پیدا کرون
نواب صاحب نے رزیڈنٹ سے رکمنڈیشن کی
چٹھیان منگوا دی ہین - تم نے کوئی ہندوستانی
سرکار دیکھی نہین اور تم یہان کا طرز انتظام سمجھ
نہین سکتے - یہان آسمان پر چڑھ جانا اور
تحت الثری مین گر جانا ایک بات ہے
جو لوگ کہ نوکر ہو گئے ہین ان مین سے
مین کسی کو نوکر نہین سمجھتا - ہر ملک کے
سیکڑون ہزارون بڑے بڑے لائق برسون
سے پڑے جھک مارتے پھرتے ہین کوئی
پرسان حال نہین اور جون کہ یہ ایک بہت
بڑی ریاست ہے خلق خدا ہر چہار طرف سے
ٹوٹ پڑتی ہے - پھر یہان کی کل فرشا
قیامت ہے - وعدہ اور حکم کوئی چیز نہین -
یہ بھی نواب صاحب کی قدردانی اور مولوی
مہدی علی کی مہربانی تھی اور فی الاصل مجھ پر
احسان کرنا منظور تھا کہ میرے عزیزون کو
عہدون پر نامزد کر دیا ورنہ یہان کون
پوچھتا تھا - فقط - ۱۹ - اکتوبر ۱۸؟؟ء

جناب ... کی خدمت مین آداب کے بعد - میان
عبدالواحد نے اپنا مزاج ابھی تک مطلق
درست نہین کیا - سب سے ہمیشہ لڑتے
جھگڑتے اور مجھ کو بدنام کرتے - ان نالائق
اور کمینہ لڑائیون کی خبرین تمام مشہور ہوئی
ہین جن کے سننے سے مجھ کو سخت ایذا ہوتی
ہے - تنخواہ اُن کی ابھی تک واقعی نہین ملی
اور یہان نوابی کارخانے ایسے ہی ڈھیلے ہر
سمت ہین اور کیسی نوکری اور کس کی
تنخواہ - نواب صاحب کی بندہ نوازیان ہین
ورنہ ان لوگون کو احدیون کی طرح پڑے
رہنے کے سوا کچھ کام نہین - مین نے
جو کچھ روپیہ بھجوایا میری تنخواہ کا تھا انگریزی
تنخواہ اب تک ایک کوڑی وصول نہین
ہوئی ہر کام مین دیر ہے ہر معاملے مین توقف
یہان کا دستور ہے - مولوی احمد حسن نے
اپنے والد کو بھی کچھ روپیہ بھیجا ہے پھر
کہو ہم عشق زندگی نیم مست - بیٹے کی
نوکری ہے تا ان بین اور یہان یہ حال ہے کہ
آج ہے تو کل نہین مطلق سے بے اعتبار
ویسے ثبات ایسا نہ ہے کہ مولوی احمد حسن
کی اتنی بڑی نوکری ہے کہ ... بزرگوار
پاؤن پھیلا بیٹھے - انھون نے لیست
انتساب یعنی کسی کتاب مین دیکھ لیا
ہے - استغفر اللہ نعوذ باللہ فقط - ۱۸؟؟ء

بیوی صاحب کو سلام کے بعد۔ مین نے رخصت
کی درخواست کی تھی بڑی حجت کے بعد منظور ہوئی
لیکن پھر جو غور کیا تو جانا کچھ مناسب سا نہین معلوم
ہوتا۔ ہر چند رخصت پر جانے مین میرا ذاتی
چندان نقصان نہین مگر ساتھ والون کی
بڑی خرابی ہے۔ تم ایسے سلطنتی ملک مین رہتی ہو
کہ تم یہان کے حالات مشکل سے سمجھو گی ہندوستانی
ریاست ہے اور ہم چند جلیل القدر ہندوستانیون
کا یہ حال ہے کہ در و دیوار دشمن ہو رہا ہے اور
وجہ علاوہ یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے عہدون پر
ہین اور بڑے اختیار رکھتے ہین۔ ہندوستان
مین تو کہین روٹی کا ٹھکانا نہین۔ ساری
خلقت مین لوٹ پڑی ہے۔ خاص کر ہمارے
ہم وطن ہی ہمارے سخت دشمن ہین دیکھ کر
جلتے اور رنج کشی مین لگے رہتے ہین ایسی
حالت مین ایک دم کے لیے بھی نوکری سے
جدا ہونا مصلحت نہین معلوم ہوتا۔ یہان ایک
دن مین کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔ نہ کہ مہینا۔
البتہ چھوٹے عہدے والے اور کم نام آدمی
بڑے مزے مین ہین قاعدہ ہے
کہ آندھی سے اگر خطر ہے تو بڑے
بڑے اونچے درختون کو نہ جھاڑی
اور گھاس کو۔ غرض پس و پیش
سوچ کر رخصت کا ارادہ فسخ کیا۔
اب میرا ارادہ ہے کہ تم سب کو
بلوا لون ظاہر اب تمہارے آنے
مین کوئی وجہ مانع نہین وہان تم کو

بڑا ضروری کام بشیر کی شادی ہے اب زیادہ دیر
کرنی کسی طرح مناسب نہین۔ تم یہ بوجھ میرے
سر پر ڈال کر فارغ ہو بیٹھین۔ مین بہت خوشی
سے اس بوجھ کو اٹھاتا اور اس کے سرانجام مین
کوشش کرتا لیکن نوکری کے پھندون مین
اس طرح مبتلا ہون کہ تم کو معلوم ہے۔ ۔۔ صاحب
کو متواتر خط لکھے اُن کا یہ حال ہے کہ کبھی بات
صاف نہین لکھتے اور اس قدر خوشامد آمیز باتین
کرتے اور لکھتے ہین کہ اُن مین سے جھوٹ اور
سچ اور واقعی اور غیر واقعی کا امتیاز نہین ہوتا۔ یہ مجھ کو
خوب یقین ہے کہ اُن کو یہ رشتہ منظور ہے اور
پسند بھی ہے مگر اُن کی لڑکی چھوٹی ہے اور
کچھ امیری چوچلے۔ غرض اُن کو ایسی جلدی
نہین جیسی ہم کو ہے اور تم کو بھی نہین ہونی
چاہیے۔ کبھی مین یہ غور کرتا ہون کہ وطن تو
بجنور اور رہنا دلی مین اور نوکری حیدرآباد
مین اور سمدھیانہ اعظم گڑھ مین یعنی سارے
ہندوستان مین پاؤن پھیلائے ہین۔ صاحب
بیٹی کے بیاہ مین ایسے سامان کرین کہ
ہماری طرف سے بوجہ مسافت اُن کی مرضی
کی موافق سرانجام ہونا معلوم اور بیٹی کے
بھیجنے بلانے مین ہمیشہ حجت ہوا کرے گی ہم کو
روپیہ اور جہیز کچھ درکار نہین اور نسب ہمارے
نزدیک کوئی چیز نہین اور اگر انگریزی عملداری
رہی اور خیر سے رہے گی تو نسب رفتہ رفتہ
عیب ہو جائے گا۔ بس جو چیز ہم کو درکار ہے
کہ لڑکی کی صورت اچھی ہو عجب ہے کہ دلی جیسے

شو مین ایک شرط پوری نہ ہو سکے مگر تم مطلق فکر نہین کرتین - اب تم کو خدا نے بیٹیون کی طرف سے اطمینان دیا والحمد للہ علی ذالک بشیر کا حق بھی ادا کرو - اول تو بشیر کے لحاظ سے تم کو متوجہ ہونا چاہیے دوسرے یون سمجھو کہ میری مدد کرتی ہو - اب بشیر کے بیاہ مین دیر کرنا حقیقت مین بشیر پر ظلم کرنا ہے - اگر تم کو یہ خیال ہو کہ بشیر کی دولھن کو مین ناپسند کرونگا سو مجھ کو کامل بھروسا ہے کہ تمھارا انتخاب ضرور عمدہ اور پسندیدہ ہوگا اور بات صاف تو یہ ہے کہ خانہ داری کی بنیاد آپس کی محبت اور سازگاری ہے اور یہ امر تقدیری ہے - آدمی کی سعی اور تدبیر کو اس مین بہت کم دخل ہے پس متوکلاً علی اللہ کہین کر دو مگر جلد کرو - فقط ۱۸۸۸ع

مین ابھی تک حیدر آباد مین ہون مگر ریزیڈنٹ صاحب کی تقریبی چھٹیان آگئی ہین اور مجھ کو بند و بست کا کام دیکھنے کے لیے میسور اور مدراس جانے کا حکم ہے - ان شاء اللہ چار پانچ دن مین میسور کا ارادہ ہے جاتے وقت تم کو اطلاع دونگا - شرف الحق کی تعیناتی ضلع نلدرگ کو ہو گئی ہے - مجھ کو ان لڑکون پر اطمینان نہین اور مین ان کا جدا ہونا پسند نہین کرتا تھا - مگر میری ہمت مین ابھی بند و بست کا کام جاری نہین اور بند و بست کے بدون تنخواہ مل نہین سکتی اس وجہ سے مجبور ہو کر انتظام کیا گیا - کو خطوط بدیر پہونچین یا نہ پہونچین تم برابر بالغیب بھیج دیا کرو تاکہ سلسلہ منقطع نہ ہو - مین نے . . . کو ایسا خط لکھ دیا ہے جس سے بات کا میری طرف سے انقطاع سا ہو گیا ہے - بشیر کیون نہین تم اپنا بیاہ اپنی تجویز سے کرتے تمھارے باپ نے بھی اپنا بیاہ اپنی ہی تجویز سے کیا تھا تم بھی اسی باپ کے بیٹے ہو خود کرو فرق صرف اتنا ہے کہ مین نے اپنے باپ کے رہتے بھی کیا تم میری زندگی مین کرو اور کیا معلوم ہے کہ جب تم ایسا کرو مین رہون یا نہ رہون - تم تحصیل علم مین کوئی دقیقہ نا اپنی توجہ زیادہ مصروف کرتے جاؤ اب بہت تھوڑا وقت تحصیل کے لیے باقی رہا ہے فقط ۴ اپریل ۱۸۸۸ع

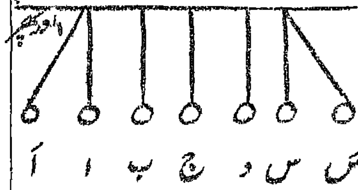
مین نے جیسا تم کو پہلے چند بار لکھا تھا مین بنگلور آیا یہ جگہ میسور ریزیڈنسی کا دار الحکومت ہے - راجہ میسور نابالغ ہین اور یہ ملک بطور کورٹ آف وارڈز سرکار انگریزی کے پاس ہے تمھارے پاس کوئی نقشہ ہو تو دیکھو کہ مین کس جگہ ہون - میرے پاس ایک نقشہ ہے جو ریل روڈ دکھاتا ہے - دلی سے یہان تک ریل ہے مگر عجیب پیچیدہ اور خم دار راہ ہے کہ مسافت اضعافاً مضاعفہ طے کرنی پڑتی ہے - مین یہان ایک نہایت عمدہ عالی شان پر تکلف آراستہ مکان مین فروکش ہون صرف تنہا کو ساتھ ہے - تنہائی سے گھبرا گیا ہون - فقط
۲۷ - اپریل ۱۸۸۸ع از بنگلور

میں تم کو بنگلور سے چلتے چلتے خط لکھ رہا ہوں۔
اس سے کہ تم نے انٹرنس کلاس میں ترقی کی
مجھ کو نہایت خوشی ہوئی۔ بشیر نوکری اور رزق
تو مقدر ہے مگر لیاقت عجیب چیز ہے۔ ساری عمر
آدمی کو مسرت دینے والی چیز عسر اور یسر دونو
میں لیاقت ہے۔ میرا اعتقاد لائقوں میں نہیں ہیں
اور مجھ کو زمانے نے لیاقت حاصل کرنے کی مہلت نہ
دی اور جو وقت کسب کمال کا تھا وہ ایسی ہی
بے سروسامانی اور مصیبت میں گزر گیا اتنا لکھ پڑھ لینا
بھی تعجب معلوم ہوتا ہے مگر اس اضطرار میں جو
دو چار حرف پڑھ سکے لئے تھے میں نہیں کہتا
کہ نوکری ان کی وجہ سے ہے کیونکہ مجھ سے
زیادہ لائق جوتیاں چٹخاتے پڑے پھرتے
ہیں اور نان شبینہ کو محتاج ہیں اور میں
اس کا معتقد ہوں کہ تقدیر ہی [illegible] کی
حفاظت و وسائط میری نوکری کا سبب
ہوئی اس لیے کہ خود [illegible] کی حقیقت معلوم
ہے مگر اتنا ضرور میں کہوں گا کہ اب تک
جہاں گیا اور جس جگہ یا کسی سے میری نگہ
نیچی نہیں ہوئی اور مجھ کو اس بات سے انتہا
سے ضرور خوشی ہوئی کہ لوگ مجھ کو نالائق نہ
جانتے۔ اگر تمہاری طرح مجھ کو ایک [illegible]
ملا ہوتا اور تمہاری طرح آسودگی اور فراغت
حاصل ہوئی تب کہ میری عمر حاصل کرنے
کی تھی تو یقین جانو کہ آج میں یکتا
روزگار ہوتا کیونکہ کتاب سے میرے مرض
اچھا بچا رکھا گیا ہے لیکن مردخدا تو بچہ

نہیں ہو سکتا اس کو تم کہہ اگر پڑھ لو تو اندیشہ تمام
گذرے رہی نوکری تو وہ تو ہی ہے جو قسمت میں
ہے سو ہو کر رہی ہے مگر افسوس [illegible] ہے
کہ اوقات اشتغال ہیں [illegible] ہو جہاں [illegible] نکل جائے
انگلیاں اٹھیں کہ وہ جا رہا ہے جس [illegible] میں [illegible]
[illegible] انجمن ہوتی اور اس سے دو حرف عجب
مقبول حرف ہیں کہ جس کو [illegible] جاتے ہیں ساری
عمر سر پر فخر ہوتے ہیں۔ خیر وہ [illegible] تو آگے
ہے مگر انٹرنس کا پاس کر لینا کوئی بڑی بات
نہیں۔ ادنی ادنی کوڑ مغز لونڈے انٹرنس پاس
کر لیتے ہیں۔ ابھی سے غور کرو کہ کس چیز میں
خامی ہے اور ابھی سے اسی چیز پر زیادہ توجہ
کرو سبب کیا ہے کہ وہ خامی پختگی سے مبدل
ہو جا سکے۔ محنت شرط ہے مسلسل اور مستقل
محنت میں عجیب برکت ہے۔ ابھی سے دل لگا کر
کر جو نا فضل اور کاہل لڑکے امتحان کے
قریب میں آ کے ہیں۔ میں شکر کرتا ہوں
کہ تم ایسے نہیں ہو لیکن [illegible] وہ حال کرنے
مجھ کو ابھی [illegible] خوش ہو رہے ہیں
اور نام [illegible] ہوں
[illegible] خدا کی [illegible] ہیں۔
ان کا [illegible] نہیں [illegible]

نہیں [illegible] کی [illegible] اول [illegible]
مجھ کو [illegible] نہیں کہ یہاں سے [illegible] اور اس
انتظار [illegible] آسکے کل میں [illegible]
[illegible] لیا تھا کہ [illegible] اس [illegible]

رہتا ہے کہ دیکھ کر خوف آتا ہے - بڑے بڑے
جہاز کنارے سے دور اندر ٹھہرتے ہیں اور
وہاں تک ڈونگی یا کشتی میں جانا پڑتا ہے
مگر سمندر کے اندر ایسا حال نہیں اور اس کی
وجہ ظاہر ہے کہ پانی کے اجزا ایک دوسرے
کی مدافعت اور مقاومت کرتے ہیں اور تموج فنا
ہو جاتا ہے - مگر کنارے پر مدافعت اور مقاومت
نہیں اس وجہ سے تموج محسوس ہوتا ہے
عاج میں مدافعت کی قوت زیادہ ہے - اگر کئی
گولیاں اس طور پر لٹکائی جائیں
لکڑی



آ گولی کو آ مقام پر لے جا کر چھوڑ دیں
تو وہ گولی ب کو اور ب ج کو اور ج د
کو اور د س کو صدمہ پہونچاوے گی مگر اس
نتیجہ یہ ہوگا کہ ب ج د س تو اس طرح
ساکن ہیں گی کہ گویا ان کو صدمہ نہیں
پہونچا - صرف اخیر گولی س اس صدمہ
سے مقام سَ پر آ جایا کرے گی یہ
مسئلہ علم طبعی کا ہے - بعینہ یہی حال سمندر
کے پانی کا ہے - مدراس شہر کا ہے کہ یہ
آدمیوں کا جنگل ہے - کہتے ہیں اور سچ
کہتے ہیں کہ کلکتہ چھوڑ کر ہندوستان کے
کل شہروں سے بڑا ہے - انگریزی کا اس قدر
رواج ہے کہ بی - اے سوداگروں کے
یہاں دس دس بلکہ اس سے کم پر چٹھی نویسی
کرتے ہیں - مدراس بنگلور دیکھنے سے
مجھ کو یقین ہوا کہ اب سے ستر یا اٹھتر
سو برس بعد بشرط بقاے عملداری انگریزی
ہماری ملکی زبان انگریزی ہو جاوے گی -
ان دو شہروں میں انگریزی کی یہ کثرت ہے
اور ضرور یہی حال کلکتے اور بمبئی کا ہوگا کہ
بازاری کنجڑے بھٹیارے خاصی انگریزی
بول لیتے ہیں - چونکہ یہاں کی زبان تلنگی -
اردو - کنڑی سمجھ میں نہیں آتی انگریزی
دان اپنا کام نکال لیتا ہے فقط [illegible]

آج ایک تقریب سے تمہاری بچپن کی وہ باتیں
یاد آ کر دل کو بڑی ہی خوشی ہوئی اور تاکہ تم کو بھی
خوشی ہو یاد دلاتا ہوں - کھانے سے فارغ
ہونے کے بعد میری عادت تھی کہ الحمد للہ الذی
اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین و الحمد للہ رب العالمین
پڑھتا - آپ برس چھ سات کے تھے تو بھی تم تھا سے
تو جہاں تک تم تھا سے تو تم پڑھا کرتا تھا - ایک
دن تم نے پوچھا کہ ابا کھانے کے بعد کیا
پڑھا کرتے ہو میں نے کہا خدا نے روزی
دی اس کا شکر کرتا ہوں تم نے کہا مجھ کو بھی
سکھا دو میں نے کہا تم عربی فارسی زبانیں
نہیں سمجھتے اور اس وجہ سے میں نے تم کو
جیسا دستور ہے پہلے قرآن شروع نہیں کرایا

کہ تم اُس کو نہین سمجھ سکتے اور بے سمجھے بڑبڑانا
لغو اور برا حال ہے تم اپنی بولی مین ادائے شکر
کیا کرو تم کچھ ملول ہوے تو مین نے تھوڑی
دیر تامل کرکے یہ شعر موزون کر دیا۔ (شعر)
یہ رزق طیب بلا مشقت خدا کی قدرت کا دیکھو
جلوہ۔ گناہ گارون کو من و سلوی کیا عنایت
گدھون کو حلوا۔ چونکہ کڑی اچھی تھی تم نے
بہت پسند کیا اور چند بار دوہرانے سے یاد
ہوگیا مگر بجاے گدھون کو حلوا کے گدھون
کا حلوا تمھاری زبان پر چڑھ گیا تم دونون وقت
کھانے کے بعد بالالتزام یہ شعر پڑھتے اور ہم
سب لوگ ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جاتے مدتون
بعد تم کو غلطی پر تنبہ ہوا ہنسی تو گئی گذری
ہوئی تر ہی شکر گذاری رہ گئی ——
اوٹی مین تمھارا زیادہ وقت خدمتگارون
اور چپراسیون مین بسر ہوتا تھا کیونکہ یہ لوگ
تم کو کھلاتے بہلاتے تھے ایک دن مین نے
تم سے کہا میان بشیر تم نوکرون مین رہ کر
اگر گالیان بکنی یا قسم کھانی یا جھوٹ بولنا
سیکھو گے تو کبھی تمھارا منہ سڑ جاے گا اور پھر
تم کو اپنے ساتھ نہین سلاؤن گا۔ تمھیں معلوم
تم کو میرے کہنے کا یقین ہوگیا ایک دن تمھاری
زبان سے بے ساختہ کوئی بیہودہ بات نکلی
اور فوراً تم کو میرا مقولہ یاد آیا تو تم بھاگے ہوے
اپنی والدہ کے پاس گئے کہ اماں ابی ذرا
میرا منہ سونگھنا اُن کو میری نصیحت کا حال
معلوم تھا سمجھ گئین اور بولین سونگھ کر کیا کرون
گی گالیون کی بساہند چلی آرہی ہے یہ سنکر
تم بہت گھبراے آخرکار انھون نے استغفار
پڑھوا کر الایچی کے دانے چبوا دیے تب تم کو
تسلی ہوئی مگر بہت دنون تک تم اس بات کے
ڈر سے احتیاط کرتے رہے اور شکر ہے کہ تمھاری
زبان گالی سے آشنا نہین ہوئی۔

مین مدراس مین اسمٰعیل سیٹھ کی کوٹھی کے بالاخانے
پر ٹھہرا تھا رفتہ رفتہ سیٹھ کے ساتھ تعارف
زیادہ ہوتا گیا آخر انھون نے دعوۃ کا پیام
دیا مجھ کو سوا اسکے دعوۃ کی جڑ ہے ٹالنے کے
پیرایے مین انکار کرتا رہا جب چل چلاؤ قریب
آیا تو سیٹھ نے اس قدر اصرار کیا کہ انکار کرتے
نہ بن پڑا دسترخوان پر سیٹھ اور اُن کے اعزہ
واقارب اور ملازم حتی خدمتگار سب بلا امتیاز
شریک ہوے اور انھون نے میرے خدمتگارون
کو بھی ساتھ بٹھانا چاہا اِن کو کبھی ہم برابر بیٹھنے
اور ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا نہ تھا بہت
کھچے بہت ترسے اور سیٹھ ہین کہ ایک ایک کا
ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے لیے چلے آتے ہین تو چار و ناچار
مجھ کو کہنا پڑا کہ اگر آپ چاہتے ہین کہ یہ لوگ
پیٹ بھر کر کھائین تو ان کو الگ کھانے
دیجیے ایسا ہی ہوا مگر سیٹھون نے بڑا ہی تعجب کیا
کہ یہ کیسے مسلمان ہین کہ کھانے مین آقا
اور نوکر کا تفرقہ کرتے ہین اگرچہ مین اس
کو اپنے یہان جاری نہین کرسکتا تاہم اس واقعہ کو
استحسان کے ساتھ اشارۃً ذکر کیا کرتا ہون۔

میان بشیر- میان بی بی مین جو تعلق ہے
وہ پیار اور ہیبتہ کا تعلق ہے یعنی دونون
ایک دوسرے سے محبتہ رکھین اور میان کی
وقعتہ اور ہیبتہ بی بی پر ہو- شاید تم کو شبہہ
ہو کہ محبتہ اور ہیبتہ دو چیزین جمع نہین
ہوسکتین- ایسا شبہہ بیجا ہے- استاد
اور شاگرد اور حاکم و رعایا مین بعینہ اسی طرح
کا تعلق ہے- عورتین بوجہ نقصان عقل و جہل
و نادانی کے ممکن نہین کہ امور دنیاداری کی
تنہا متکفل ہوسکین- یہی سبب ہے کہ مردون
کو ان پر غلبہ رکھنا ضرور ہے- وللرجال
علیہن درجہ- جوش جوانی مین احمق
مرد عورتون کو اس قدر بےتکلف اور گستاخ
کرلیا کرتے ہین کہ پھر ساری عمر وہ عورتون کو
دبا نہین سکتے اور گھر مین دو عملی رہتی ہے
عورت اپنی راہ چلتی ہے اور مرد اپنا راستہ اختیار
کرتا ہے مجھ کو اپنے عزیزون مین ایک شخص کا
حال معلوم ہے کہ وہ ابتدا مین بی بی کی خدمتگاری
کرتا تھا اور میان بی بی مین پیار اخلاص کے
واسطے دھول دھپا ہوتا تھا ایک دوسرے کو
چٹکیان لیا کرتا تھا اور گفتگو مین بھی سخت
بےتہذیبی جانبین سے ہوتی تھی انجام یہ ہوا
کہ دونون ایک دوسرے کے دشمن ہوگئے-
کیسی ہی کوئی چیز عمدہ ہو ضرور ہے کہ آدمی
اس سے ملول اور سیر ہو جاوے مثلاً کوئی عمدہ
سے عمدہ کھانا اگر روز دو وقت کھانے کو

ملے شدہ شدہ روکھی روٹی کی طرح بدمزہ
معلوم ہونے لگے گا- پس جو لوگ حسن ظاہر پر
فریفتہ ہوتے ہین ان کا یہ خیال یقیناً بےثبات
ہے- عورتین صرف شہوت رانی کے واسطے
نہین ہین بلکہ انگریزی محاورے کے مطابق
بٹرہاف ہین ان کو امور خانہ داری کے
انتظام کے واسطے موضوع سمجھ کر اسی کام کے
لائق بنانا چاہیے- یہ قاعدہ نہایتہ صحیح ہے
دیر آمیز دیر گسل زود آمیز زود گسل- ربط جو پیدا
کرو رکاوٹ کے ساتھ اور اتحاد کو بڑھاؤ
بہ تدریج- ایک ہیبتہ جسمانی توانائی کی بھی
ہوتی ہے وہ تم اپنی بی بی پر قایم نہین
کرسکتے پس ضعف جسمانی کی تلافی وقر و متانت
سے کرو- عورتون کو طمع اور چٹورپن سے روکنا
ضرور ہے ورنہ گھر مین خیر و برکت رہ نہین
سکتی- تاکید کرو کہ تمھاری بی بی لکھنا
سیکھے اور اس کے پڑھنے کی کتابین جمع کرو
اور اس کی مدد کامل طور پر کی جاوے- اگر
فرمایشون کی نوبتہ آوے تو اس کو حقارت کے
ساتھ روک دینا کہ ہماری تمھاری حالتہ پر تم
کو نظر ہے اور اس قدر بس کرتا ہے جو ان کو
مناسب معلوم ہوگا خود کرین گی- کچھ تھوڑا
سا روپیہ دے کر دیکھو کہ کیا کرتی ہے- اگر
وہ سودے سلف یا عارضی نمایش کی
چیزون مین اٹھا ڈالے تو جانو کہ احمق اور
ناعاقبتہ اندیش ہے اور اگر زیور یا دوسرے
عمدہ مصرف مین لگاوے تو البتہ خوشی کی

بات ہے - تم کو ایک بیوہ تاک بی بی کو تعلیم
کرنا پڑے گا - اُس کے خصائل مزاجی پر
غور سے نظر کرتے جاؤ - یہ آپ کے حق میں
مفید ہوگا کہ بیوی صاحب کے اختیار میں اس
طرح رکھی جاوے جیسے بیمار طبیب کے اختیار میں
کبھی کچھ پچھتاؤ حضر اصلاً کر کے دیکھو کہ اس شخص میں
اُس کی برداشت گاہ کہاں تک ہے - اسی طرح
ممکن ہے کہ کسی حیلے سے کھانا کھلانے میں
اُس کا امتحان لیا جاوے اور جس بات میں کچھ ناراضی
باقی جاوے نرمی اور مہربانی سے اس کو سمجھا
دیا جاوے - فقط ۹ ستمبر

عربی کا خط جس کو میں نے بعد الاصلاح واپس
کیا مجھ کو خیال آتا ہے کہ ایک غلطی لکھنے سے
رہ گئی وہ یہ کہ تم نے اپنے خط کو یوں شروع
کیا الی الجناب الفلان من فلان
اور چاہئے من فلان الی فلان - کیونکہ
من ابتداء غایۃ کے لیے ہے اور الی انتہا
غایۃ کے واسطے اور ابتداء پہلے ہے انتہاء
سے اور قاعدہ ہے کہ جیسے چیزوں میں جو ترتیب
قدرتی ہے تحریر میں اس کا لحاظ ضرور ہے
جیسے فرام پاپا ٹو فٹ اس کو اگر الٹا
لکھو فرام گفٹ ٹو پاپ تو غلط ہوگا -
تمہارے خطوط میں بہت سی غلطیاں
سہو انگاری سے رہ جاتی ہیں - اگر تم ایک
نظر ثانی کر لیا کرو تو ضرور تم خود ان کو درست
کر لیا کرو - انگریزی میں جو کچھ فائدہ تم کو
حاصل ہوتا ہو میں اس کا صحیح اندازہ نہیں
کر سکتا لیکن اتنا تو ہے کہ تمہاری عربی
گرتی جاتی ہے - جو میرا فرض ہے میں نے
ادا کیا اور کرتا جاتا ہوں اس واسطے کہ بے
ادا کئے مجھ سے رہا نہیں جاتا خدا کرے
کہ تم کو بھی اس کا خیال ہو کہ تم کو اوراق ارشاد
میں لکھے وہ ہتیانہ پیدا کرنے کی کس قدر ضرورت ہے

میں ابھی تک مدراس میں ہوں لیکن
۱۰ - جون حیدر آباد کی روانگی کے واسطے
مقرر کر چکا ہوں میں اپنے نہیں کرتا کہ تم کو بے
انٹرنس پاس کئے دلی سے بلاؤں اور
بیوی صاحب کی مفارقت تم پسند نہ کرو گے
نتیجہ ان دو مقدموں کا یہ ہے کہ جب تک
تم انٹرنس پاس کرو سب دہلی میں رہو
حیدر آباد جا کر میں جمعہ کے واسطے کچھ
تحریک کروں گا مگر خوب توقع نہیں کہ جلد
ملے - نواب صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ بیانا
چاہتا ہے اور سچ یہ ہے کہ مجھ کو بھی خوب
اطمینان نہیں کہ ایک دفعہ ہندوستان
جا کر دوبارہ دکن آؤں گا - بہر کیف اگر خدمت
نہیں ملی اور غالب ہے کہ نہیں ملے گی تو
تم لوگوں کے آنے کا کیا بندوبست کیا
جاوے کہ تمہارا پڑھنا بھی بند نہ ہو یہاں آنے
سے سمجھو کہ وہ سلسلہ منقطع ہوا فقط ۲۸ جون

میاں بشیر کہاں تم نے مجھ کو [illegible] کا کر ایک

ہر سن ایک عمر مصیبت سنہ کی طرح کٹتا ہے۔ میں نے مجبور ہو کر سمجھا جس کو میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری زندگی میں ہرگز میرے کام آنے والا نہیں مگر اس کو عاقبت اور اطمینان پر ترجیح کر دیا گیا۔ اس کا میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں یہاں کسی طرح خوش نہیں رہ سکتا۔ اس جگہ ایسی نہیں ہے کہ کوئی شریف انسان یہاں خوش رہ سکے۔ پھر ابھی اصرار کرتے ہیں بہت ورنہ میں ابھی مطلق یہاں رہنے کو نہیں چاہتا۔

تم نے مولوی مہدی علی کا پتہ ترک کر کے دوسرا پتہ کیوں اختیار کیا۔ میں بدستور مولوی صاحب ہی کے پاس ٹھہرا ہوں اور دوسری جگہ ٹھہر بھی نہیں سکتا۔ مجبور رہنے کا شکوہ نہیں لیکن کوئی نفع بھی نہیں وہ مرد و زن مرد احمق کند عقل اسے فوراً ردی کر دیں۔ میں اس کو زیادہ پسند کرتا کہ تم تعطیل میں علیگڑھ جاتے اور سید احمد خان صاحب کے پاس رہ کر استفادہ کرتے۔ تمہارے خیالات کو ان کی صحبت سے بہت نفع ہوتا۔ ابھی شہر [illegible] کے لیے کوئی تجویز معقول نہیں ہوئی۔ انگلستان [illegible] بہت [illegible] ہے۔ اور جب تک یہاں کا کام [illegible] ہے اور [illegible] باوجودیکہ مجھ کو یہاں آئے تھوڑا عرصہ ہو چکا لیکن یہاں سے تنگ آ گیا ہوں۔ [illegible] حالات کا انتظار ہے اور تبدیل [illegible] میری [illegible]۔

تو جو ہے سو ہے اب تم انگریزی ایسی لکھتے ہو کہ مجھ کو مشکل سے غلطی ملتی ہے۔ تمہارا انگریزی کا مطالعہ اور اس کا طرز مطلب خیال میں بہت مفید ہوگا۔ عربی جو تمہارا موروثی علم ہے اس کی طرف تم کو مطلق توجہ نہیں ہوتی۔

تمہارے خط کے آنے سے میں نے ایک خط [illegible] صاحب کو اردو میں لکھا ہے جس کی نقل اس کے ساتھ بھیجی جاتی ہے۔ جناب عالی۔ میں اپنے دوسرے خطوط میں ان شاء اللہ آپ پر ثابت کر دوں گا کہ میں نے اپنی انگریزی کو جیسی تھوڑی بہت [illegible] میں تھی اب تک بھلایا نہیں مگر چونکہ ابتدا سے مفارقت ہے جس کو چھ برس ہوئے یہ میرا پہلا عریضہ ہے میں چاہتا ہوں کہ اپنے خیالات کو اپنی زبان میں ادا کروں۔ پیشتر آپ کی چٹھی کی نقل دلی کے پاس [illegible] میں بھیجی اور اس سے پیشتر وہ پانچ برس آنکھوں میں پھرنے لگے جو آپ کے ساتھ ملازمت میں تھا یعنی خوشی اور اطمینان کے ساتھ [illegible] گزرے۔ اگرچہ مفارقت کو بہت دن ہوئے مگر آپ کی مہربانیاں نہ بھولی ہیں نہ بھولیں گی۔ میرا حال اس ملک میں اس شخص کا سا ہے جو کبھی کشتی پر نہ بیٹھا ہو اور دفعتاً اس کو طوفان خیز سمندر میں بادبانی جہاز پر [illegible] سفر کرنا پڑے [illegible]

رہنا ٹھان لیا ہے صرف اس قدر صحیح ہے
کہ انھون نے مجھکو بھی ایسا کہتے سُنا ہوگا
مگر یہان کے حالات کو خود ثبات و قیام
نہین اور اس حالہ مین کوئی آسے جم نہین
سکتی تاہم اس مین بھی شک نہین کہ
اب میری طبیعة مطلقًا نوکری سے گریزاں
کرتی ہے - مجھکو یہان صدر تعلقہ داری
کی خدمة سپرد ہے جو انگریزی عملداری کی
کمشنری سے بہت ملتی ہوئی ہے - تنخواہ
وہان بہت اور اختیارات یہان - مجھکو تنخواہ
گیارہ سو ملتے ہین اور یہ تعلق بندوبست
مدامی بحمد اللہ بالاتصال - یہان کا روپیہ تین آنے
کے قریب انگریزی روپیہ سے چھوٹا ہے
اور چیزون کا نرخ بھی اکثر گران - اس ملک
مین کبھی پارسی مقتدر رہے ہین کبھی مدراسی
اور ان دونون ہندیون کا دَور دورہ ہے
مگر اس ملک کے لوگ صرف حسد کی وجہ سے
ہم لوگون کو ناپسند کرتے ہین - انتظام
کی مختصر کیفیة یہ ہے کہ ذات نظام کو اس ملک
مین حضور یا بندگان عالی سے تعبیر
کرتے ہین اور لفظ حضور یہان تنہا بولا
جاتا ہے اس کا مرادف یہان لفظ تعبیر
ہے حضور کا سن شریف پندرہ برس کا
ہے اور اس وقت تک حضور نے زمام
سلطنة اپنے دست مبارک مین نہین لی نواب
مختار الملک سرسالار جنگ بہادر اور نواب
شمس الامراء امیر کبیر بہادر ریجنٹ ہین

ان دونون مین جو باہمی اختلاف ہے وہ
آپ اخبار مین پڑھتے ہون گے - انتظام
سلطنة نواب مختار الملک کرتے ہین بہ تنہا
امور عظیمہ جس مین مشاورة امیر کبیر ضرور ہے
ملک بہت وسیع ہے مگر اس کا ایک بڑا
حصہ جاگیر - خود حضور نے جس قدر ملک
اپنے واسطے الگ کر لیا ہے وہ صرف
خاص کہلاتا ہے - جاگیرون مین سب سے
بڑے جاگیردار امیر کبیر ہین جن کے خاندان
مین حضور کی صاحبزادیان بیاہی جاتی
ہین - ان کی جاگیر کو لوگ ساٹھ لاکھ روپیہ
سال کی بیان کرتے ہین ان سے اتر کر
اکثر مسلمان اور بعض ہندو اور بہت جاگیردار
ہین - صرف خاص اور جاگیرات نکل کر
جو ملک بچا وہ دیوانی کہلاتا ہے یعنی
متعلق بہ دیوان (وزیر) فقط

"خط بنام مولوی احمد حسن" اما بعد فانی
اقمت فی البلدة سبعة ایام علی عادتی
عند المولوی مہدی علی اعوده وکان سقیما
مشرفا علی الہلاک لکنہ برئ وعافاہ اللہ
من مرضہ وہو یرید بہا قریب الذہاب الی
لونا حتی یصلح حالہ ولا یتاتی ذلک الا فی
شہرین کاملین من یومنا ہذا - اما البلدہ
فانہم سددوا فی ہذہ السنة وما ادری
الی ما یؤول امر المولوی شرف الحق ولم
ینتظم بالہ الی الیوم والمواعید فی ہذہ الدنیا

کما تردون لا یلیق ان یوثق بہا - فلا تطمعوا
فی المولوی مہدی علی و اسعوا فی صلاح حالکم
حق السعی و انی لا اقیم بخدمتکم وزنا وہی عندی
فی معرض الزوال فہلا تجتہدون لتحصیل دوم
تعلقہ داری مع زیادۃ فی مشاہرتکم و اما
المددگاری فلا ارضی بہا الا ان جعلہ تعلقہ دارا
بیدکم وبینکم ویجعلکم منصرم اول تعلقہ دار
متی ما تیسر لہ - فقط

اگر ..... نے مجھ کو کیمیا گر یا عامل غیب
فرض کر لیا ہے تو میرے پاس اس کا کچھ
جواب نہیں لیکن اگر فی الواقع میں والیا
ہوتا تو چار مہینے کے عوض چار برس کی
مہلت دیتا بلکہ شاید فی مدۃ العمر مطالبہ نہ کرتا
مگر میرا حال واقعی یہ ہے کہ نوٹ بنک میں
رکھ کر قرض سے کارروائی کرتا ہوں اس
حقیقت نفس الامری جاننے کے بعد ان کو
اختیار ہے چار مہینے میں دیں چار برس
میں دیں نہ دیں یا خدا توفیق دے
تو ڈبو دیں - فقط

طالب یعنی امیدوار خدمت کو چاہئے کہ مثل
کنکوے کے ہو جس میں پرواز کا مادہ
مہیا ہے اور صرف ایک دریائی کا محتاج
ہے - اسی طرح امیدوار میں مادہ لیاقت
کا ہونا ضرور ہے کہ سفارش کی ایک
دریائی ملی اور اونچا ہوا ..... صرف
دریائی نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ
دُم چھلے کی طرح میں ان کے ساتھ ساتھ
لٹکا رہوں -

ہم اراکین ثلثہ مجلس مالگزاری نے کام
کو آپس میں بانٹ رکھا ہے - نصب
خدمات مولوی ولیل الدین کی طرف ہے
اس لیے کہ تازہ وارد ناشناسا اور اجنبی
ہیں میں نے اور اکرام اللہ خان نے
اس بوجھ کے اٹھانے سے پہلو تہی کیا -
اتقوا من مواضع التہم تاہم دلالۃ علی الخیر
کے طور پر ..... کی سفارش میں مولوی
ولیل الدین کے نام رقعہ لکھ دیا ہے
جس کی عبارۃ قریب قریب اس کے ہے
"یہ صاحب جو اس رقعے کے ذریعے سے
حاضر خدمت ہوتے ہیں مولوی ہیں
مجھ سے بہتر آپ سے کم تر حافظ ہیں آپ
سے بہتر میری برابر - حاجی ہیں مجھ سے
اور آپ سے دونوں سے بہتر - مدت سے
امیدوار خدمت تحصیلداری ہیں مجھ سے
اور آپ سے دونوں سے کم تر یوں
پھرتے ہیں اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے
اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

انسان کو جتنی قوتیں دی گئی ہیں جسمانی
اور دماغی سب کا خاصہ ہے کہ جتنا جس قوۃ
سے کام لوگے اسی قدر وہ قوۃ چست
اور بکار آمد ہوتی جائے گی مثلاً تم میری

طرح سارٹ سائیٹ (نزدیک بین) ہوا اور
میری طرح دوربین عینک بھی استعمال
کرتے ہو یعنی ہم دونوں عینک لگانے
سے نقصان نظر کی تلافی کرتے ہیں لیکن
میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں پتنگ لڑایا
کروں یا شکار کے تعاقب میں سرگرداں
پھرا کروں یعنی آنکھ کے لئے دوربینی کے
مواقع مہیا کرتا رہوں تو ضرور میری نظر
خود بخود دور تک پھیلنے لگے گی یہی حال
ہے حافظے کا اگر کسی کو ضعف حافظہ کی
شکایت ہے تو جو بیمار ہے وہی اپنے مرض کا
طبیب ہے اُس کو چاہئے کہ اچٹتی ہوئی نگاہ
سے چیزوں کو نہ دیکھا کرے سرسری طور
پر باتوں کو نہ سنے طبیعت پر زور ڈالے
جن چیزوں کو یاد رکھنا چاہتا ہے گاہ و بیگاہ
اُن کا دھیان کرتا رہے۔ جو چیزیں اُس کے
ذہن میں حاضر ہیں اور جن چیزوں کو حاضر
فی الذہن کرنے کی کوشش کرتا ہے
دونوں میں ادعائی تعلق پیدا کرے جیسا
کہ منطق فلاسفی کی کتابوں میں لکھا ہے۔

جس شخص کے اصول زندگی یہ رہے ہوں
کہ اپنی آمد سے خرچ کو بڑھنے نہ دے
یعنی ہمیشہ تھوڑا بہت پس انداز کرتا رہے
اور روپے کو ٹھیکرا سا کر کے پھوڑنے کو
جنون سمجھے بہر نادان چینک و حد زر
اور اعوان و انصار کو ترستا ہو ایسا آدمی
اپنے اندوختے کو پرامیسری نوٹوں کے
پیرائے میں نہ رکھے تو کیا کرے صرف
نوکری کے ذریعے سے آدمی مالدار ہو
نہیں سکتا اور . . . . . کو جو تم دیکھتے
ہو ظاہر میں ایک نوکری ہے مگر در پردہ
لوٹ اور خیانۃ اور رشوۃ و امثالہا چند در
چند ابواب اُس میں شامل ہاں نوکری
کے ذریعے سے جو لوگ مالدار ہوئے
اس تدبیر سے ہوئے کہ ایک کو خدا نے
برکۃ دی اور دوسرے عزیز اُس کی کمائی
کو زمینداری یا تجارۃ سے ترقی دیتے
رہے رفتہ رفتہ سرمایہ معتدبہ فراہم ہو گیا
ہمارے عزیز قریب دو طرح کے ہیں
الا ماشاء اللہ یا تو مطلقاً عقل معاش سے
بے نصیب جیسے . . . . . یا جن کو عقل
ہے تو عقل فساد ہے جیسے . . . . . .
پہلی قسم کے لوگ وجود بے سود اور
دوسری قسم کے غیروں سے بدتر
اگر . . . . . میرے سرمایے کو
محفوظ رکھیں اور اُس سے کسی طرح متمتع
ہو کر اپنی حیثیۃ درست کر لیں تو اُس میں
دریغ کرنا بڑے درجے کی خسۃ ہے مگر
ان لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ میرے خون
سے اپنی پیاس کو بجھانا چاہتے ہیں
دوں تو اپنی گرہ سے یعنی اپنا راس المال
سب میں تقسیم کر دوں پس میرا عمل درآمد
اس آیۃ پر ہے۔ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ

أموالكم التي جعل الله لكم قياماً
وارزقوهم فيها واكسوهم وقولوا لهم قولاً
معروفاً — مجھ سے سواے نوکری کے دوسرا
کام ہو نہین سکتا اور سچ تو یہ ہے کہ برسون سے
پابندی خدمت بھی طبیعت پر شاق ہے — سید
احمد خان نے پرامیسری نوٹون کے جواز کے
دلائل جو جمع کئے ہین اور ربوا کی حقیقت جو کچھ
انھون نے اپنی تفسیر مین لکھی ہے اور نیز مولوی
شاہ عبد العزیز اور مجتہد اثنا عشریہ مین
کے فتاوے مجھ کو سب معلوم ہین مگر با این ہمہ
اگر مجھ کو اندوختے کے لئے کوئی دوسرا
محفوظ و مطمئن پیرایہ ملے تو مین آج پرامیسری
نوٹون کو الگ کرون — تجارۃ کا حال یہ ہے
کہ بجاے خود بڑا بسوط علم ہے — تجارۃ
علی البصیرۃ کام ہے اس شخص کا جس کو تمام
روے زمین کا جغرافیہ اس تفصیل کے ساتھ
معلوم و مستحضر ہو جیسا ہم کو اپنے رہنے کے
گھر کا — وہ ہر روز جہان کے چپے چپے کے حالات
سے واقف ہو مردم شماری آب و ہوا موسم
اوسط ولادۃ و وفاۃ — اوسط بارش پیداوار
[illegible] — لوگون کے رسم و عادات اور
ان کی ضروریات و حاجات مذاق اور ان کے انتظامات
و اختیارات ان کے باہمی تعلقات و معاملات
اور [illegible] ہوتی جاتی ہے
پھر ضرور ہے کہ ہر وقت تمام دنیا کے
اخبار پر اس کی نظر محیط ہو — تاریخ — ہندسہ
ریاضی — پولیٹیکل اکانمی — سیاست مدن —

سب کو تجارۃ مین دخل عظیم ہے اور سب سے بڑھ کر
طبیعت کی مناسبت کہ ہر کام ہر مشغلے ہر پیشے
کے لئے شرط ضروری ہے — آدمی اتنا
ہو لے تو تجارۃ کا نام لے — ہمارے ملک
مین جتنی تجارۃ ہے سب داخل قمار ہے
رجماً بالغیب اندھے کی لاٹھی لگی تو تیر نہین
تکا — رہ گئی زمینداری مجھ کو تحصیلداری
اور بندوبست کی ڈپٹی کلکٹری کے ذریعے
سے ان صیغہ ہاے مذکور کے تفصیلی حالات
معلوم ہین — رعایاے انگریزی مین سب سے
زیادہ بدنصیب سب سے زیادہ تباہ سب سے
زیادہ مظلوم گروہ زمینداران ہے — ان کے
ہم محاصل بلکہ ان سے اضعافاً مضاعفہ زیادہ
محاصل کہ تاجر اور پیشہ ور ہین کہ ان کے
حال سے کوئی معترض نہین اور زمیندار ہین کہ
ہر بحث زوال اور پولیس اور فوجداری کی کچہری تو
مین کھینچے کھینچے پھرتے ہین صرف اس وجہ
سے کہ جرم زمینداری کے مرتکب ہین — بیچ
کیا آن کر پڑا ہے کہ سرکار اور زمیندار مین
مشارکت محاصل اراضی کی وجہ سے کشمکش
ہے لیکن زمیندار کے مقابلے مین سرکار خود
مدعی اور خود جج ہے — پھر بندوبست کے
میعادی ہونے نے زمینداروں کو بالکل
بے دل اور پست حوصلہ کر دیا ہے
ضوابط تحصیل زر مالگزاری سخت اور جابرانہ
ہین — علی رغم انف زمینداران گروہ کاشتکاران
بہت زور پکڑ گیا ہے — سرکار اپنا مطالبہ

فی اغلب الاحوال بل فی جل الاوقات بلا لحاظ
کمی پیداوار وسقامت فصل ونامساعدت موسم
فی الوقت وصول کرلیتی ہے اور جو روپیہ
زمیندار کو کاشتکار سے ملتا ہے اُس کے
لئے زمیندار مجبور کیا گیا ہے کہ کاشتکار پر نالش
کرے نالش کا انجام اکثر یہ ہوتا ہے کہ مہینوں
کی دوا دوش کے بعد اگر زمیندار کو ظفر ہوئی
وہ وہ نہ خرط القتاد تو تمام مطالبہ مصارف
ناجائز مین گاؤ خورد۔ خلاصہ یہ کہ سینکڑون
مین نے کیا ہے اور کرتا ہون اور کرتا رہونگا۔ روپیہ کو معطل ڈال رکھنا میرا قاعدہ
نہین۔ اعوان و انصار میرے پاس نہ تھے
نہین اور نہ ہونے کی امید۔ تجارۃ لاعلی
بصیرۃ کو عقل جائز نہین رکھتی اور علی بصیرۃ
کی مجھ کو قابلیت نہین۔ زمینداری کی زحمت
اور بے حرمتی مجھ سے برداشت ہو نہین
سکتی۔ ان سب مقدمات کو جمع کرکے
میں نے نتیجہ نکالو۔ یعنی الہ امپیریل نوٹ۔

امن و آسایش و آزادی یعنی نتائج حسن
انتظام کے اعتبار سے دیکھا جائے تو انگریزی
عملداری ایک رحمت الٰہی معلوم ہوتی ہے اور
اگر ہندوستان اسی نسبت سے سوشلی اور
پولیٹیکلی ترقی کرتا رہا تو آج سے سو برس کے
اندر اندر اس کو جنت نشان کہنا حکایت
نفس الامری ہوگا نہ مبالغہ شاعرانہ۔ غرض
یہی عملداری ہے (اور اگر گورنمنٹ اپنی سلامتی
کا بیمہ بیچنا چاہے تو سب سے پہلا خریدار مین ہون)
تو دنیا کی طرف سے پورا پورا اطمینان ہے
مگر سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ
کی نیوٹرلیٹی نے دنیا کو بنایا اور دین کو بگاڑا
دنیا کو بسایا اور دین کو اجاڑا۔ دین کے
بگڑنے کا معیار تعلیم یافتہ لوگون کے
معتقدات ہین ہوا ان دنون کے تعلیم یافتہ
عموماً الا ماشاء اللہ وقلیل ما ہم بے دین ہین
تعمیل احکام شریعت مین مداہنت کرنا بے دینی
نہین ہے سزاوار خداوندیش کس نہ تواند
کہ بجا آورد بلکہ بے دینی سے مراد یہ ہے
کہ مطلق دین و مذہب کو لغو اور خیال احمقانہ
جانتے ہین و ہذا ہو الدہریت اعاذنی اللہ
وایاک منہا۔ تم کسی ایک مذہب کو متعین
کرو جو تمھارے نزدیک سخت بیہودہ ہو مین
تم کو اُس مذہب کا معتقد ہونا زیادہ پسند کرتا
ہون من ان اراک دہریا۔ کیونکہ میری
رائے یہ ہے کہ دنیا مین جتنے دین و مذہب
ہین سب انسان کی اصلاح کی غرض سے
جاری ہوئے ہین اور خصوصیات وقتی وملکی کے لحاظ
سے سب مین نیکی کے اصول کی رعایت کی
گئی ہے۔ یہ بڑی خرابی کی بات ہے
کہ دنیا مین ادیان مختلفہ کی بہت کثرۃ
ہوگئی ہے اور ہر دین والے دوسرے تمام
ادیان کی تکفیر کرتے ہین ان مین فیصلہ کرنا
عقلاً نہین تو عادۃً ضرور محال ہے۔ اسلم
طریقہ تم جیسے نوجوان آدمی کے لیے یہ ہے

کہ جس دین میں پیدا ہوا ہے آنکھ بند کر کے
اُس کی پیروی کرتا جاوے جب تک اُس کو
مدلل رائے قائم کرنے کا موقع ملے یعنی
برسوں کے غور کے بعد اپنے نزدیک
اسلام کو ایسا ہی سمجھا ہے جیسا وہ اور دو
چار اور مدت سے میرا ارادہ ہے کہ اپنے
خیالات مذہبی کو مقید بالکتابت کروں مگر
اس وقت تم سے مجھ کو اسی قدر کہنا
منظور تھا کہ مذہب کی بابت بری یا بھلی
کوئی رائے قائم کرنے میں ہرگز جلدی مت کرنا۔
سید احمد خان کی شان ایسی ارفع و اعلیٰ ہے
کہ ما و شما کو اُن کی نسبت کسی رائے کا ظاہر کرنا
داخل شوخ چشمی ہے جس طرح کا برتاؤ
میں نے سید احمد خان صاحب کے ساتھ
رکھا ہے تم کو اس سے میری رائے کا مستنبط
کر لینا کچھ مشکل نہ تھا۔ میں نے مدرسۃ العلوم
علی گڈھ میں بورڈنگ ہوس بنوا دیا دو
کوئے ہیں دونوں میں چندہ دیا اپنے
سارے خاندان کے نام کی جالیاں احاطہ
مدرسہ میں نصب کرائیں یعنی مدرسۃ العلوم
کو مسلمانوں کے لیے مفید اور اُس کی تائید
کو داخل مثوبات سمجھا۔ اس وقت تک سید
احمد خان کے اخبار یا لکچر یا موعظہ یا تحریرات کا
ایک پرچہ کبھی مول نہیں لیا یعنی مجھ کو
اُن کے معتقدات بالسرہا تسلیم نہیں۔
سید احمد خان کی تفسیر ایک دوست کے
پاس دیکھنے کا اتفاق ہوا میرے نزدیک
وہ تفسیر دیوان حافظ کے اُن شروح سے زیادہ
وقعت نہیں رکھتی جن کے مصنفین نے جوڑ توڑ
سے کان گانٹھ کر سارے دیوان کو کتاب
تصوف بنانا چاہا جو معانی سید احمد خان نے
منطوق آیات قرآنی سے اپنی بنا پر استنباط
کیے مگر میرے نزدیک زبردستی مڑھے ہیں
اور چپکائے۔ ہاں ہاں قرآن کی منزل من اللہ
ہونے سے انکار کرنا سہل ہے اور ان معانی کو
ماننا مشکل۔ مجھ کو کیا مکرنا پڑا میں نے کہا تھا
کہ یہ وہ معنی ہیں جن کی طرف نہ خدا کا ذہن
منتقل ہوا نہ جبرئیل حامل وحی کا نہ رسول خدا
کا نہ قرآن کے کاتب و مدوّن کا نہ اصحاب
کا نہ تابعین کا نہ تبع تابعین کا نہ جمہور مسلمین کا
مگر میں نے تم کو بار بار منع نہیں کیا کہ
مذہب کے گورکھ دھندے کو سلجھانے کا
ابھی تمہارا وقت نہیں محکمات کیا کم ہیں کہ
آدمی متشابہات کی تاویل میں لا حاصل بھٹکتا پھرے

اکونٹنٹ کے دفتر میں پنشن کا ایک صیغہ
خاص ہے وہاں یہ بات مستنبط کی گئی ہے
کہ پنشن خواروں کی اعمار کا اوسط عامہ اعمار
کے اوسط سے ایک ثلث کے قریب
گھٹا ہوا ہے۔ سوچنے سے معلوم ہوا کہ
لوگ زمانہ اشتغال میں لوازم خدمت کو شرط
زندگی بنا لیتے ہیں خدمت سے علیحدہ
ہوئے پیچھے زندگی وبال دوش ہو جاتی
ہے اور جلد مر جاتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مولوی . . . اپنی بی بی سے بہت مانوس
تھے جیسا کہ سچ مچ کے سبھی مولوی ہوا کرتے
ہین بی بی مرین تو مولوی صاحب دنیا سے
ایسے دل برداشتہ ہوئے کہ کسی چیز کی
نظر مین وقعت باقی نہ رہی یہان تک کہ نوکری
کی اور اپنے بچون کی۔ مولوی صاحب کو
ایک بزرگ سے تھی ارادت اُن کو اس کیفیت
سے آگاہی دی اُن بزرگ نے فرمایا
کہ یہ سب خدع نفس ہے اس کو تبتل اور
انابت الی اللہ مت سمجھو۔ مولوی صاحب نے
اپنے وجدان کے مقابلے مین اس کو تسلیم
کیا۔ شیخ نے ان کا اصرار دیکھ کر مراقبہ اور کچھ
وظیفے بتا دیے جن کو مولوی صاحب چند سے
کرتے رہے مگر کوئی جدید کیفیت پیدا نہ ہوئی
آخر ملول ہو کر کنایۃً شکایت کی۔ (یہان تک
حکایت ہے جو بات مجھ کو کھنی تھی یہ ہے کہ)
شیخ نے شکایت سُن کر فرمایا کہ جس دن سے تم نے
ہوش سنبھالا طلب دنیا مین منہمک رہے
اس طلب مین تم کو اتنی ہی کامیابی ہوئی کہ
ایک نوکری مل گئی جو نہ سلطنت ہے نہ وزارت
نہ کامل حکومت نہ کافی امارت۔ طلب دین مین
تم نے اپنی عمر کا کون سا حصہ صرف کیا
شاید ہزارون درجے کی ایک کسر اعشاری
اور ابھی سے مناصب غوث و ابدال کے
امیدوار ہو۔ این خیال است و محال است
و جنون۔

انگریزی جاننا بھی فی الحقیقت ہم لوگون کے
حق مین ایک مصیبت ہے۔ مین نے بڑے
بھائی کا بنوایا ہوا مکان دیکھا اور انگریزی
خیالات کے مطابق ناپسند کیا مکان خوش
قطع ہے مستحکم ہے اور تھوڑی سی جگہ مین
گنجائش بھی خاصی ہے۔ ضرورت کی کل چیزین
ہین یہان تک کہ دو چبوترہ خانے بھی ہین
مگر وینٹیلیشن کا نام نہین۔ ہوا جو کوٹھریون
کے پاٹتے وقت بند کی گئی ہے میری
سمجھ مین نہین آتا کہ بدون سرنگ کے کیون کر
بدلی جا سکتی ہے۔ اس مکان کی زمین اس قدر
مرتفع تھی کہ اگر مکان روشن اور ہوادار ہوتا
تو بالاخانے کی کچھ ضرورت نہ تھی مگر ہوادار
نہ ہونے سے گرمی کی رات اور موسم برسات
کے قابل نہین ناچار بالاخانہ بنوانا پڑا۔

ایک دوست نے مجھ کو انگریزی مین
ترقی کرنے کی یہ تدبیر بتائی تھی کہ اخبار سے
چھوٹے چھوٹے مضامین مثلاً آٹھ آٹھ
دس دس سطر کے پڑھ لیے اور پھر اپنے
مضامین کو آپ انگریزی مین لکھ کر اخبار سے
مقابلہ کیا اور جہان اختلاف ہوا اس کو غور سے
دیکھ بھال لیا اور یہ تدریجی مشق کو بڑھاتے
گئے۔ مجھ کو اس تدبیر کے تجربہ کرنے کی تو
فرصت نہین ملی مگر عقل چاہتی ہے کہ یہ نسخہ
مفید ہونا چاہئے۔

جو لوگ گذشت و شنود سے نہین بلکہ کتابین

کے ذریعے سے انگریزی مین استعداد
حاصل کرنا چاہتے ہین (یاد رکھو لٹریچر
کا پڑھنا بھی داخل کتاب بینی ہے) اکثر
اُن سے ایک بڑی غلطی ہوتی ہے وہ یہ
کہ طرز عبارۃ سے قطع نظر کر کے محو مضامین
ہو جاتے ہین اور اُن کی محنت کا نتیجہ یہ ہوتا
ہے کہ مثلاً کبھی گھنٹون مین انھون نے ایک حساب
پورا کیا فارغ ہوئے تو اُن کو واقعات محفوظ
ہین اور پیرایۂ عبارۃ کسی ایک مضمون کا
بھی یاد نہین ان کی مثال ڈفالیون کی سی
ہے کہ ساری عمر گاتے بجاتے رہے اور تال اور سم نہ جانا۔

مین جب کسی میان بی بی کو آپس مین لڑتے
سُنتا ہون گو وہ میری ہی بیٹی داماد کیون
نہ ہون تو بدون اسکے کہ دونون کا جھگڑا
سُنون مین عورۃ ہی کو ملزم ٹھہراتا ہون۔
کیون کہ ہماری سوسائٹی مین مرد کے مقابلے
مین عورۃ اس قدر مجبور ہے کہ گویا اُس کی
کچھ ہستی ہی نہین پس جب بدنصیب عورۃ
کو شوہر کی طرف سے کوئی امر خلاف مزاج
پیش آئے چار و ناچار اُس کو صبر کرنا چاہیے
ورنہ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر
ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ (عبارۃ کو
بہ تبدیل صیغ و ضمیر عورۃ سے متعلق کرلو)
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
کو حکم ہوا تھا کہ خضر سے جا کر سیکھو وہ قصہ
قران مجید کے پندرھوین پارے کے
اخیر اور سولھوین کے شروع مین ہے۔
فوجدا (موسی وفتاہ) عبداً (خضر)
من عبادنا آتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ
من لدنا علما فقال لہ موسی ہل اتبعک
علی ان تعلمن مما علمت رشدا قال انک
لن تستطیع معی صبرا۔ وکیف تصبر علی ما لم
تحط بہ خبرا۔ قال ستجدنی ان شاء اللہ صابرا
ولا اعصی لک امرا قال فان اتبعتنی فلا
تسئلنی عن شئ حتی احدث لک منہ ذکرا
فانطلقا حتی اذا رکبا فی السفینۃ خرقہا۔
قال اخرقتہا لتغرق اہلہا۔ لقد جئت شیئا
امرا۔ قال الم اقل انک لن تستطیع معی
صبرا۔ قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا
ترہقنی من امری عسرا۔ فانطلقا حتی اذا
لقیا غلاما فقتلہ قال اقتلت نفسا زکیۃ
بغیر نفس۔ لقد جئت شیئا نکرا۔ قال
الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبراً۔
الغرض خضر نے موسی سے شرط کر لی تھی کہ
تُم میری کسی بات مین دخل نہ دینا موسی
سے صبر نہ ہو سکا اور لگے بات بات پر ٹوکنے
پہلی دفعہ خضر نے ان کو متنبہ کیا بایں عبارۃ
الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا۔ پھر دوبارہ
اُسی عبارت مین لک زیادہ کر کے گویا تنبیہ
ملامت کا ایک پیچ اور کس دیا۔ اس پر ایک ظریف
بے ساختہ بول اٹھے کہ موسی تو جلبلے تھے ہی
خضر بھی کچھ کم تحصیلے نہ تھے کہ دوسری آئی
خطا مین لام کاف پر آتر پڑے۔

غلط نامہ

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	۱۸	پیس	بس	۲۰	۱	۱۵	کعظیم	العظیم تواری میں	۴۱	۲	۸	لااقل	لااقل
"	۲	۲۳	اواسے	اوائے					القوم سبق الفقیر	۴۴	۱	۲۲	الصبر	البصر
۴	۱	۱۸	مقالے	مقاسے	۲۱	۱	۱۴	لکیے	لکھتے	"	۱	۲۴	دل سے	دل پہ
۵	۱	۱۲	ہوگئے	ہوتے	"	۲	۳	ثابتہ	ثابت					
۶	۱	۱۱	نیاک	نیک	"	"	۱۶	سوتی	سیاسوتی	۴۶	۱	۲	سبجت	سعت
"	۲	۵	تین	مین	۲۲	۲	۴	سگھٹ	گھٹ	۴۷	۱	۲۰	شغایہ	لاتخلد
"	"	۱۹	سے لے	سلے	"	"	۱۶	مزد	مرد	"	۱	۲۲	[illegible]	کیدن
"	"	۲۵	منڈھ	مڑھ	"	"	۲۰	جھگڑ	جھگڑت	"	۲	۲۶	[illegible]	بشاشتہ
۷	۱	۵	اوسلے	اسکے	"	"	۲۵	بدشومی	بدشوقی	۴۸	۱	۱۸	اختلات	اختلف
"	"	۱۶	بڑھاو	بڑھاو	۲۳	۱	۱۲	مستخفظ	مستحفظون	"	"	۱۹	الدہار	النہار
۸	۲	۲	سینک	سینک	"	"	۱۴	آداب	آداب ہیں	"	"	۲۴	الکلب	الطلب
۱۰	۲	۱۴	شلیل	تشکیل	۲۴	۱	۳	آیاکیا	آگیا	۵۱	۲	۲۳	الاصرار	الاحرار
"	"	۲۲	پھر کیا	سر کیا	"	۱	۲۶	سکو	گو	۵۴	۲	۳۰	کردیا	کردیا گیا
۱۱	۲	۲۳	[illegible]	[illegible]	۲۵	۲	۲۴	جلد	چلا	۶۵	۱	۴	خائنۃ الاشیر	خائنۃ الاعین
۱۳	۲	۳	بڑے	ترے	۲۶	۱	۵	لکھے	لکھنے	۶۶	۱	۳	تمثال	مثال
۱۴	۲	۱	عشرہ	شروع	۳۲	۱	۲۳	روئی	روڑ	"	۲	۱۳	الغافل	القافل
"	"	۲۴	پر لی	پڑتی	۳۳	۱	۵	حاذق	صادق	۶۷	۱	۸	پیرے	پڑے
۱۶	۲	۱۷	اسی	ایسے	"	۲	۱	گوارہ	گوارا	۷۲	۱	۲۵	سرنیا	اپنا بنا
"	"	۲۱	لو	گو	"	"	۷	یاد	یاور	۸۴	۲	۱۸	سمجھے	سمجھے
"	"	۲۴	ہوتا	ہو	"	"	۲۵	دونوں	دونوں کی	۸۶	۲	۱۰	متقر	مقرر
۱۸	۱	۶	راجبندر	راجندر	۳۴	۱	۱۰	زیند	زینہ	۸۸	۱	۲۷	ایجنٹ	سیکنڈ
"	۲	۵	ثابتہ	ثابت	۳۵	۱	۱۱	مضاف ہو	مضاف نہ ہو	"	۲	۱۸	البعدہ	البلدہ
"	"	۷	بستر	بہتر	"	"	۱۴	معرفتہ	معرفہ	"	۲	۲۰	عاقا	عافاد
۱۹	۱	۱	گئے	گی	"	۲	۳	امرا	اردو	"	"	۲۵	ماذا	ماذا
"	"	۱۱	ابھی	اب بھی	"	"	۱۵	قطع	قطعہ	۹۱	۱	۲	وکسو	واکسیر
"	۲	۷	ہوتا	ہونا	۳۶	۲	۳	رائی	رائی	"	"	"	توکوا	توکو
"	"	۹	زبان	زبان	"	"	۲۲	دیگر سکش	دیگر سکس	۹۱	۲	۱۵	متعرض	متعرض
"	"	۱۲	نری	بڑی	۳۷	۲	۲۶	تا	یا	۹۵	۱	۲۱	سبب	مسبب
"	"	۲۲	ہو	۰	۳۸	۲	۲۰	میں صفحہ	میں وصفحہ	"	"	۲۲	بل	ہل
۲۰	۱	۱۲	بس	پس	۴۰	۲	۲	کہ کہو	کہ جو کہو					

پیام یار

یہ اعلیٰ درجے کے شعر و سخن کا رسالہ ماہوار پانچ سال سے شائع ہوتا ہے - ملک کی عام زبان نے تمام گلدستوں پر اسے ترجیح دی ہے قیمت کلام بھی مع محصول ایک روپیہ سالانہ - اور روساسے پانچ روپیہ لیجاتی ہے مگر بغیر وصول قیمت پیشگی کسی نام روانہ نہیں ہوتا نمونہ ۲ آنے پر بھیجا جاتا ہے -

المشتہر مہتمم پیام یار لکھنؤ - چوک -

قومی پریس

قوم کی امیدوں پر اور قوم ہی کی اغراض پوری کرنے کیلیے یہ پریس جاری کیا گیا ہے جسکی چھپائی چند ہی روز میں لیتھوگراف کا اعلیٰ درجہ مسلّم مان لی گئی ہے - ملک اور قوم اپنے قومی خادم سے اوسکے لائق جو کام لیگی وہ حاضر ہے معاملات کا تصفیہ نرخ کی تحریروں سے ہوگا -

المشتہر مہتمم پیام یار لکھنؤ - چوک -

لکھنؤ کا عطر اعلیٰ قسم اور ہر قیمت کا!

یہ خیال بہت صحیح ہے کہ ہمکو اپنے دماغ کی اصلاح کیجانب ہمیشہ متوجہ رہنا چاہیے - ہماری ساری ترقیاں اور ہماری کل امنگیں دماغی حالت کے درست رہنے پر منحصر ہیں جسکے لیے عطر سے اچھا زبردست میگزین شاید کسی کے پاس تیار نہوگا - یوں تو عموماً لکھنؤ کا عطر مشہور و معروف ہے مگر اس کارخانہ نے اس بارہ خاص میں ملک کی خدمت کرکے بہت اعلیٰ نیکنامیاں حاصل کی ہیں - نمائشگاہ لکھنؤ سے تمغا اور سرٹیفکیٹ بھی حاصل ہو چکا ہے مگر یہ کارخانہ اوس سرٹیفکیٹ کو زیادہ بیش قیمت سمجھتا ہے جو روساے ملک و قوم کی طرف اور پبلک سے اوسکو حاصل ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے - ہمکو زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں آپ خود معاملہ کرکے امتحان کر لیجئے

فہرست عطر موجودہ کارخانہ

عطر حنا قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible] سوم [illegible] چہارم [illegible] پنجم [illegible] ششم [illegible] عطر موتیا قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible] عطر کیوڑہ قسم اول [illegible] عطر گلاب قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible] عطر چنبیلی اول [illegible] دوم [illegible] عطر روح خس [illegible] روح پاتری فی تولہ [illegible] عطر اگر فی تولہ [illegible] عطر عنبر فی تولہ [illegible] خس قسم اول [illegible] دوم [illegible] عطر چمپا فی تولہ [illegible] روغن [illegible] فی تولہ [illegible] روغن چنبیلی فی [illegible]

[illegible] کارخانہ [illegible] محمد نثار حسین [illegible]